540

ہفت روزہ

القلم پشاور

WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

زندگی و نور

سعدیؒ کے قلم سے

اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہیں...... اور وہی بہترین وکیل اور کارساز ہیں

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

حضرت خواجہ کا واقعہ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ''بادشاہوں'' سے اجتناب فرماتے تھے، اس لئے اکثر بادشاہ ان سے ناراض رہتے تھے...... ایک دفعہ ایک بادشاہ نے اپنے درباریوں اور لشکر کے سپاہیوں کو جو حضرت خواجہ کی خدمت میں ہدیے، نذرانے دیا کرتے تھے...... ان پر پابندی لگا دی کہ نہ تو حضرت خواجہ سے ملیں گے اور نہ ہی اُن کو ہدیے، نذرانے دیں گے...... بادشاہ کا خیال یہ تھا کہ جب ہدیے، نذرانے بند ہوں گے تو خواجہ کا لنگر بھی بند ہو جائے گا اور آپ بادشاہ کی طرف رجوع کرنے کے لئے مجبور ہوں گے...... حضرت کو جب اس بات کا علم ہوا تو لنگر کے نگران سے فرمایا کہ آج سے آٹا دوگنا کردو...... یعنی پہلے سے دُگنی روٹی پکایا کرو...... تاکہ بادشاہ کو معلوم ہوجائے کہ لنگر چلانے والا کوئی اور ہے...... یعنی اللہ تعالیٰ

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

سید جی کے تحفے

گذشتہ جمعۃ المبارک کا اختتام تھا کہ...... تحفے شروع ہو گئے...... کراچی سے ایک قریبی دوست نے پیغام بھیجا کہ ایک پوری مسجد تعمیر کرانے کا انتظام ہو گیا ہے...... آپ جگہ منتخب کر کے کام شروع کرا دیں...... سبحان اللہ...... ایک ہی مسلمان نے پوری مسجد کا کام اپنے ذمہ لے لیا...... غمناک خبروں کے درمیان ملنے والی یہ پہلی خوشخبری تھی...... دل بہت خوش ہوا...... مسجد، اللہ تعالیٰ کا گھر...... سبحان اللہ...... اُسی وقت ناظم مساجد کو کام دے دیا گیا اور وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے اور آباد کرنے میں لگ گئے...... ایک مسجد کے لئے کافی چندہ کرنا ہوتا ہے...... مگر جب چندے پر خوفناک پابندی لگی تو یوں ایک ایک فرد پوری مسجد بنانے والا سامنے آگیا...... معلوم ہوا کہ دین کا کام چلانے والا کوئی اور ہے...... یعنی اللہ تعالیٰ

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

پھر اس کے بعد خوشخبریوں کی قطار لگ گئی...... کئی ساتھیوں کو عدالتوں نے بری کر دیا...... کئی اجتماعی اور انفرادی ضروریات اللہ تعالیٰ نے پوری فرما دیں...... جماعت کا حج وفد بھی مقرر ہو گیا...... مجاہدین پر آپریشن کرنے والے حکمران طرح طرح کی پریشانیوں میں پھنس گئے...... اور ان کا جارحانہ انداز...... ایک دم دفاعی رُخ پر چلا گیا...... انڈیا کو اَقوام متحدہ میں ایک ذلت ناک شکست ہوئی...... اور آج کل پھر انڈین میڈیا پر مجاہدین کی تصویریں، بیانات اور جھلکیاں...... گھنٹوں کے حساب سے چل رہی ہیں...... اور ساتھ ہی ساتھ ''چین'' کو بھی منہ کے کنٹر کھول کر گالیاں دی جا رہی ہیں...... جمعۃ المبارک سے ہمیں محبت ہے...... یہ ''سید جی'' ہے...... دنوں کا سردار...... اب اس ''جمعۃ المبارک'' اپنے اسیر رفقاء کی رہائی...... اہل جماعت نے مانگی ہے...... اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آسانی فرمائے...... وہی کافی ہے اور وہی کارساز......

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

ایک اور اچھی خبر

اَمیر المؤمنین جناب ملا اختر محمد منصور...... زِیْدَ قَدْرُہٗ کی امارت پر افغان مجاہدین کا اتفاق بڑھتا جا رہا ہے...... یہ اُمت مسلمہ کے لئے بہت شاندار خوشخبری ہے...... حضرت امیر المؤمنین کی وفات و شہادت کے بعد ''اِمارت اسلامیہ'' شدید خطروں اور سازشوں کی زد میں تھی مگر اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا...... اندرونی اور بیرونی سازشیں ناکام ہوئیں...... اور فراست و تدبر سے مالا مال جناب ملا اختر منصور صاحب اِمارت اسلامی کے متفقہ ''امیر المؤمنین'' قرار پائے...... اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم نے روز اول سے ہی اُن کی حمایت کی، اُن کے مخالفین سے دور رہے...... اور امارت اسلامی میں اتفاق و اتحاد کے لئے دعاء گو رہے...... جمعۃ المبارک کے دن اس بارے بھی اچھی خبریں آگئیں...... بے شک اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہی بہترین وکیل اور کارساز ہے......

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

اَلْوَکِیْلُ جَلَّ شَانُہٗ

کالم میں بار بار قرآنی دعاء...... حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ آ رہی ہے...... دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نام ''اَلْوَکِیْلُ'' پر بھی تھوڑی سی بات ہو جائے...... وکیل وہ ہوتا ہے، جس کے ذمہ اپنے کام سپرد کر کے آدمی مطمئن ہو جائے...... اپنے کام کسی کے ذمہ کیوں لگائے جاتے ہیں؟...... اس کی دو وجہیں ہوتی ہیں...... پہلی یہ کہ وہ کام ایسے مشکل ہوتے ہیں کہ انسان انہیں خود سرانجام نہیں دے سکتا...... اسی لئے اُن کاموں کے ماہر سے رجوع کر کے اُس کے سپرد کرتا ہے...... اور دوسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ...... ہمیں اگر کوئی بہت بااختیار اور بے حد طاقتور، بااعتماد محبوب دوست مل جائے تو پھر اپنے کام اس کے سپرد کرتے ہیں کہ...... وہ لمحوں اور منٹوں میں یہ کام کرا دے گا...... اندازہ لگائیں...... جو شخص ان دو معنٰی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کو اپنا ''وکیل'' بنا دے...... اور اللہ تعالیٰ اس کا وکیل بن جائے تو پھر کون سا کام ہے جو نہ ہو سکے اور کون سا مسئلہ ہے جو حل نہ ہو...... اسی لئے ''عارفین'' کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے نام ''الوکیل'' میں بھی ''اسم اعظم'' کی تاثیر ہے...... خصوصاً ○ دشمنوں سے مقابلہ میں ○ آسمانی آفات کے سامنے ○ گناہوں سے بچنے کے لئے ○ ظالموں سے حفاظت کے لئے ○ اور تمام حاجات کے لئے

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

حضرت جیؒ یاد آگئے

آج رنگ و نور کا موضوع کچھ اور تھا...... آغاز میں ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ'' آگیا تو اُسی نے کھینچ لیا...... ابھی مزید ''الوکیل'' پر کچھ لکھنے لگا تو میرے محبوب اُستاذ اور شیخ حضرت مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ یاد آگئے...... حکومت نے ان پر بڑا سخت مقدمہ قائم کر کے انہیں عدالت میں طلب کیا تھا...... عدالت میں رُعب اور دہشت کا سب سامان جمع تھا...... مگر جب حضرت شیخ بیان دینے کھڑے ہوئے تو آغاز اس حدیث شریف سے فرمایا:

الدین النصیحۃ

اور پھر بے ساختہ اس حدیث شریف کے طُرق اور تشریح میں لگ گئے...... باحشمت جج صاحبان اور ہزاروں مسلمانوں کے درمیان...... حضرت جی پر کوئی رُعب نہیں تھا...... حدیث شریف کی اسناد اور دیگر تفصیلات یوں بتا رہے تھے جس طرح اپنے طلبہ کے سامنے تشریف فرما ہوں...... یہ اُن کے مزاج کا خاص حصہ تھا...... ابھی جب میں اصل موضوع چھوڑ کر...... ''الوکیل'' کے معنی میں اُتر گیا اور ابھی مزید آگے جا رہا تھا تو...... ایک رقت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ حضرت شیخ یاد آگئے...... کہ آج مجھ بے رنگ و بے صفت پر اُن کا رنگ آ رہا ہے...... اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے...... مغفرت...... اور اُن کے حقوق اور اُن کی قدر و منزلت کے بارے میں ہم سے جو کوتاہی ہوئی ہے...... اللہ تعالیٰ وہ معاف فرمائے...... بے شک وہ اللہ تعالیٰ پر حقیقی توکل کرنے والے انسان تھے...... جامعہ میں ایک بار اَموال کی کمی ہوئی تو...... اَساتذہ کرام کو دو تین ماہ تک تنخواہ نہ دی جا سکی...... حضرت بنوریؒ نے اَساتذہ کو بلا کر صورتحال بتائی کہ تنخواہ دینے کے لئے رقم موجود نہیں...... اور آگے کا بھی کچھ پتہ نہیں...... آپ حضرات کو اختیار ہے جو رہنا چاہے یا جانا چاہے...... حضرت شیخ مفتی ولی حسن صاحب نے فرمایا: حضرت! میں تو تنخواہ کے لئے نہیں آیا چنے چبا کر گذارہ کرلوں گا مگر کہیں نہیں جاؤں گا...... حالانکہ اُس وقت حضرت کے مالی حالات کافی کمزور تھے...... مگر انہوں نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا ''وکیل'' بنائے رکھا...... دو تین ماہ بعد جامعہ میں رقم کی فراوانی ہوگئی، حضرت بنوریؒ نے حضرت شیخ کو بلا کر سابقہ مہینوں کی تنخواہ دینا چاہی تو قبول نہ کی...... فرمایا! حضرت! وقت تو گزر گیا اب پچھلی رقم لے کر کیا کروں گا...... باوجود اصرار کے وہ رقم نہ لی...... بس اُسی مہینے کا مشاہرہ قبول فرمایا......

دراصل ''الوکیل'' کے اسم مبارک میں چار چیزیں آجاتی ہیں:

① الحفیظ ② الکفیل ③ المُقسِط ④ الکافی

حفاظت بھی، کفالت بھی، رزق بھی، کفایت بھی...... اور اقامت بھی......

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

القلم کے مہربانوں نے گذشتہ کالم میں...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول مغفرت کی دعاء غلط چھاپ دی...... ویب سائٹ وغیرہ پر تو ٹھیک کرادی گئی تھی مگر اخبار میں غلط شائع ہوئی...... وہ دوبارہ درج کی جارہی ہے ازراہِ کرم گذشتہ ہفتے کے اَخبار میں اپنے قلم سے درست کردیں......

دعاء اس طرح ہے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

دعاء کی تصحیح

آج ایک اہم موضوع پر گفتگو تھی...... دینی مدارس کے بارے میں نعوذ باللہ ایک بہت مکروہ اور ناجائز پروپیگنڈہ عام ہو رہا ہے...... ایسے نور بھرے پاکیزہ اِدارے پر...... ایک ناپاک اور غلیظ گناہ کا الزام...... ایسا الزام جس کو لکھنے سے قلم شرماتا ہے...... اچھے خاصے لوگ اب اس الزام سے متاثر ہو رہے ہیں...... اس لئے تفصیل کے ساتھ لکھنے کا ارادہ تھا تاکہ...... کسی کے دل میں ایسی ناجائز بد گمانی نہ رہے...... اور کوئی اپنے معصوم بچوں کو مدرسہ بھیجنے سے نہ گھبرائے...... موضوع مفصل ہے اس لئے ان شاء اللہ کسی اور مجلس میں آجائے گا...... بندہ نے ''المرابطون'' کے گذشتہ شمارے میں مدارس کے بارے میں ایک مضمون لکھا تھا ہو سکے تو فی الحال وہ ملاحظہ فرمالیں......

القلم کے مہربانوں نے گذشتہ کالم میں...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول مغفرت کی دعاء غلط چھاپ دی...... ویب سائٹ وغیرہ پر تو ٹھیک کرا دی گئی تھی مگر اخبار میں غلط شائع ہوئی...... وہ دوبارہ درج کی جارہی ہے ازراہِ کرم گذشتہ ہفتے کے اَخبار میں اپنے قلم سے درست کردیں......

دعاء اس طرح ہے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

بس اسی مبارک دعاء پر آج کی مجلس مکمل ہوئی......

لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆......☆......☆

اعلان

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی مضمون بعنوان ''میٹھی یادیں'' ''صفحہ ''البیان'' پر ملاحظہ فرمائیں......

(ادارہ)

اظہار تعزیت

ھم

بھائی ظفر خان (بہاولپور) کے والد، بھائی عنایت اللہ (نائب منتظم قلات) کے والد اور قاری اجمل (مرکز شریف) کی خوش دامن کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

و ادارہ القلم

کلمۂ حق

مدرسہ کا لفظ اپنوں کیلئے جتنا محبوب، خوبصورت اور میٹھا ہے 'غیروں کیلئے یہ اتنا ہی کڑوا اور ناقابل برداشت ہے۔

اہل ایمان مدرسہ کو اس لیے چاہتے ہیں کہ یہ علوم نبوت کی درسگاہ ہے اور علوم وحی کا امین ہے۔ اس کی فضائیں قال اللّٰہ تعالیٰ اور قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے گونجتی ہیں اور اسلام کے در و دیوار لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی صداؤں سے معمور ہیں۔

آج دنیا پر مغرب کی مادی تہذیب کا بھرپور حملہ ہے۔ یہ تہذیب صرف خواہشات نفسانی کی بنیادوں پر کھڑی ہے اور اس نے اسلام کے سوا دنیا کے تمام مذاہب کو پسپائی پر مجبور کر دیا ہے۔

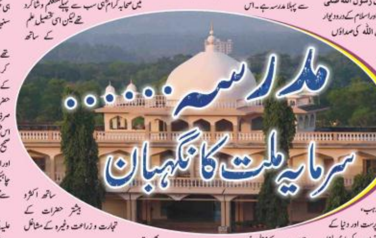

یہودیت، عیسائیت، ہندو مذہب، سکھ مذہب، بدھ مت، آتش پرست اور دنیا کے چھوٹے بڑے درجنوں مذاہب نے یورپ کی مادی یلغار کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ ان تمام مذاہب کی اصل تعلیمات، جو ان کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں، خود ان کے پیروکاروں نے انہیں ناقابل عمل قرار دے کر چھوڑ دیا ہے اور ان مذاہب کے راہنما خود ہی ان میں ہر طرح کی تحریف و ترمیم کیلئے آمادہ ہیں۔

دنیا بھر میں صرف ایک مذہب اسلام ہے جو آج بھی اپنی پوری قوت اور طاقت کے ساتھ کھڑا ہے۔ جو یورپ کی مادر پدر آزاد، ننگ انسانیت اور عریاں تہذیب کے سامنے ہتھیار پھینکنے کے بجائے خود اُس کی غلطیوں کی نشاندہی کر رہا ہے۔ یہ اسلام ہی ہے جس کا یہ اعلان ہے کہ وہ اس کائنات کے فناء ہونے تک، تمام انسانوں، تمام زمانوں اور تمام علاقوں کیلئے خالق کائنات جل شانہٗ کا مکمل ضابطۂ حیات ہے اور اس میں ہر دور کے مسائل حل کرنے کی بھرپور صلاحیت ہے۔

اب یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اسلام کے تحفظ اور بقاء کیلئے بحیثیت ادارہ، مدرسہ ہی مصروف عمل ہے۔ دین اسلام کے جتنے کام ہیں اور اس کے جتنے شعبے ہیں، سب کو کام کرنے والے افراد کی شکل میں خام مال یہی ''مدرسہ'' مہیا کرتا ہے۔ یہ مدرسہ ہی ہے جس نے دین کیلئے وقتی مفادات کو قربان کرنے کا جذبہ پروان چڑھایا یہ مدرسہ ہی ہے جس نے شکل و صورت اور تہذیب و ثقافت تک میں سنت مطہرہ کو سینے سے لگائے رکھا اور اپنی اس استقامت کے صلے میں ملنے والے ہر طعنے کو اپنے لیے تمغۂ امتیاز سمجھا۔

مدرسہ کی تاریخ بہت پرانی ہے اور اس کی بنیادیں بہت گہری ہیں۔ اس کا آغاز کہاں سے ہوا؟ مکہ مکرمہ کی زیارات مقدسہ میں سے ایک اہم جگہ ''غار حرا'' کا نام تو آپ نے یقیناً سن رکھا ہوگا جو مسلمان بھی عمرہ یا حج کی سعادت حاصل کرنے جاتے ہیں، وہ ضرور اس مبارک جگہ حاضری دیتے ہیں۔ اہل ایمان اس تاریخی اور یادگار غار کو بڑی بے تابی اور شوق سے دیکھتے ہیں اور یہاں ہر دم برسنے والے انوار و برکات کی بارش سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو سرور پہنچاتے ہیں۔

یہی مبارک غار قرآن مجید کی سب سے پہلی درسگاہ، وحی الٰہی کے نازل ہونے کا اولین مقام اور اسلام کا سب سے پہلا مدرسہ ہے۔ اس مقدس مدرسہ کے معلم، خود رب کائنات جل شانہ تھے اور متعلم رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ان دونوں کے درمیان واسطے اور ترجمانی کا کام حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سرانجام دے رہے تھے۔ اس مدرسہ کا سب سے پہلا سبق ''اقرأ'' تھا، جس سے نزول قرآن مجید کا آغاز ہوا۔

تاریخ اسلام کا دوسرا اہم مدرسہ ''دار ابن ابی ارقم'' رضی اللہ عنہ تھا۔ دعوت اسلام کے آغاز پر جب مکہ کی سرزمین مسلمانوں پر تنگ ہوگئی تو اسی مکان میں سید المرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو تعلیم کتاب و حکمت دیتے تھے اور ساتھ ہی غلط عقائد اور برے اخلاق سے اُن کا تزکیہ فرماتے تھے۔ تمام جلیل القدر صحابہ کرامؓ، جو شروع زمانے میں اسلام لائے، اسی مدرسہ کے طالب علم تھے۔

جب قافلۂ اسلام، مکہ مکرمہ کی وادیوں سے کھجوروں والی سرزمین مدینہ منورہ وارد ہوا تو مسجد نبوی شریف میں وہ چبوترہ (صفہ مبارکہ) قائم کیا گیا، جو تاریخ اسلام کا تیسرا اہم مدرسہ تھا۔ اس درسگاہ نبوت سے فیض پانے والے طلبۂ کرام، اصحاب صفہؓ کے معزز لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کا ایمان افروز تذکرہ اور ان کے حالات سے حاصل ہونے والا بصیرت افروز سبق یوں تحریر فرمایا ہے:

مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے شمال مشرقی جانب ایک سائبان کے سایہ میں چند نفوس قدسیہ تعلیم و تربیت پا رہے تھے، ان نفوس قدسیہ نے اپنی زندگی حصول علم ہی کے لئے وقف کردی تھی، ان میں چند نفوس ایسے بھی تھے کہ کبھی کبھی دن کے کسی حصہ میں جنگل سے لکڑی لاکر فروخت کرتے اور گذر بسر کیا کرتے تھے، ان کے احوال و تعداد میں قدماء محدثین نے مستقل کتابیں لکھی ہیں جن میں امام حدیث ابونعیم اصبہانی اور امام حدیث ابوعبداللہ حاکم اور ابن الاعرابی اور سلمی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں، ان کی تعداد مختلف اوقات میں کل ملا کر چار سو تک پہنچتی ہے ویسے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی تعلیمی ہی تھی اور امت محمدیہ ﷺ میں صحابہ کرامؓ ہی سب سے پہلے معلم و شاگرد تھے لیکن اسی تحصیل علم کے ساتھ اکثر و بیشتر حضرات کے تجارت و زراعت وغیرہ کے مشاغل بھی تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی اہم شخصیت کا ایک دور ایسا بھی گزرا کہ مدینہ سے باہر عوالی مدینہ میں ان کا قیام تھا اور بعد مسافت کے علاوہ معاشی مشغولیت کی وجہ سے روزانہ بارگاہ نبوت کی حاضری سے معذور تھے لیکن آپ نے اپنے ایک انصاری پڑوسی (غالباً ان کا نام اوس بن خولی ہے) کے ساتھ یہ انتظام کیا ہوا تھا اور باری مقرر کر رکھی تھی کہ ایک دن وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا کریں اور جو وحی نبوت (قرآن کریم کی آیت) جدید اتری ہو یا کوئی اہم حدیث آپ بیان فرمائیں تو وہ رات کو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سنا دیا کریں اور ایک دن حضرت عمرؓ یہی خدمت انجام دیا کریں جس کی تفصیل صحیح بخاری میں موجود ہے، الغرض صحابہ کرامؓ جو روزانہ حاضری نہیں دے سکتے تھے وہ بھی حصول علم کے لئے پورا اہتمام و انتظام فرماتے تھے۔ لیکن کچھ حضرات ایسے بھی تھے جن کی شب و روز کی زندگی، اسی حصول علم کے لئے وقف تھی، اہل عیال سے آزاد نہ تجارت سے غرض نہ زراعت سے مطلب نہ اپنی معاش کی فکر نہ اہل و عیال کی، یہ وہ اصحاب صفہ کی نفوس قدسیہ ہیں جن کی تعداد ایک وقت میں ستر ستر بھی پہنچ جاتی تھی، انہی نفوس قدسیہ میں سے ستر وہ شہداء ''بیر معونہ'' ہیں جن کو کفار کے چند قبائل بنی لحیان و رعل و ذکوان وغیرہ نے جو تعلیم دین اور تبلیغ اسلام کی غرض سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلم و مبلغ طلب کرنے آئے تھے اور آپ نے ان قراء کو اس دینی خدمت کے لئے بھیجا تھا، ان بدظن قبائل نے ان کو لے جا کر شہید کر ڈالا تھا، جس پر آپ کو شدید صدمہ ہوا تھا اور نماز فجر میں آپ نے دعاء قنوت نازلہ پڑھنی شروع فرما دی تھی۔

انہی نفوس قدسیہ میں سے اس واقعۂ شہادت کے بعد ستر ایسے صحابہ بھی تھے جن کے متعلق حضرت ابوہریرہؓ کا یہ بیان ''صحیح بخاری'' میں قابل عبرت و بصیرت ہے:۔

''میں نے ستر ایسے اصحاب صفہ کو دیکھا ہے، جن میں سے کسی کے پاس (اوپر اوڑھنے کے لیے) چادر نہ تھی یا ان کے پاس صرف لنگی تھی یا (بدن ڈھانپنے کے لئے) ایک کملی جس کو انہوں نے گردن سے (پیچھے تک) باندھا ہوا ہوتا کوئی کملی تو ٹخنوں تک پہنچ جاتی کوئی پنڈلیوں تک ہی پہنچتی (رکوع سجدہ کے وقت) اس کو ہاتھ سے سنبھالے رہتے کہ (جسم کا) پوشیدہ حصہ نہ کھل جائے۔''

انہی نفوس قدسیہ میں سے خود حضرت ابوہریرہؓ بھی تھے جن پر بعض اوقات بھوک سے غشی کے دورے پڑا کرتے اور مسجد نبوی کے اندر منبر نبوی اور بیت الرسول کے درمیان روضہ میں بے ہوش پڑے ہوتے اور عام حضرات کا گمان ہوتا کہ ان پر مرگی کا دورہ پڑا ہے حالانکہ صرف بھوک کی شدت اور فاقوں کی کثرت سے ان پر اس قسم کی حالت طاری ہوتی تھی خود انہی کی زبان سے صحیح بخاری میں یہ ساری تفصیل مذکور ہے، آخر اس جفاکشی اور اس انداز طالب علمی کے جو حیرت انگیز نتائج ہونے چاہئیں تھے وہ امت کے سامنے آئے خود انہی کی زبان سے ''صحیح بخاری'' میں مروی ہے:

''تین سال تک (ہر وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا میں نے اپنی عمر میں اپنے سے زیادہ حدیثوں کو یاد کرنے کا حریص (سرگرم شائق) اور کسی کو نہیں دیکھا''۔

اتنے مختصر عہد میں جو روایتیں مدوّنین کتب حدیث کو ان سے پہنچی ہیں ان کی تعداد (۵۳۷۴) ہے نہ معلوم اور کتنی روایتیں ہوں گی جو مدوّنین کتب حدیث کے معیار کے مطابق نہ پہنچ سکیں جو یقیناً اس قدسی صحبت اور اس ثانی الاعظم کے جذبہ کی برکات تھیں، چنانچہ پورے آٹھ سو صحابہ و تابعین کو ان سے شرف تلمذ حاصل ہوا اور دین کا بہت بڑا حصہ تنہا انہی کی روایات سے امت کو پہنچا، یہی وجہ ہے کہ یورپ کے مستشرقین اور منکرین حدیث مستغربین اور ان کے علاوہ اعداء اسلام کا سارا زور حضرت ابوہریرہؓ پر طعن و تشنیع اور عیب چینی پر صرف ہو رہا ہے، کہنا یہ ہے کہ آخر وہ کیا اسباب تھے جن کی بناء پر ان اصحاب صفہ کے فقر و افلاس کی حالت کو برداشت کیا گیا؟ اور ان کو فکر معاش کی طرف کیوں متوجہ نہیں کیا گیا؟ کیوں ان کو زراعت یا صنعت و حرفت نہیں دلائی گئی اور کیوں ان کے پیٹ بھرنے یا سدّ رمق کے لئے زکوٰۃ و صدقات کا انتظار کیا جاتا؟ اور جب انتہائی مجبوری کی نوبت آجاتی اور فاقوں پر فاقے پڑنے لگتے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک صحابی کو ارباب صفہ میں سے ایک ایک نفر کو کھانا کھلانے کیلئے اپنے گھر لے جانے کا اشارہ فرماتے اور خود بھی دس دس افراد کو اپنے ہمراہ لے جایا کرتے تھے، اس لئے کہ ازواج مطہرات کی تعداد ۹ تھی اور دسویں آپ تھے، اس لحاظ سے گویا طعام الواحد یکفی الاثنین کے اصول پر جو حدیث مرفوع میں مذکور ہے خود بیوت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں عمل ہوتا تھا یہ تو احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے شواہد و بینات ہیں اب ذرا قرآن کریم کا ارشاد بھی سنیے:

''وہ حاجت مند (تمہاری امداد و اعانت کے مستحق ہیں) جو اللہ کی راہ میں (کسب معاش سے) روک دیئے گئے ہیں وہ (روزی حاصل کرنے کے لئے) روئے زمین میں (کہیں) جا نہیں سکتے، ناواقف آدمی تو ان کے (سوال کرنے سے) بچنے کی وجہ سے ان کو مالدار گمان کرتے ہیں (لیکن) تم ان (کے فقر و) افلاس کو ان کے چہرہ بشرہ سے پہچان سکتے ہو، وہ لوگوں سے سوال ہی نہیں کرتے (کہ پیچھے پڑیں اور) اصرار کریں''۔ (بقرہ)

مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آیت کریمہ انہی نفوس قدسیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن کی زندگی کا مقصد وحید صرف تعلیم دین اور جہاد تھا۔

ٹھنڈے دل سے غور کرنے کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس صورت حال کو قائم رکھا بلکہ اس کی تعریف و توصیف وحی متلو میں بھی فرمائی، کیا یہ واضح و صاف دلیل اس کی نہیں ہے کہ امت میں کچھ افراد ایسے ہونے چاہئیں جن کی حیات طیبہ کلی طور پر علم و دین کے لئے وقف ہو چکی ہو اس مقدس مشغلہ کے علاوہ ان کا اور کوئی مشغلہ ہی نہ ہو...... اب رہا یہ سوال کہ وہ کھائیں گے کہاں سے اور ضروریات معاش پوری کیسے کریں گے؟...... تو قرآن حکیم کی تعلیمات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعامل میں اس کا واضح جواب صرف یہی ملتا ہے کہ ان کی ضرورت کا تکفل اور خبر گیری امت محمدیہ کے ذمہ فرض ہے وہ اپنے صدقات و خیرات اور زکوٰۃ سے ان کی خدمت کرے گی

بقیہ صفحہ ۵ پر

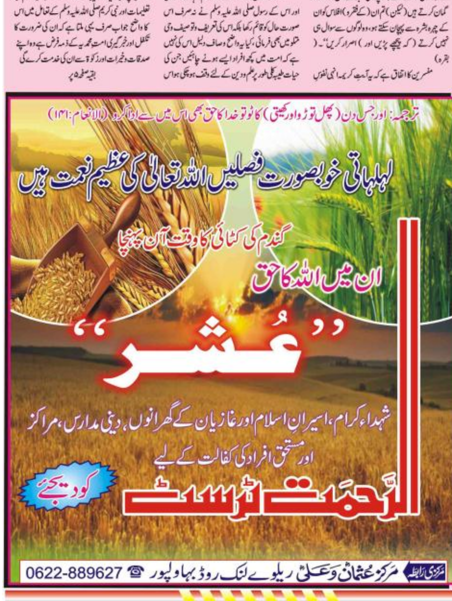

صفحہ ہدایت

قرآنی افادات

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

جاہلی طور طریقوں سے بچنے کی تاکید

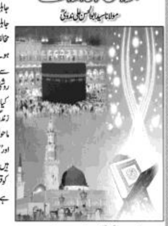

جاہلیت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف جاہلیت عربیہ مراد ہے اور جاہلیت عربیہ سے مراد ہے بت پرستی کا دور، دختر کشی کا دور، شراب نوشی کا دور اور رہزنی کا دور...... ان کے سامنے صرف یہ آتا ہے لیکن معاشرت، طرز معیشت، طرز زندگی، فیصلے کرنے کے معیار واصول اور رغبات اور نفرتیں، یہ چیزیں جاہلیت کے تصور کے ساتھ ذہن میں نہیں آتیں، حالانکہ جاہلیت ان سب پر مشتمل ہے۔ اگر جاہلیت کا ترجمہ اردو میں کیا جائے تو اس کا جو ترجمہ حاوی ہے اور ان سب چیزوں کو اپنے ضمن میں لے لیتا ہے، وہ یہ ہے کہ اس سے مراد وہ دور ہے جو نبوت کی روشنی اور ہدایت سے محروم رہا ہے، قوم کا وہ دور جو نبوت کی روشنی اور ہدایت سے محروم رہا ہے، چاہے وہ یورپ ہو یا ساسانی مملکت ہو، چاہے وہ ہندوستان ہو، چاہے وہ عرب ہو، میں اس کا ایک دوسرا ترجمہ کرتا ہوں "من مانی زندگی!"

جاہلیت کیا ہے؟ من مانی زندگی گذارنا، یہ روح ہے جاہلیت کی، جاہلیت کی اسپرٹ ہے، جو چیز اسلام کی مخالف ومتوازی ہے اور آسمان سے اللہ کے نازل کئے ہوئے ادیان سے اور صحف سماوی سے اور تعلیمات ربانی سے بے نیاز ہے، وہ یہ ہے کہ نبوت اور ہدایت آسمانی کی روشنی سے جو دور محروم ہو وہ جاہلیت ہے اور اس میں پھر کیا ہوتا ہے، زندگی کیسے گذاری جاتی ہے، من مانی زندگی، یعنی جو دل میں آئے جو ہماری سوسائٹی، ہمارا ماحول چاہتا ہے اور جو معیار اس وقت مقرر ہو چکے ہیں اور "حیثیت عرفی" کے اظہار کے جو اصول مقرر ہو گئے ہیں، ہم تو اس پر چلیں گے، یہ ہے من مانی زندگی! اور اس کو قرآن اور حدیث کی اصطلاح میں "جاہلیت" کہا گیا ہے۔

جو جاہلیت کا نعرہ لگائے

دیکھئے اگر آپ احادیث کا جائزہ لیں تو آپ کو کئی جگہ ایسا معلوم ہوگا کہ حضور ﷺ نے ایسی چیز پر بھی جس کا تعلق عقیدہ سے نہیں تھا، جاہلیت کا اطلاق فرمایا، ایک صحابی ہیں (جن کا نام نہیں لوں گا) ان کا معاملہ اپنے ملازم کے ساتھ کوئی مساویانہ نہیں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: انک امرؤ فیک جاهلية "تم ایک ایسے آدمی ہو تمہارے اندر جاہلیت کی بو ہے، اب عقائد تلاش کرنے کی ضرورت نہیں، خادم کے ساتھ ایسا معاملہ رکھنا کہ یہ مالک ہے اور وہ مملوک ہے، اس کو جاہلیت کہا اور پھر اس سے بڑھ کر "من تعزى عليكم بعزاء الجاهلية" جو تمہارے سامنے جاہلیت کی دعوت دے، عصبیت جاہلیت کی طرف بلائے اور جاہلیت کا نعرہ لگائے، اس کے ساتھ سخت کلامی کرو، سخت سے سخت بات اس کے سامنے کہو "ولا تکنوا" اور کنایہ واشارہ سے بھی کام نہ لو۔ اس کو جاہلیت کیوں کہا؟

فرمایا: "من تعزى عليكم بعزاء الجاهلية" اس کے معنی اگر آپ کسی عالم سے پوچھیں تو رونگٹے کھڑے ہوجائیں۔ جو تمہارے سامنے جاہلیت (خلاف اسلام) کا نعرہ لگائے، اس کے کسی فعل یا رواج کی تحسین کرے، تم سخت لفظ استعمال کرو اور ذرا بھی رعایت، اشارہ اور کنایہ سے کام نہ لو، کون کہہ رہا ہے وہ رحمۃ للعالمین ﷺ فرمارہے ہیں اور جو سراپا رافت ورحمت ہیں وہ یہ کہہ رہے ہیں، مثال نہیں مل سکتی۔ اس سے آپ اندازہ کیجئے کہ جاہلیت کو، جاہلی زندگی کو، جاہلیت کے معیاروں کو، جاہلی دعوتوں کو کس نظر سے خدانے بھی دیکھا ہے اور اس کے رسول ﷺ نے بھی دیکھا ہے۔

یہ سوچنے کی بات ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالی کے محبوب ترین اور اعظم ترین پیغمبر کی بعثت جس زمانہ میں ہوئی اس میں ہزاروں عیب تھے، بت پرستی، ظلم وڈاکہ زنی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا وغیرہ۔ اسی طریقہ سے پچاس قسم کے عیب ان کے اندر تھے، اس سے مسلمانوں کو سبق لینا چاہئے کہ اس دور کا نام "جاہلیت" رکھا گیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالی نے اس زمانہ کی مذمت کرنے کے لئے اور اس زمانہ کے عیب کو ظاہر کرنے کے لئے اور اس جیسے زمانہ سے ڈرانے کے لئے اللہ تبارک وتعالی نے عربی جیسی فصیح زبان میں اس عہد کا نام "جاہلیت" رکھا۔ یہ کہا ہوتا کہ بت پرستی کا زمانہ، یہ کہا ہوتا کہ کشت وخون کا زمانہ، یا یہ کہا ہوتا کہ ظلم وزیادتی کا زمانہ یا خانہ جنگی کا زمانہ، لیکن قرآن شریف میں اس عہد کا نام "جاہلیت" آیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے:

۱) ولا تبرجن تبرج الجاهلية

دیکھو عورتو تم اس طرح اور بے پردہ نہ پھرو جس طرح جاہلیت اولی میں ہوا کرتا تھا۔

۲) اذ جعل الذين كفروا في قلوبهم الحمية حمية الجاهلية

جبکہ لوگوں نے اپنے دل میں جھوٹی غیرت اور خواہ مخواہ کی خودداری پیدا کی جو جاہلیت اولی کی تھی۔

۳) افحكم الجاهلية يبغون

تو کیا یہ لوگ جاہلیت کے فیصلہ کو چاہتے ہیں۔

اسلام کی صحت کی دلیل جاہلیت اور اس کے متعلقات سے نفرت ہے۔

اللہ تبارک و تعالی نے یہاں "جاہلیت" کا لفظ استعمال کیا ہے، ہم قرآن شریف پڑھتے ہیں، گذر جاتے ہیں ہمیں خیال نہیں آتا، الفاظ کا انتخاب یہ بڑی اہم چیز ہوتی ہے، جس کو مصنف و ادیب محققین اور بڑے وسیع النظر لوگ اور اعلی درجہ کے زبان داں جانتے ہیں کہ کسی چیز کے لئے کسی لفظ کا اگر انتخاب کیا جاتا ہے تو اگر وہ آدمی حقیقت شناس ہے، نبض شناس ہے اور زبان پر اس کو پوری قدرت ہے تو وہ ایسا لفظ انتخاب کرتا ہے جو اس کی پوری تصویر کھینچ دے اور اگر وہ چاہتا ہے کہ اس کی حقارت پیدا ہو تو ایسا لفظ لاتا ہے کہ اس سے حقارت پیدا ہوجائے، اگر تعریف کرنا چاہتا ہے تو ایسا لفظ لاتا ہے، جس سے اس کی عظمت پیدا ہو، عزت پیدا ہو۔

اللہ تعالی زبانوں کا، الفاظ کا خالق ہے، معانی و حقائق کا خالق ہے اور ادیبوں، شاعروں اور بڑے بڑے اہل کمال کا خالق ہے، وہ اس عیب کو کسی اور لفظ سے تعبیر کرسکتا ہے، لیکن دیکھئے یہ ہم کو سبق دیا گیا ہے کہ ہمیشہ جاہلیت سے ڈریں کہ وہ جو زمانہ باقی رہنے کے قابل نہیں تھا، خدا جانے کس وقت اس پر اللہ کا عذاب آجاتا، اللہ تعالی نے بڑا رحم وکرم فرمایا، انسانیت پر رحم فرمایا کہ عرب کے اس دور میں اللہ تعالی نے اپنے سب سے محبوب سب سے بڑے پیغمبر کو پیدا کیا۔ لیکن اس زمانہ کا جب ذکر آتا ہے اور قرآن شریف میں اس کی صفت آتی ہے تو جاہلیت کے لفظ سے آتی ہے۔

اللہ تعالی نے بڑے جلال سے ارشاد فرمایا: "افحكم الجاهلية يبغون" یہ اسلام کے قانون کو نہیں مانتے اور شریعت کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتے تو کیا یہ لوگ جاہلیت کے فیصلہ کو چاہتے ہیں۔

یہاں پر دیکھئے اس غصہ کا اظہار کرنے کے لئے کتنا سخت لفظ آنا چاہئے تھا، مگر اللہ تبارک وتعالی کی نگاہ میں اور قرآن کریم کی زبان میں "جہالت" اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کو "جاہلیت" کہا گیا۔

اسلام کی صحت کی دلیل یہ ہے کہ (کفر) "جاہلیت" اور اس کے پورے ماحول، اس کے تمام متعلقات اس کی تمام خصوصیات اور شعائر سے نفرت پیدا ہوجائے، اس کی طرف واپسی اور اس میں مبتلا ہوجانے کے تصور سے آدمی کو تکلیف ہو اور ایمان کی پختگی یہ ہے کہ وہ کفر (زمانہ جاہلیت) کے کسی ادنی سے ادنی کام کے مقابلہ میں موت کو زیادہ پسند کرتا ہو۔

"افحكم الجاهلية يبغون" کیا جاہلیت کے رسم ورواج کو چاہتے ہیں، کیا جاہلیت کی ترجیح وانتخاب کو چاہتے ہیں؟ جاہلیت کے فیصلہ کو چاہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ حکم کے معنی صرف فیصلہ کے نہیں، بلکہ ترجیح و انتخاب کے بھی آتے ہیں، یعنی آدمی کسی چیز کو اختیار کرتا ہے جو قوت محرکہ ہوتی ہے جو اس کی دلیل ہوتی ہے وہ بھی اس کے اندر شامل ہوتی ہے کیا جاہلیت کا فیصلہ قبول کریں گے، جاہلیت نے جس چیز کو ترجیح دی ہے، اختیار کیا ہے اس کو اختیار کریں گے اس پر چلیں گے؟ یہ جائز نہیں۔

☆......☆......☆

مناجات صابری

شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنت کے اذکار

بچوں کو کن کلمات کے ساتھ پناہ دی جائے

أُعِيذُكُمْ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ (بخاری)

الفقہ

اس مستقل سلسلے میں "الفقہ" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون چند اہم عصری مسائل از افادات مفتی زین الاسلام قاسمی...... سے ماخوذ ہیں

الجواب وباللہ التوفیق:

۱) ملازمین ومدرسین اور مہتمم کے مابین جو معاملہ ہوتا ہے وہ عقد اجارہ کا ہوتا ہے، حساب کتاب باہم طے شدہ معاہدے کے مطابق کیا جانا چاہیے، کسی کو خواہ وہ ملازم ومدرس ہو یا مہتمم، اس کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے، اب جبکہ سوال میں مذکورہ بیان کے مطابق تنخواہ وغیرہ کا لینا قمری مہینے سے طے تھا اور یہ ہونا بھی چاہئے، تو پھر شمسی مہینے کے اعتبار سے لینے کی کیا وجہ ہے؟ مہتمم صاحب نے تنخواہ دیتے وقت کیا کہہ کر دیا؟ اور ملازمین نے کیا کہہ کر لیا؟ نیز کسی ایک مہینے میں ایسا ہوا یا پورے سال اسی طرح کرتے رہے؟ ان سب باتوں کی وضاحت کے بغیر جواب نہیں دیا جاسکتا۔

۲) مدرسہ میں جو رقم آتی ہیں، اگر دینے والوں کی طرف سے کسی مصرف مثلاً تعمیر، کتابوں کی خریداری وغیرہ کی صراحت کردی گئی ہے، تو ان رقوم کو انہی مصارف میں خرچ کرنا ضروری ہے، فان شرائط الواقف معتبرة اذا لم تخالف الشرع وهو مالك فله ان يجعل ماله حيث شاء مالم يكن معصية (الدر مع الرد: ج۶ ص۵۲۷) نیز زکوۃ اور صدقات واجبہ جیسی واجب التملیک رقومات کو غریب طلبہ پر خرچ کرنا ضروری ہے "الزكوة: هي تمليك جزء مال عينه الشارع من مسلم فقير غير هاشمي ولا مولاه مع قطع المنفعة عن الملك من كل وجه لله تعالى" (شامی: ج۳ ص۲۰۷) البتہ عام عطیات کی مد میں آئی ہوئی رقم سے ضرورت کے موقع پر مہمانوں کے کھانے پینے وغیرہ میں خرچ کیا جاسکتا ہے، لیکن یہ بات انتہائی قابل لحاظ ہے کہ مدرسے کے فنڈ سے انہی مہمانوں کی خاطر تواضع کی گنجائش ہے، جو خاص مدرسہ کے کام کے لیے آئے ہوں، اپنا ذاتی کام یا کسی دوسرے مقصد اگرچہ دینی ہو، جیسے تبلیغ و اصلاح وغیرہ کے لیے آنے والے کو مدرسہ کی رقم سے کھانا کھلانا شرعاً جائز نہیں، (مستفاد از فتاوی محمودیہ: ۲۳/۵۳، واحکام المدارس) البتہ کسی مہمان کے اعزاز میں اگر مہتمم صاحب یا ان کے حکم سے بعض اساتذہ کھانے میں شریک ہوجائیں تو کوئی حرج نہیں، اسی طرح اگر مدرسے کے کام کے لیے مہمان کے ساتھ سفر درپیش ہو اور مہتمم یا اساتذہ کی معیت بھی ضروری سمجھی جائے، تو مدرسے کے خرچ پر سفر کرنے کی گنجائش ہے، لیکن کفایت شعاری بہرحال ضروری ہے۔

نوٹ: یہ اختیارات مہتمم صاحب کو اس وقت حاصل ہوں گے، جب چندہ دینے والوں یا مجلس شوریٰ یا انتظامی کمیٹی کی طرف سے وہ (مہتمم صاحب) اس طرح کے اختیارات کے مجاز ہوں۔

(۳) زکوۃ کی جو رقم مہتمم صاحب کو یہ کہہ کر دی گئی ہو کہ "آپ اپنی صوابدید پر جہاں چاہیں خرچ کریں" اسے عارضی ملازمین کو بطور تبرع دینا جائز نہیں، اس لیے کہ اگرچہ یہ بظاہر تبرع ہے، لیکن حقیقت میں یہ اجرت عمل ہے، ورنہ اتنے دن جو عارضی ملازمین نے کام کیا، اس کی اجرت کہاں ہے؟ البتہ مدرسے کے ملازمین اگر مستحق زکوۃ ہوں تو ان کو اس رقم سے پیسے دیئے جاسکتے ہیں، خواہ قرض کے عنوان سے ہو یا کسی اور عنوان سے، بہ شرطیکہ عوض یا اجرت ہونے کا شبہ نہ ہو اور جب زکوۃ کی نیت سے دے دی تو پھر دوبارہ اسے واپس لینا جائز نہیں، صورت مذکورہ میں کن کو کس نیت سے رقم دی تھی؟ پھر بعض سے واپس لینے اور بعض سے نہ لینے کی کیا وجہ ہے؟ پھر تجارت کے لیے کس مد کی رقم، کس نیت وارادے سے دی تھی؟ مہتمم صاحب کی جانب سے پوری وضاحت ہونے کی صورت میں ہی جواب دیا جاسکتا ہے، البتہ اتنی بات قابل لحاظ ہے کہ مدرسے کی رقم کو بطور مضاربت دینے کو مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمہ اللہ نے ناجائز لکھا ہے (کمافی فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۱۳/ ۱۱۰، ط: مکتبہ دارالعلوم دیوبند) نیز اس مد کی رقم کو اپنے حق میں تملیک کرانا بھی دینے والے کی منشاء کے خلاف ہے، اس لیے اس سے بچنا بھی لازم ہے۔

(۴) مذکورہ صورت میں یہ رقم استاذ کے پاس امانت تھی، اسے بعینہ یا (مجبوری کی شکل میں) اس کا بدل مدرسہ میں پہنچانا ضروری ہے، لہٰذا استاذ صاحب کا اس رقم کے ساتھ اپنی ذاتی رقم ملانا، تجارت کرنا اور نفع کمانا وغیرہ سب امانت میں خیانت کے مترادف ہے۔ ليس للمودع حق التصرف والاسترباح في الوديعة (مبسوط للسرخسی: ج۱۱ ص۱۳۲ طبع بیروت) اس لیے استاذ صاحب پر خیانت سے توبہ لازم ہے، لیکن چونکہ مذکورہ عمل سے استاذ کا مقصد مشکل زر کی غیر قانونی شکل (ہنڈی) سے بچنا تھا، نیز ضائع ہونے یا نقصان ہونے کی شکل میں استاذ خود ہی ذمہ دار ہوتے اور اس کا ضمان ادا کرتے، اس لیے کویتی دینار جتنی مقدار میں ان کو ملے تھے، اتنی مقدار میں کویتی دینار ہندوستانی روپے سے اس کا بدل مدرسے میں جمع کردیں اور باقیہ رقم بشمول منافع اپنے پاس رکھنے کی گنجائش ہے۔

۵) ترغیباً ایسا کہہ دینے میں حرج نہیں، یہ رشوت میں داخل نہیں، الرشوة: ما ياخذه الآخذ ظلما بجهة يدفعه الدافع اليه من هذه الجهة، وفي البرجندي: الرشوة: مال يعطيه بشرط ان يعينه والذي يعطيه بلاشرط فهو هدية كذا في فتاوى قاضي خان، قواعد الفقه، ۳۰۷، ط: اشرفی

واللہ تعالیٰ اعلم

عورتوں کے لیے چہرہ چھپانے کا حکم آیات واحادیث کی روشنی میں

سوال: فرانس میں برقع پہننے پر پابندی لگانے کی حکومتی سطح پر تیاری چل رہی ہے، فرانس کے صدر کا بیان برقع پر پابندی کے حق میں آچکا ہے، فرانس کے ممبران پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو مسلمانوں میں برقع کی حیثیت کو جاننے کی کوشش کررہی ہے، وہ کمیٹی مولانا لوگوں سے یہ پوچھتی ہے کہ مذہب اسلام میں جب عورت کے لیے چہرہ کھولنے کی گنجائش ہے تو پھر مسلمان برقع پر پابندی کے خلاف احتجاج کیوں کرتے ہیں؟ تو کیا عورت کے لیے چہرہ کھولنا درست ہے؟ کیا اس گنجائش سے ہمیں حجاب کی اہمیت سے دست بردار ہوجانا چاہیے؟

والسلام

الجواب وباللہ التوفیق:

قرآن کی سات آیات اور حدیث کی ستر روایات سے پتا چلتا ہے کہ شریعت کا اصل مطلوب ایسا حجاب (پردہ) ہے، جس میں عورتوں کا وجود، ان کی نقل وحرکت، ان کا لباس، ظاہر اور چھپی ہوئی زینت کا کوئی حصہ کسی اجنبی مرد کو نظر نہ آئے۔

ایسا پردہ گھر کی چہاردیواری یا معلق پردوں کے ذریعہ ہوسکتا ہے، یہی عورت کا اصل مقام ہے اور یہ حجاب (پردہ) کا اول درجہ ہے، جس کا حکم آیات ذیل میں دیا گیا ہے:

(۱) وقرن في بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى (احزاب: ۳۳) قرار رکھو اپنے گھروں میں (مراد اس سے یہ ہے کہ محض کپڑا اوڑھ لپیٹ کر پردہ کر لینے پر کفایت مت کرو، بلکہ پردہ اس طریقہ سے کرو کہ بدن مع لباس نظر نہ آئے (البتہ ضرورت کے مواقع اس مستثنیٰ ہیں) اور پہلے زمانہ جاہلیت کی طرح اظہار کرتی مت پھرو (جس میں بے پردگی رائج تھی)

(جاری ہے)

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

معارفِ نبوی

ابن ماجہ کی روایت میں حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں:

"كنا مع النبي ﷺ و نحن فتيان حزاورة فتعلمنا الايمان ثم تعلمنا القرآن فازددنا به ايمانا" (سنن ابن ماجہ: کتاب الایمان، حدیث: ۲۰)

"ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہم ابھی لڑکے سے تھے، کہنا چاہئے کہ جوان بھی نہیں ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ہمیں تعلیم فرماتے تھے تو ہم نے سب سے پہلے ایمان سیکھا، اس کے بعد قرآن مجید سیکھا اور پھر قرآن مجید کے سیکھنے کی برکت یہ ہوئی کہ قرآن مجید کے سیکھنے کے بعد ہمارے ایمان میں اضافہ ہوگیا۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک سورت نازل ہوتی یا ایک آیت یا زیادہ تو مسلمانوں کے ایمان اور خشوع میں اضافہ ہوجاتا، جس آیت نے جس چیز سے روکا ہوتا اس سے وہ رک جاتے اور جس چیز کا حکم فرمایا ہوتا اس پر وہ جم جاتے۔"

کامل ایمان کی تین نشانیاں

"حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ایمان کا کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے لئے محبت کرو، اللہ کے لئے بغض رکھو اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں استعمال کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کے بعد؟ فرمایا: اور اس کے بعد یہ کہ تم دوسروں کے لئے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور دوسروں کے لئے بھی وہی چیز ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو۔"

تشریح: ایمان کا نور جب دل میں سما جائے تو آدمی کی زندگی میں انقلاب برپا ہوجاتا ہے، اسے اللہ تعالی کے ساتھ محبت کا ایک ایسا تعلق پیدا ہوجاتا ہے کہ محبوب حقیقی کی رضا کا حصول اس کی زندگی کا نصب العین بن جاتا ہے، اس حدیث پاک میں اس "ایمانی انقلاب" کی بڑی بڑی علامتیں بیان فرمائی گئی ہیں، پہلی علامت یہ ہے کہ آدمی کی محبت اور بغض کا پیمانہ صرف اللہ تعالی کی ذات بن جائے، وہ کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ تعالی کی خاطر اور کسی سے بغض رکھے تو وہ بھی صرف اللہ تعالی کے لئے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

"جس نے محبت کی تو اللہ تعالی کے لئے، کسی سے بغض رکھا تو اللہ تعالی کے لئے، کسی کو کچھ دیا تو اللہ تعالی کے لئے اور نہ دیا تو اللہ تعالی کے لئے، ایسے شخص نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔" (الترغیب والترہیب: ج۴ ص۴۲)

ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک منادی اعلان کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو صرف اللہ تعالی کی خاطر آپس میں محبت کرتے تھے؟ یہ اعلان سن کر کچھ لوگ کھڑے ہوجائیں گے اور ان کے لئے جنت میں جانے کا حکم ہوگا اور باقی لوگوں کا حساب وکتاب شروع ہوجائے گا۔

دوسری علامت یہ بیان فرمائی کہ مومن کی زبان صرف ذکر الہی میں استعمال ہو اور اس کی زبان سے کبھی کوئی ایسا لفظ نہ نکلے جو محبوب حقیقی کی ناراضی کا موجب ہو، اللہ تعالی کا ذکر ایمان کا زیور اور روح کی غذا ہے، دنیا میں ذکر الہی سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں اور ذکر الہی سے محرومی سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں، جو شخص ذکر الہی کی لذت سے ناآشنا ہے اس کی روح ہمیشہ مضطرب اور اس کا دل ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔

"ایمانی انقلاب" کی تیسری علامت اس حدیث پاک میں یہ بیان فرمائی کہ مومن دوسروں کے لئے بھی اسی چیز کو پسند کرتا ہے جسے اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جس چیز کو اپنے لئے پسند نہیں کرتا، اسے دوسروں کے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔

پہلی دو علامتیں "حقوق اللہ" سے متعلق تھیں اور اس تیسری علامت کا تعلق "حقوق العباد" سے ہے، مطلب یہ کہ مومن اللہ تعالی کی مخلوق کے لئے سراپا خیر بن جاتا ہے اس کی زبان سے، اس کے ہاتھ پاؤں سے، اس کے طور وطریق سے اللہ تعالی کے کسی بندے کو ایذاء نہیں پہنچتی۔ جس طرح وہ یہ نہیں چاہتا کہ دوسرے لوگ اس پر زیادتی کریں اس کی عزت وآبرو پر ہاتھ ڈالیں، اسے ذلیل کریں، اسی طرح وہ خود بھی کسی پر ظلم وزیادتی اور کسی سے بے انصافی کا برتاؤ نہیں کرتا، ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ مومن سراپا الفت ہے اور اس شخص میں کچھ بھی خیر نہیں جو نہ کسی سے الفت کرے اور نہ کوئی اس سے الفت کرے۔

اس حدیث پاک میں جو تین علامتیں بیان فرمائی گئی ہیں یہ ہمارے ایمان کو جانچنے، پرکھنے کے لئے صحیح پیمانے ہیں۔ اللہ تعالی ہم سب کو اس پیمانے پر پورا اترنے کی توفیق بخشیں۔

ایمان والے آپس میں مودت ومحبت رکھنے والے ہوتے ہیں

"حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: مثال ایمان والوں کی ان کے آپس میں دوستی کرنے میں اور ایک دوسرے پر شفقت کرنے میں ایسی ہے جیسے ایک جسم کہ اگر جسم کا ایک حصہ بیمار پڑتا ہے تو جسم کا باقی حصہ بھی بے آرامی اور بخار کے ساتھ اس کے ساتھ موافقت کرتا ہے۔"

☆......☆......☆

حضرت داؤد علیہ السلام

قرآن کے سائے میں......

ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہارویؒ

وما اسئلكم عليه من اجر ان اجري الا على الله (اور میں تم سے اس خدمت کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتا میرا معاوضہ تو اللہ کے ذمہ ہے)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث بخاری کا مقصد یہ ہے کہ خلیفۂ اسلام کو اگرچہ بیت المال سے بقدر کفاف وظیفہ لینا درست ہے لیکن افضل یہ ہے کہ اس پر بار نہ ڈالے، چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت اس تمام رقم کو واپس کردیا تھا جو انہوں نے زمانۂ خلافت میں بیت المال سے وظیفہ کی شکل میں لی تھی۔ اسی طرح دوسری خدمات اسلامی پر معاوضہ لینے کا معاملہ الگ ہے، چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کی اس خواہش کو اللہ تعالی نے اس فضیلت کے ساتھ قبول فرمایا کہ ان کے ہاتھ میں لوہے اور فولاد کو موم کی طرح نرم کردیا کہ جب وہ زرہ بناتے تو سخت مشقت اور آلات حدادی کے بغیر فولاد کو جس طرح چاہتے کام میں لاتے اور ان کے ہاتھ میں موم کی طرح بآسانی ہر قسم کی شکل اختیار کرلیتا تھا۔

قرآن عزیز نے اس واقعہ کو سورۂ انبیاء اور سورۂ سبا میں اس طرح بیان کیا ہے:

والنا له الحديد ان اعمل سابغات وقدر في السرد واعملوا صالحا اني بما تعملون بصير

"اور ہم نے اس (داؤد) کے لئے لوہا نرم کردیا کہ بنا زرہیں کشادہ اور اندازہ سے جوڑ کڑیاں، اور تم جو کچھ کرتے ہو میں اس کو دیکھتا ہوں۔" (سبا)

وعلمناه صنعة لبوس لكم لتحصنكم من باسكم فهل انتم شاكرون

"اور ہم نے اس (داؤد) کو سکھایا ایک قسم کا لباس بنانا تاکہ تم کو لڑائی کے موقعہ پر اس سے بچاؤ حاصل ہو۔ پس کیا تم شکرگزار رہتے ہو۔" (انبیاء)

توراۃ اور "لوہے کے استعمال کے زمانہ کی تاریخ" سے پتہ چلتا ہے کہ داؤد علیہ السلام سے پہلے لوہے کی صنعت نے اس حد تک ترقی کرلی تھی کہ فولاد کو پگھلا کر اس سے سپاٹ ٹکڑے بناتے اور ان کو جوڑ کر زرہ بنایا کرتے تھے۔

لیکن یہ زرہ بہت بھاری ہوتی تھی اور چند قوی ہیکل انسانوں کے علاوہ عام طریقہ سے ان کا استعمال مشکل اور دشوار سمجھا جاتا تھا اور میدان جنگ میں سبک خرامی دشوار ہوجاتی تھی۔

حضرت داؤد علیہ السلام پہلے شخص ہیں جن کو خدائے تعالی نے یہ فضیلت بخشی کہ انہوں نے تعلیم وحی کے ذریعہ ایسی زرہیں ایجاد کیں جو باریک اور نازک زنجیروں کے حلقوں سے بنائی جاتی تھیں اور ہلکی اور نرم ہونے کی وجہ سے میدان جنگ کا سپاہی اس کو پہن کر بآسانی نقل وحرکت بھی کرسکتا تھا اور دشمن سے محفوظ رہنے کے لئے بھی بہت عمدہ ثابت ہوتی تھیں۔

سید محمود آلوسی نے روح المعانی میں حضرت قتادہ سے بھی اسی قسم کی روایت نقل کی ہے۔ (روح المعانی جلد ۱۷ ص ۷۱)

منطق الطیر

حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کے صاحبزادے حضرت سلیمان علیہ السلام کو خدائے تعالی کی جانب سے ایک شرف یہ عطا ہوا تھا کہ دونوں بزرگوں کو پرندوں کی بولیاں سمجھنے کا علم دیا گیا تھا اور جس طرح ایک انسان دوسرے انسان کی گفتگو سمجھتا ہے، اسی طرح وہ پرندوں کی گفتگو سمجھتے تھے۔

نطق طیر کی حقیقت کیا ہے اور حضرت داؤد وسلیمان (علیہما السلام) کو نطق طیر کے متعلق کس قسم کا علم تھا۔ اس کی مفصل بحث حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات میں آئے گی، لیکن یہ یقینی بات ہے کہ ان کا یہ علم اس طریقہ کا نہ تھا جو علم الحیوانات کے ماہرین نے تخمینی اور ظنی طور پر ایجاد کیا ہے اور جو علمی اصطلاح میں زولوجی (ZOOLOGY) کی ایک شاخ شمار ہوتا ہے، بلکہ یہ اللہ تعالی کی جانب سے ایک موہبت اور بخشش تھی جس سے ان دونوں پیغمبروں کو نوازا گیا تھا۔

تلاوت زبور

گذشتہ سطور میں ذکر آچکا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب گھوڑے پر زین کسنا شروع کرتے تو اس سے فارغ ہونے تک مکمل زبور کی تلاوت کرلیا کرتے تھے، تو حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ معجزہ "حرکت زبان" سے تعلق رکھتا ہے۔ گویا خدائے تعالی حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے زمانہ کو اس مدت میں ایسا سمیٹ دیتا تھا کہ عام حالت میں وہ گھنٹوں کی مقدار بن سکتا ہے یا حضرت داؤد علیہ السلام کو سرعت ادا والفاظ کی اس درجہ قوت عطا کردی گئی تھی کہ دوسرا شخص جس کلام کو گھنٹوں میں ادا کرے، حضرت داؤد علیہ السلام اس کو بخاری کی نقل کردہ روایت کے مطابق مختصر وقت میں ادا کرنے پر قدرت رکھتے تھے اور یہ تو آج بھی مسلم ہے کہ سرعت حرکت کے لئے کوئی حد معین نہیں کی جاسکتی۔

حضرت داؤد علیہ السلام اور دو اہم تفسیری مقام

حضرت داؤد علیہ السلام کے واقعہ میں دو اہم مقام ایسے ہیں جو اپنی حقیقت کے اعتبار سے بھی اور مفسرین کے تفسیری مباحث کے لحاظ سے بھی اہم شمار ہوتے ہیں اور پہلا مقام اگرچہ اختلافی نہیں ہے مگر دوسرا مقام معرکۃ الآراء بن گیا ہے اور اہل علم کی موشگافیوں نے اس کو کچھ سے کچھ بنادیا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس حقیقت کو آشکارا کیا جائے اور باطل اوہام ومزعومات کو ادلہ وبراہین کی روشنی میں رد کیا جائے۔

☆......☆......☆

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں

مشعل

ترجمہ: کتاب الجہاد...... صحیح بخاری

حدیث ۳۶۷: ذمیوں کی سفارش اور ان سے معاملہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جمعرات کا دن! کیا ہے، جمعرات کا دن! اس کے بعد وہ اس قدر روئے کہ آنسوؤں سے زمین کی کنکریاں تر ہوگئیں۔ پھر کہنے لگے کہ جمعرات کے دن رسول اللہ ﷺ کی بیماری زیادہ ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس لکھنے کے لیے کچھ لاؤ تاکہ میں تمہیں ایک تحریر لکھوادوں، تم اس کے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ لیکن لوگوں نے اختلاف کیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس جھگڑنا مناسب نہیں۔ پھر لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ تو جدائی کی باتیں کررہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم مجھے بلا رہے ہو اور آپ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت تین باتوں کی وصیت فرمائی:

مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا اور قاصدوں کو اسی طرح انعام دینا جس طرح میں دیتا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ میں تیسری بات بھول گیا ہوں۔

مغیرہ بن عبدالرحمن نے جزیرۂ عرب کے متعلق فرمایا کہ وہ مکہ، مدینہ، یمامہ اور یمن ہے۔ ان کے شاگرد یعقوب نے کہا: اور مقام عرج جہاں سے تہامہ شروع ہوتا ہے۔

حدیث ۳۶۸: وفود کی آمد پر خود کو آراستہ کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی جوڑا بازار میں فروخت ہوتا پایا تو وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ﷺ یہ جوڑا خرید لیں تاکہ عید اور وفود کی آمد پر اسے زیب تن کیا کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ لباس تو ان لوگوں کے لیے ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ یا (فرمایا): یہ تو وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر اللہ تعالی نے جتنے دن چاہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش رہے آخر ایک دن نبی کریم ﷺ نے ایک ریشمی جبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا تھا یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا یا اسے وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے اسے میری طرف ارسال فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے فروخت کردو۔ یا (فرمایا) اس سے اپنی کوئی اور ضرورت پوری کرلو۔

حدیث ۳۶۹: بچوں پر اسلام کیسے پیش کیا جائے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، ابن صیاد کی طرف گئی۔ آخر بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس اسے بچوں کے ہمراہ کھیلتے ہوئے پایا۔ اس وقت وہ قریب البلوغ تھا۔ اسے آپ ﷺ کی آمد کا کچھ علم نہ ہوا حتی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کی پشت پر مارا پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالی کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا: ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ ان پڑھ لوگوں کے رسول ہیں؟ پھر ابن صیاد نے نبی کریم ﷺ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں بھی اللہ کا رسول ہوں؟ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تو اللہ اور اس کے سچے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا نظر آتا ہے؟ ابن صیاد نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تجھ پر حقیقت حال مشتبہ ہوگئی ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اس سے کہا: میں نے تیرے لیے اپنے دل میں ایک بات سوچی ہے (بتا وہ کیا ہے؟) ابن صیاد نے کہا: وہ درخ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ذلیل اور کم بخت! تو اپنی حیثیت سے آگے نہیں بڑھ سکے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن ماردوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر ہرگز مسلط نہیں ہوسکتے اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کے قتل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔

☆......☆......☆

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن والقلم وما یسطرون (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY
ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	5 تا 11 رجب المرجب 1437ھ بمطابق 15 تا 21 اپریل 2016ء	22

اللّٰھم

حساب میں آسانی کی دعا

اللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ
حِسَابًا یَّسِیْرًا

ترجمہ:
اے اللہ میرے حساب
کو آسان کرنا۔

مقبوضہ کشمیر: 2 مجاہدین کے جنازے، 90 ہزار افراد کی شرکت

جھڑپ میں 4 بھارتی فوجی ہلاک

مجاہدین اور قابض فورسز کے درمیان طویل خونریز جھڑپ ہوئی جو دوسرے دن تک جاری رہی، 3 شدید زخمی اہلکار تشویشناک حالت میں ہسپتال منتقل

جنازوں میں شامل گاڑیوں پر پاکستانی پرچم نصب تھے، مقامی میڈیا، تدفین کے موقع پر مظاہرین اور فورسز میں تصادم، پولیس گاڑی نذر آتش

سرینگر میں ٹیکنالوجی یونیورسٹی کیمپس میں بھارتی پرچم نہ لہرانے دینے پر ہنگامہ، کشمیری طلبہ پر تشدد، 12 زخمی، یونیورسٹی 4 دن کے لئے بند، متعدد گرفتاریاں

قابض فوج کی وحشیانہ کارروائیاں جاری، 2 کشمیری خواتین کو اغواء کے بعد شہید کر دیا، شوپیاں اور بھدرواہ میں گولیوں سے چھلنی لاشیں برآمد

سرینگر (مانیٹرنگ ڈیسک) کپواڑہ میں مجاہدین اور قابض فورسز کے درمیان طویل خونریز جھڑپ ہوئی جو دوسرے دن تک جاری رہی، مختلف جھڑپوں میں مجاہدین نے 4 بھارتی فوجیوں کو جہنم رسید کیا جبکہ 2 مجاہدین نے شہادت کو گلے لگایا۔ کپواڑہ میں جھڑپ کے دوران شہید ہونے والے 2 مجاہدین کے جنازے میں 90 ہزار افراد نے شرکت کی۔ تدفین کے موقع پر مظاہرین اور قابض فورسز کے درمیان جھڑپیں ہوئیں، مظاہرین نے پولیس گاڑی نذر آتش کر دی جبکہ جھڑپوں میں متعدد افراد زخمی بھی ہوئے۔ مقامی میڈیا کے مطابق جنازے میں شامل گاڑیوں پر پاکستانی پرچم نصب تھے اور ہزاروں کا مجمع بھارتی مظالم کے خلاف اور پاکستان کے حق میں نعرے لگاتا رہا۔ ادھر قابض فوج نے اپنی وحشیانہ کارروائیوں کے دوران 2 کشمیری خواتین کو اغوا کر کے شہید کر دیا اور شوپیاں اور بھدرواہ میں گولیوں سے ان کی چھلنی لاشیں برآمد ہوئیں۔ تفصیلات کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے سرحدی ضلع کپواڑہ میں مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپ دوسرے روز بھی جاری رہی، جس میں بھارتی فوج نے مزید دو مجاہدین کو شہید کیا جبکہ مجاہدین سے جھڑپ میں تین اہلکار ہلاک ہوئے اور تین زخمی ہوئے جنہیں تشویشناک حالت میں فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے سری نگر منتقل کر دیا گیا۔ کپواڑہ میں مجاہدین اور (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

مقبوضہ بیت المقدس: 400 بچوں سمیت 7 ہزار فلسطینی صہیونی حراستی مراکز میں قید

کفر قدوم میں یہودی قبضے کے خلاف مظاہرہ، آنسو گیس کی شیلنگ، متعدد فلسطینی زخمی، رام اللہ میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے نوعمر فلسطینی لڑکا زخمی

اسرائیلی جیلوں میں فلسطینی بچوں سے بیگار لینے اور عام قیدیوں کی طرح مظالم کا انکشاف، مغربی کنارے میں ناکے لگا کر 6 نوجوانوں کو گرفتار کر لیا

ریتلے طوفان سے اسرائیلی فوجیوں کے خیمے اکھڑ گئے، صہیونی دہشتگرد فوجیوں کی غزہ میں کھدائی مشینوں اور بلڈوزروں کے ہمراہ دراندازی، 50 میٹر تک کھدائی

غزہ، بیت المقدس (مانیٹرنگ ڈیسک) 400 بچوں سمیت 7 ہزار فلسطینی شہری صہیونی حراستی مراکز میں قید ہیں جن میں خواتین اور بچوں کی بڑی تعداد بھی شامل ہیں، کم عمر اسیران پر بھی عام قیدیوں کی طرح مظالم ڈھائے جاتے ہیں دوسری جانب اسرائیلی قبضے کے خلاف مظاہرے کے دوران فورسز کی مظاہرین پر آنسو گیس کی شیلنگ سے متعدد افراد زخمی ہو گئے، رام اللہ میں اسرائیلی فوجیوں کی فائرنگ سے نوعمر (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

امریکا میں طوفانی بارشوں نے تباہی مچا دی، 55 گھر تباہ

جارجیا (نیٹ نیوز) شدید طوفان نے امریکی ریاست فلوریڈا اور جارجیا کے متعدد علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، 55 مکان تباہ ہو گئے، تیز ہوا اور بارش سے بجلی کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا، بجلی کی تاریں زمین پر گر گئیں جس سے کئی علاقے اندھیرے میں ڈوب گئے۔ طوفانی بارشوں کے باعث علاقے کی سڑکیں تالاب کا منظر پیش کرنے لگیں، تیز ہواؤں سے درخت زمین سے اکھڑ گئے (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

یورپ میں عیسائیوں کو مسلمانوں سے لڑانے کی قادیانی سازش

میڈیا کی ملی بھگت سے پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ ایسٹر کی مبارکباد دینے پر گلاسکو میں اسد شاہ کو پاکستانی نوجوان نے قتل کیا

"نئے نبی" کا دعویدار ملعون اسد شاہ پیدائشی قادیانی تھا، 1998 کو اسکاٹ لینڈ منتقل ہوا، گلاسکو کے مسلمانوں کے تاثرات

گلاسکو (انٹرنیشنل ڈیسک) گلاسکو پاکستانی نوجوان کے ہاتھوں جھوٹے نبی کی ہلاکت کے بعد قادیانیوں اور یورپی میڈیا کی جانب سے مقتول قادیانی مرتی اسد شاہ کی ہلاکت کو غلط رنگ دیکر عیسائیوں کو مسلمانوں سے لڑانے کی سازشیں عروج پر پہنچ گئی ہیں۔ مغربی میڈیا دعویٰ کر رہا ہے کہ انتہاپسند ٹیکسی ڈرائیور تنویر احمد نے عیسائیوں کے تہوار "ایسٹر" کی مبارکباد دینے پر مقتول کو اسد شاہ کو چھریوں کے پے در پے وار کر کے ہلاک کر دیا ہے۔ لیکن یہ بات سرے سے غلط ہے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 2)

پکتیکا اور ننگرہار میں امریکی ڈرون حملوں میں 20 افراد شہید، ارزگان میں مزید 22 اہلکاروں نے طالبان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے، مجاہدین کے حملوں میں 12 رینجرز گاڑیاں، 6 ٹینک تباہ

جان کیری کی افغانستان آمد: کابل دھماکوں سے گونج اٹھا، فوجی بس پر فدائی یلغار

125 فوجی اور پولیس اہلکار ہلاک

جلال آباد میں فدائی بمبار نے زیر تربیت اہلکاروں کو لے جانے والی بس کے قریب پہنچ کر خود کو دھماکے سے اڑا لیا، 12 اہلکار موقع پر دم توڑ گئے، 35 سے زائد زخمی ہو گئے، غزنی میں 7 اہلکار کام آئے

سمنگان، کاپیسا اور تخار قندوز میں مجاہدین نے 4 فوجی چوکیاں فتح کر لیں، کمانڈر سمیت 20 اہلکار اسلحہ چھوڑ کر فرار، 15 مارے گئے، شکر شیلہ میں فوجی کاروان پر مجاہدین نے دھاوا بول دیا گیا، 25 ہلاک

قندھار میں پولیس ہیڈکوارٹر پر فدائی حملے میں 7 اہلکار نشانہ بنے، ہرات میں طالبان اور فورسز میں لڑائی، 2 رینجرز گاڑیاں تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ 6 فوجی بھی ٹھکانے لگا دیئے گئے، میوند میں 2 ٹینک تباہ

دشت آرچی میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ کے دوران کمانڈوز ہلاک، پل عالم شہر گھات لگا کر مجاہدین کا فوجی گاڑی پر حملہ، 8 ہلاک، متعدد زخمی، سید خیل میں فوجی رینجر گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ

کابل (مانیٹرنگ ڈیسک) افغانستان میں طالبان کے کٹھ پتلی فورسز اور اس کے اتحادیوں پر وسیع حملوں کا سلسلہ جاری، روس بننے میں طالبان نے مختلف فدائی حملوں، بارودی سرنگ دھماکوں میں 125 فوجی اور پولیس اہلکاروں کو ٹھکانے لگا دیا جبکہ ڈرون حملوں میں 20 افراد شہید ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق امریکی ... (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

مرکز عثمانؓ و علیؓ میں پندرہ روزہ دورہ اساسیہ شروع ہو گیا

دینی فہم کے اس کورس میں مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے 35 افراد شریک ہیں

ہر عاقل بالغ کورس میں شرکت کر سکتا ہے، اب تک ہزاروں افراد مستفید ہو چکے

بہاولپور (القلم نیوز) دین کی تعلیم و تفہیم پر مشتمل آسان اور مختصر ترین پندرہ روزہ کورس بنام دورہ اساسیہ جو ہر مہینے مرکز عثمان وعلی میں پڑھایا جاتا ہے اسی سلسلے میں اس ماہ کا یہ کورس بھی مرکز شریف میں شروع ہو چکا ہے جس میں شریک افراد کی تعداد 35 ہے جو مختلف علاقوں سے دینی کی بنیادی تعلیم حاصل کرنے یہاں آئے ہیں اور ان سب کا تعلق مختلف پیشوں سے ہے اور سب کی عمریں بھی مختلف ہیں کیوں کہ اس (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

جنگی جنون، بھارت امریکا سے 40 مسلح ڈرون خریدیگا

پریڈیٹر اور ریپر جاسوسی اور مسلح حملوں میں سہولت دینگے، پاکستان کیخلاف استعمال

بھارت پہلے بھی وادی کے پہاڑی علاقے میں نگرانی کیلئے اسرائیل سے ڈرونز حاصل کر چکا

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارت نے امریکا سے 40 مسلح ڈرون طیارے خریدنے کے لئے واشنگٹن سے بات چیت شروع کر دی، یہ ممکنہ طور پر پہلا موقع ہے جب نئی دہلی نے امریکا سے مسلح ڈرون لینے کی جانب اقدام اٹھایا ہے جس پر پاکستان کی جانب سے بھی شدید تحفظات کا اظہار کیا جا سکتا ہے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

"را" ایجنٹ کل بھوشن کی گرفتاری کے بعد بھارت کی آبی دہشتگردی کا خطرہ

بھارت چناب نگر کا پانی سٹور کر رہا ہے، جون میں 8 لاکھ کیوسک کا ریلہ چھوڑ کر جھنگ، ملتان اور مظفر گڑھ میں تباہی پھیلا سکتا ہے

پاکستانی دریاؤں کا پانی چرانے کی کوشش بھی کر چکا، آبی ماہرین، سیلاب سے نمٹنے کیلئے بیراجوں کی اپ گریڈیشن کا فیصلہ

بہاولپور (نیٹ نیوز) "را" کے ایجنٹ کی گرفتاری کے بعد بھارت کی جانب سے آبی دہشت گردی کا خطرہ ہے۔ آبی ماہرین کے مطابق بھارت گزشتہ کئی ماہ سے دریائے چناب کا سیلابی ریلہ دریائے چناب میں چھوڑ کر جھنگ، ملتان اور مظفر گڑھ میں تباہی پھیلا سکتا ہے۔ معروف آبی ماہر حافظ ظہور الحسن ڈاہر کے مطابق بھارت کا یہ متوقع آبی حملہ "را" کے ایجنٹ (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

پشاور، مدرسہ سنان بن سلمہ میں جاری دورہ تربیہ اختتام پذیر

خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع سے 310 افراد روحانی مجلس سے مستفید ہوئے

پشاور (القلم نیوز) پشاور میں مدرسہ سنان بن سلمہ میں جاری دورہ تربیہ شاندار طریقے سے اختتام پذیر ہو گیا، اس روحانی مجلس میں 310 افراد شریک ہو کر مستفید ہوئے۔ دورہ تربیہ خیبر پختونخوا کے مقبول ترین اصلاحی و تربیتی نصاب و نظام میں شمار ہونے لگا ہے۔ اس دورے میں پورے سات دن ساتھی ذکر، تلاوت اور عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ مختلف علماء کرام کے اصلاحی بیانات ہوتے ہیں۔

مسئلہ کشمیر کے حل تک خطے میں عدم استحکام کی صورتحال برقرار رہے گی

بھارت جب تک کشمیر کی متنازعہ حیثیت تسلیم نہیں کرتا، مذاکراتی عمل محض ایک مشغلہ اور وقت گزاری مانا جائیگا

بھارتی رویہ کے باعث پاکستان کی جانب سے مذاکرات معطل کرنے کے اعلان پر حیرت نہیں ہوئی، حریت چیئرمین

سرینگر (آن لائن) کل جماعتی حریت کانفرنس گیلانی گروپ کے چیئرمین سید علی گیلانی نے کہا ہے کہ پاکستان کی جانب سے بھارت کے ساتھ مذاکرات معطل کرنے کے اعلان پر کوئی حیرت نہیں ہوئی کیونکہ اس حوالے سے بھارتی رویہ کسی قسم کی لچک اور سنجیدگی پر مبنی نہیں تھا۔ اپنے ایک بیان (باقی صفحہ 6 نمبر 20)

عراق، گزشتہ برس اغواء کیے 28 افراد سے 2 مغوی رہا

رہا ہونے والوں میں ایک پاکستانی اور ایک قطری شامل، فائرنگ سے 2 پولیس اہلکار زخمی

بغداد (مانیٹرنگ ڈیسک) عراق میں گزشتہ برس اغواء کیے گئے 28 افراد میں سے 2 مغویوں کو اغوا کاروں نے رہا کر دیا، رہا ہونے والے افراد میں ایک پاکستانی اور ایک قطری باشندہ شامل ہے، فائرنگ کے مختلف واقعات میں 2 پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق قطر میں اغوا کیے گئے 28 افراد میں سے قطری شاہی خاندان کے ایک رکن اور ایک پاکستانی کو رہا کر دیا گیا ہے۔ قطر کی (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

بہاولپور، دورہ تربیہ سے مسجد کا ماحول حسب سابق پرنور ہو گیا

مرکز عثمانؓ وعلیؓ میں جاری دورہ تربیہ میں 35 افراد اللہ سے رجوع وذکر میں مشغول

بہاولپور (القلم نیوز) رواں ماہ کا دوسرا دورہ تربیہ مرکز عثمان وعلی میں شروع، 32 افراد کی شرکت، معمولات اور وظائف کے مثالی نظم و نسق سے مسجد کا ماحول حسب سابق پرنور ہو گیا۔ دورہ تربیہ کے شرکاء ہمہ تن اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور ذکر و فکر میں مشغول جوان کے لیے دین و دنیا کا بہترین سرمایہ ہے۔ ان دورات کا نظم و نسق امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کا مقرر و مرتب فرمودہ ہے۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 15)

مصر میں دھماکے، 4 پولیس اہلکاروں سمیت 5 افراد

قاہرہ (نیٹ نیوز) مصر میں دو مختلف دھماکوں کے نتیجے میں کم از کم چار پولیس اہلکاروں سمیت پانچ افراد ہلاک جبکہ گیارہ زخمی ہو گئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق دونوں دھماکے صحرائے سینا کے علاقوں شیخ زویدہ اور رفاہ پولیس سٹیشن کے نزدیک ہوئے۔ دونوں دھماکے ریموٹ کنٹرول تھے۔

قندھار میں مجاہدین کے ہاتھوں تباہ ہونے والے افغان فورسز کے فوجی ٹرک سے دھواں بلند ہو رہا ہے

تلنگانہ میں شدید گرمی کی لہر، ایک ہفتے میں 66 افراد

حیدرآباد دکن، نئی دہلی (مانیٹرنگ ڈیسک) بھارتی ریاست تلنگانہ میں شدید گرمی کی لہر کے باعث ایک ہفتے میں 66 افراد ہلاک ہو گئے، ریاست میں سب سے زیادہ درجہ حرارت 43 ڈگری سینٹی (باقی صفحہ 6 نمبر 21)

الرحمت شعبہ تبلیغ کی کارگزاری

امت مسلمہ کی کامیابی جہاد میں مضمر ہے، مولانا الیاس قاسمی

مسلمان کا سر صرف اللہ کے سامنے جھکتا اور اللہ کے لیے کٹتا ہے، مفتی منصور صاحب

اصل زندگی وہی ہے جو اللہ کے ذکر میں گزرے، فکر کے بغیر دل کی دنیا ویران ہے

مفتی منصور احمد کی دعا پر عوام الناس دھاڑیں مار کر روتے رہے، 310 شرکاء کی شرکت

پشاور (القلم نیوز) امت مسلمہ کی کامیابی جہاد میں مضمر ہے، مسلمان کا سر صرف اللہ کے سامنے جھکتا اور اللہ کے لیے ہی کٹتا ہے۔ اصل (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

سانچی میں آزادی کشمیر کانفرنس کا انعقاد، 250 افراد کی شرکت

سانچی (القلم نیوز) آزادی کشمیر کانفرنس ضلع بھمبر تحصیل سانچی میں 10 اپریل کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں 250 تک مجمع تھا۔ مولانا الیاس قاسمی، مولانا مسعود الیاس کشمیری، مفتی اویس خان ایوبی صاحب کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے فرمایا کہ شہدائے کشمیر کے ساتھ خون کے آخری قطرے تک وفا کریں گے کشمیریوں کے ساتھ ہمارا رشتہ "لا الہ الا اللہ" کا ہے۔

تحصیل میلسی میں ماہانہ اجتماع کا انعقاد، 100 افراد شریک ہوئے

میلسی (القلم نیوز) تحصیل میلسی میں ماہانہ اجتماع ہوا۔ 100 کے قریب افراد شریک ہوئے۔ پہلا بیان ضلعی منتظم نے کیا جس میں عشر کے ضروری مسائل اور جہاد میں اپنا عشر دینے کی اہمیت کو قرآن سے سمجھایا گیا۔ اس کے بعد مولانا عبدالعزیز (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

جہاد کی برکت سے کفر افغانستان سے بھاگنے پر مجبور ہوا، مولانا عمار

ہم شہداء کے خون کے ہر قطرے کا حساب لیں گے، پیغام شہداء کانفرنس سے خطاب

4 ہزار افراد کی شرکت، سید مصنف شاہ نے جلسہ کے انعقاد کیلئے اہم کردار ادا کیا

شبقدر (القلم نیوز) شہداء کے خون کی برکت سے کفر افغانستان سے بھاگنے پر مجبور ہوا، ہم شہداء کے خون کے ہر قطرے کا حساب لیں گے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا عمار صاحب نے تحصیل شبقدر میں پیغام شہداء کانفرنس سے خطاب میں فرمایا۔ کانفرنس میں تقریباً 4 ہزار افراد نے شرکت کی۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

ڈی آئی خان میں تیسری سالانہ عظمت قرآن کانفرنس کا انعقاد

کفار اور منافقین ہمارے ایمان اور اسلام کے دشمن ہیں، مولانا عبدالرشید

700 افراد کی شرکت، حافظ واجد عزیز، ضرار خالد اور نصر اللہ طارق کی دستار بندی

تیسری سالانہ عظمت قرآن کانفرنس بیاد مولانا ارشد عزیز شہید بمقام میران ڈی آئی خان منعقد ہوئی۔ شرکاء کی تعداد تقریباً 700 تھی۔ استاذ المجاہدین مولانا عبدالرشید صاحب نے مفصل خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کفار، بے ایمان اور منافقین ہمارے ایمان اور اسلام کے دشمن ہیں۔ لیکن نعرہ بڑا خوش نما اور پرفریب جدید عصری تعلیم کا لگاتے ہیں۔ میکالے نے شقیق کی کہ جب تک مسلمان قرآن سے جڑا (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

کلمہ مسلمانوں اور کفار میں تفریق کرتا ہے، مفتی خلیل اللہ

صوبہ حضرت علیؓ کے ماہانہ اجتماع میں 38 خواتین اور 300 افراد نے شرکت کی

کراچی (القلم نیوز) صوبہ حضرت علیؓ ماہانہ اجتماع 10 اپریل بروز اتوار بعد نماز ظہر صوبائی مرکز رشیدیہ میں ماہانہ اجتماع ہوا۔ تلاوت کے بعد مولانا صاحب نے مجلس ذکر کرائی۔ اس کے بعد مفتی خلیل اللہ صاحب کا کلمہ، نماز اور جہاد پر بیان ہوا۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ کلمہ اسلام اور کفار میں تفریق کرتا ہے کہ کون مسلمان کا مل طور پر نبی اور صحابہ کے طریقے پر ہے اور کون نہیں۔ آخر میں نعت نظم ہوئی۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 14)

شام میں کیمیائی گیس سے حملے میں 23 افراد ہلاک ہو گئے

سو سے زائد زخمی، علاقے میں زرد رنگ کے دھوئیں کے بادل اٹھتے دکھائی دے رہے ہیں

دمشق (نیٹ نیوز) شام میں ایک کیمیائی حملے میں 23 افراد ہلاک جبکہ سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق حکام نے بتایا کہ شمال مشرقی حلب میں کیمیائی گیس سے حملہ کیا گیا زہریلی گیس کے نتیجے میں 23 افراد موقع پر ہلاک جبکہ ایک سو سے زائد زخمی ہو گئے جنہیں ہسپتال داخل کر دیا گیا۔ میڈیا پر جاری کی جانے والی ویڈیوز میں علاقے میں زرد رنگ کے دھوئیں کے بادل اٹھتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔

بھارتی ریاست کیرالہ مندر میں خوفناک آتشزدگی، 120 افراد

آگ رات ساڑھے تین بجے لگی، مندر کی عمارت گرنے سے سینکڑوں افراد ملبے تلے دب گئے

نئی دہلی (مانیٹرنگ ڈیسک) بھارتی ریاست کیرالہ کے مندر میں خوفناک آتشزدگی سے 120 افراد ہلاک اور 350 سے زائد زخمی ہو گئے۔ بھارتی ریاست کیرالہ کے ضلع کولم میں پراور پٹنگل دیوی کے مندر میں سالانہ تقریب کے موقع پر آتشزدگی کا اہتمام کیا گیا تھا اس کا بڑا حصہ آ گیا۔ آتش بازی (باقی صفحہ 6 نمبر 16)

حوثی باغیوں کیلئے بھیجا گیا ایرانی اسلحہ بحیرہ عرب میں پکڑ لیا گیا

یمن میں حوثیوں کی مدد کیلئے ایرانی کی جانب سے بھیجی گئی اسلحہ کی بھاری مقدار امریکی بحری جہازوں نے ضبط کی، ذرائع

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکی فوج نے بحیرہ عرب میں یمنی باغیوں کے لئے ایران سے بھجوائی جانے والی اسلحے کی کھیپ پکڑنے کا دعویٰ کیا ہے، امریکی فوج کے ایک بیان کے مطابق حوثی باغیوں کے لئے ایران سے بھجوائی جانے والی اسلحہ اور گولہ بارود کی بھاری کھیپ بحیرہ عرب میں موجود دو امریکی بحری جہازوں نے ضبط کر لی، یہ ... (باقی صفحہ 6 نمبر 22)

زمین کے گرد 72 خطرناک چٹانوں کی موجودگی کا انکشاف

کسی بھی وقت زمین میں داخل ہو کر تباہی مچا سکتی ہیں، 8 سیارچے زیادہ خطرناک ہیں

نیویارک (انٹرنیشنل ڈیسک) زمین کے گرد کئی چھوٹے بڑے سیارچے اور چٹانیں موجود ہیں جو کسی بھی وقت زمین میں داخل ہو کر تباہی مچا سکتی ہیں۔ ناسا نے زمین کے گرد کی اشیا کا جائزہ لینے کیلئے تحقیقاتی رپورٹ تیار کی ہے جس کے مطابق 72 ایسی چٹانیں گھوم رہی ہیں جو اگر زمین کے گرد موجود ہیں اور کسی بھی وقت زمین میں (باقی صفحہ 6 نمبر 17)

علی گیلانی کی صحت میں بہتری، مقبوضہ وادی آمد

سرینگر، نئی دہلی (نیٹ نیوز) چیئرمین حریت کانفرنس سید علی گیلانی کی صحت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے اور وہ نئی دہلی میں علاج معالجے کے سلسلے میں دو مہینے گزارنے کے بعد 6 اپریل کو واپس وادی آئے ہیں۔ حریت ترجمان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ ابھی بھی کمزوری اور نقاہت محسوس کر (باقی صفحہ 6 نمبر 23)

بشار الاسد کیلئے شام میں لڑنے والے 4 ایرانی کمانڈوز ہلاک

چاروں کو ایک ہفتہ قبل شام میں بشار الاسد کی مدد کیلئے بھیجا گیا، روس بھی اسد کا اتحادی ہے

دمشق (مانیٹرنگ ڈیسک) ایران کی طرف سے بشار الاسد کی فوج کی مدد کیلئے بھیجے جانے والے 4 اسپیشل کمانڈوز شام میں مارے گئے۔ ان کمانڈوز کو ایران نے ایک ہفتہ قبل 65 ویں بریگیڈ اور دیگر یونٹوں سے فوجی مشیر شام بھیجے تھے۔ تفصیلات کے مطابق ایران شام میں بشار الاسد کی فوج کیلئے نہ صرف اپنی فوج بھیج کر مدد کر رہا ہے بلکہ معاشی طور پر بھی شامی صدر کی مدد کر رہا ہے۔ روس اور ایران بشار الاسد کے اتحادی ہیں۔ ایران کے ساتھ ساتھ روس نے بھی شام میں فوجی کارروائیاں کی ہیں۔

ممبئی دھماکوں کے الزام میں مزمل انصاری کو عمر قید کی سزا

ممبئی (نیٹ نیوز) بھارتی عدالت نے ممبئی دھماکوں کے الزام میں مزمل انصاری کو عمر قید کی سزا سنا دی جبکہ دیگر تین ملزمان کو دس سال قید سزا سنادی گئی۔ بھارتی میڈیا کے مطابق خصوصی عدالت نے ممبئی دھماکوں کے کیس میں مزمل انصاری کو عمر قید کی سزا دی ہے جبکہ تین ملزمان ثاقب، عاطف ملا اور حبیب ملا (باقی صفحہ 6 نمبر 18)

سوڈان، دہشتگردی کے الزام میں 22 شہریوں کو سزائے موت

خرطوم (نیٹ نیوز) سوڈان کی عدالت نے دہشت گردی کے الزام میں 22 شہریوں کو سزائے موت سنادی۔ تفصیلات کے مطابق سرکاری وکلاء کے سربراہ ماہ جوب عبداللہ نے بتایا کہ خرطوم (باقی صفحہ 6 نمبر 19)

دمشق، حکومت مخالفین کا شامی پائلٹ کو حراست میں لینے کا دعویٰ

دمشق (نیٹ نیوز) حکومت مخالفین نے شامی پائلٹ کو حراست میں لینے کا دعویٰ کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق اس پائلٹ کے جنگی جہاز کو حلب کے قریب نشانہ بنایا گیا تھا تاہم وہ پیراشوٹ کی مدد سے چھلانگ لگانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ بعد ازاں النصرہ فرنٹ کے ارکان نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا! بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ حجامہ ہے۔ (بخاری)

السنۃ الحجامۃ مطب

الرحمت ٹرسٹ

کیا آپ بیمار ہیں؟ دواؤں کے استعمال سے تنگ آ چکے ہیں؟ تو آئیے! حجامہ کروائیے

نظر بد | کینسر | ہیپاٹائٹس | بلڈ پریشر | فالج | جوڑوں کے امراض
سر کا درد | آدھے سر کا درد | امراض معدہ | عرق النساء | اعصابی کھچاؤ | شوگر
جسم کے دفاعی نظام کے امراض | نفسیاتی امراض | برص کی بیماری | الرجی | خارش
اور دیگر موذی امراض کا علاج بھی ہے اور ان سے بچاؤ کا ذریعہ بھی

آپ بھی انتہائی کم معاوضے میں فائدہ اٹھائیے
فی پوائنٹ 60 روپے

حدیث کی رو سے "حجامہ" سحر کا بھی علاج ہے

یہ علاج بھی ہے اور سنت بھی، ترقی بھی، شفا بھی

مقامی رابطہ
0321-6381413
0332-9440101
0321-6315285
0321-8719133

www.alqalamonline.com
القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون وفیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

چائنا کا ویٹو......انڈیا کی ایک اور ذلت آمیز شکست

گزشتہ دنوں انڈیا نے اقوام متحدہ میں مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کا نام دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کرانے کی درخواست دائر کی۔ اس کا مقصد انڈیا کے اپنے مفادات بھی تھے اور پاکستان کو خطرناک دلدل میں دھنسانا بھی تھا کیوں کہ اگر ایسا ہو جاتا تو یہ بات مولانا محمد مسعود ازہر سے زیادہ خود ملک پاکستان کے لیے نقصان دہ تھا اور اس طرح انڈیا اور دیگر پاکستان دشمن طاقتوں کو پاکستان پر حسب منشا دباؤ بڑھانے کا موقع مل جاتا اور دہشت گردی کے الزام میں گھرا ہوا پاکستان دہشت گردی کے نئے دباؤ کا شکار ہو جاتا جو پاکستان کے لیے کسی بھی صورت قابل برداشت نہیں ہے۔

لیکن بھارت کو اس وقت ذلت کا سامنا کرنا پڑا جب اس کی پیش کی گئی قرارداد کو چین نے ناکافی سمجھتے ہوئے رد کر دیا اور یوں بھارت کے ارمانوں پر پانی پھر گیا۔ چنانچہ اس کے بعد سے انڈیا اور وہاں کا میڈیا مولانا محمد مسعود ازہر صاحب کے خلاف زہر اگلنے میں لگا ہوا ہے، اور مسلسل ان کے جہادی اور کشمیریوں کے حق میں دیے گئے بیانات کو نشر کر کے یہ تاثر دے رہا ہے کہ وہ ایک دہشت گرد اور انڈیا مخالف شخص ہے اور ایسا شخص انڈیا کے لیے خطرے کی علامت ہے اور اس سے انڈیا کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے۔ بھارت کے لیے اولاً تو یہی شرمناک سی بات ہے کہ وہ ایک نہتے شخص کو ایٹمی قوت ہونے کے باوجود اپنے لیے اور اپنی سلامتی کے لیے خطرہ سمجھتا ہے۔ دیکھا جائے تو اس میں اصل بات یہ نہیں کہ مولانا کی شخصیت کوئی ماورائی طاقت رکھتی ہے بلکہ اس کی بنیادی وجہ متنازع مسائل میں خود بھارت کی انتہائی کمزور پوزیشن اور اس کے مقابلے میں مولانا جس موقف کے علمبردار ہیں وہ اخلاقی وقانونی طور پر انتہائی مضبوط اور بھارت کے لیے شرمندگی کا باعث ہے۔ چنانچہ مولانا کے موقف کی یہی اخلاقی وقانونی وتاریخی برتری ہے جس سے خوف زدہ ہو کر انڈیا اور وہاں کا میڈیا مولانا مسعود ازہر صاحب کو اپنے لیے خطرے کی علامت سمجھتا ہے اور جب تک بھارت اپنے کمزور اخلاقی وقانونی موقف پر قائم رہے گا تو وہ اسی طرح مولانا اور ان جیسی شخصیات اور ان کی دعوت کو اپنے لیے خطرہ سمجھتا رہے گا۔

دوسری طرف انڈیا اور وہاں کا میڈیا "چین" کے خلاف بھی خوب جھاگ اڑا رہا ہے اور اس قضیے کو لے کر چین پر مختلف الزامات لگائے جا رہے ہیں اور اسے بھارت مخالف اور بھارت دشمن باور کرایا جا رہا ہے۔ خبر کی تفصیلات کے مطابق "بھارت کی طرف سے پیش کردہ درخواست کی ڈیڈ لائن سے محض چند گھنٹے قبل چین نے اقوام متحدہ کی کمیٹی میں ہندوستانی قرارداد کو ویٹو کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق ہندوستان نے درخواست کے ساتھ جیش محمد اور مولانا محمد مسعود ازہر کے پٹھان کوٹ ایئر بیس حملے میں ملوث ہونے کے غیر واضح شواہد بھی پیش کیے تھے۔ ہندوستان نے درخواست میں موقف اختیار کیا تھا کہ مسعود ازہر کا نام دہشت گردوں کی فہرست میں نہ ڈالے جانے تک جنوبی ایشیائی ممالک کو اس دہشت گرد گروپ سے خطرہ رہے گا۔ واضح رہے کہ رواں سال 2 جنوری کو پٹھان کوٹ حملے کے بعد ہندوستانی وزارت خارجہ کی جانب سے فروری میں اقوام متحدہ کی کمیٹی کو مولانا محمد مسعود ازہر کا نام دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ یاد رہے کہ اقوام متحدہ کی جانب سے جیش محمد کو 2001 میں کالعدم قرار دیا گیا تھا، تاہم ممبئی حملوں کے بعد بھی چین مولانا محمد مسعود ازہر کا نام اقوام متحدہ کی دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کرنے کی ہندوستانی قرارداد کو ویٹو کر چکا ہے۔"

اس تمام صورتحال میں بھارت کا واویلا کرنا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن پاکستان کا اس بارے میں خاموش رویہ اختیار کرنا اور اس پر کوئی بھی تبصرہ نہ کرنا انتہائی حیرت انگیز ہے گویا اس معاملے سے اس کا کوئی تعلق نہیں، جبکہ پاکستان اس معاملے میں اہم فریق کی حیثیت رکھتا ہے۔ اب نہ معلوم پاکستان کی اس پر خاموشی کو رضامندی سمجھا جائے یا ناراضی؟

نیز اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ دہشت گردی کے نام سے بھارت پاکستان کو پھنسانے کے لیے کوشاں ہے، جس کا خود پاکستان کو ادراک کرنا ہوگا اور بھارت دوستی کے نام پر جو جال پھیلا رہا ہے ان سے بچ کر رہنا ہوگا اور اپنے حقیقی دوستوں اور دشمنوں کو پہچاننا ہوگا!

میڈیا کی حقیقت (1)

مرابط
محمد فاروق صدیقی

ہر دور میں ٹرینڈ بدلتے جاتے ہیں، الیکٹرانک میڈیا کا شروع کا دور ایسا تھا کہ ہر ایک اسے کوئی فرشتہ ہی سمجھ بیٹھا تھا جو دنیا بھر کی باتیں دن رات سناتا ہے۔ لیکن موجودہ وقت میں یہ ٹرینڈ ایک بار پھر بدلتا دکھائی دے رہا ہے۔ دنیا بھر کے لوگوں کا اعتماد میڈیا پر سے ختم ہوتا جا رہا ہے اور اگر ہم میڈیا پر لوگوں کے اعتماد کا تصور مغربی ممالک خاص طور پر امریکہ کی حدود میں دیکھیں تو یہ اعتماد دن بہ دن منفی سمت میں سفر کر رہا ہے۔ پاکستان اور دیگر بعض ایشیائی ممالک میں یہ اعتماد صرف الیکٹرانک میڈیا کی حد تک ہی کم ہوا ہے جب کہ پرنٹ میڈیا پر ان ممالک کی عوام اب بھی بھروسہ کرنے کو تیار ہیں۔

ڈیلی لاس اینجلس ٹائمز کے جولائی 1999ء میں کروائے گئے سروے ہی کو دیکھ لیا جائے تو یہ حقیقت آشکارہ ہو جاتی ہے کہ 70 فیصد امریکیوں کا کہنا ہے کہ امریکی میڈیا دولت مندوں اور اہل ثروت کے اثر ونفوذ کی حمایت کرتا ہے اس میں خود امریکی حکومت بھی شامل ہے۔ 70 فیصد ہی امریکیوں کا کہنا ہے کہ امریکی میڈیا کی خبروں میں عدم توازن اور جانب داری پائی جاتی ہے۔ 60 فیصد امریکی فحاشی اور عریانی سے متعلق خبروں اور تصویروں اور کہانیوں کو پسند نہیں کرتے۔ 54 فیصد امریکیوں کا کہنا کہ ہے ذرائع ابلاغ کی خبریں فرضی اور من گھڑت ہوتی ہیں۔

امریکہ میں میڈیا پر سے ختم ہونے والے اعتماد کے ساتھ ہی ایک رپورٹ "عالمی میڈیا پر کنٹرول کس کا" نے بھی خوب تہلکہ مچایا اور امریکی عوام کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ ان تک آنے والی تمام خبروں اور تجزیوں کے پیچھے ایک ہی طرح کی لابی موجود ہے۔ امریکہ ہی کیا اب تو یہ بات ساری دنیا جانتی ہے کہ امریکی حکومت اور وائٹ ہاؤس کی حیثیت کسی ڈمی سے کم نہیں جس کو اپنی انگلیوں پر نچانے والا ذہن خاص یہودی ہے جو نہ صرف امریکی حکومتوں کو کنٹرول کرتا ہے بلکہ وہاں کے میڈیا اور شوبز بھی انہیں کے قبضہ میں ہے۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ "امریکہ میں آپ خدا پر نکتہ چینی تو کر سکتے ہیں مگر اسرائیل پر نہیں"۔

کہنے کو مسلمانوں کا تو ورثہ ہی علم وہنر پہنچی ہے لیکن نااہل حکمرانوں اور اپنی غفلتوں کی وجہ سے آج دنیا کی ہر مشہور کمپنی، ہر مشہور برانڈ پر یہود کی ملکیت ہے جبکہ مسلمان آپس کے جھگڑوں میں مصروف۔ دنیا کے مشہور برانڈز کے مالکان خاص یہود ہیں جو اپنی کمائی سے اسرائیل کو مظبوط کرنے اور آنے والے مسیح الدجال کے لئے راہ ہموار کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ چاہے پولو کا مالک رالف لورین، اسٹاربکس کا مالک ہوارڈ شولٹز، گوگل کا مالک سرجی برین، ڈیل کمپنی کا مالک مائیکل ڈیل ہو یا کوئی اور۔ یہی نہیں بلکہ عالمی سیاست پر اپنی گرفت مظبوط کرنے کے لئے بھی سابق امریکی وزیر خزانہ روبرٹ روبین، امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر، رچارڈ لیوین، ایلان جرینزپان، سابق امریکی وزیر خارجہ میڈلین البرایٹ، ڈیویڈ مارشل سنگاپور کا وزیر اعظم، یوگینی بریماکوف سابق روسی وزیر اعظم، پیر مینڈس فرانس کا وزیر اعظم، بیری گولڈ واٹر امریکی سیاستدان، جورج سمپایو پرتگال کا صدر، ہرب گرے کینیڈین نائب صدر، آیزک آیزک آسٹریلیا کا صدر، مائیکل ہوارڈ برطانوی وزیر مملکت، آسٹریلوی چانسلر بروڈ کریسکی سمیت متعدد یہودی سیاستدان عالمی سیاست پر قابض رہے ہیں۔

عالمی میڈیا پر نظر دوڑائیں تو سی این این میں وولف بلیٹزر، واشنگٹن پوسٹ میں یوجین میئر، نیویارک ٹائمز میں جوزف لیلیفیڈ، اے بی سی نیوز کے بربارا والٹرز، واشنگٹن پوسٹ کی کیتھرین گراہم، نیویارک ٹائمز کی میکس فرینکل سمیت متعدد بڑے نام یہودی ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کس طرح 1898ء میں سوئٹزرلینڈ کے شہر بال میں 300 یہودی دانشوروں، مفکروں، فلسفیوں نے ہرٹزل کی قیادت میں جمع ہو کر پوری دنیا پر حکمرانی کا منصوبہ تیار کیا۔ یہ منصوبہ 19 پروٹوکولز (The Zionist Protocols) کے نام سے تیار کیا گیا جو کہ اب مختلف زبانوں میں ترجمے کے ساتھ موجود ہے۔ اس دستاویز میں جہاں اور بہت سی باتوں پر زور دیا گیا وہیں ذرائع ابلاغ پر مکمل قبضہ کا منصوبہ بھی پیش پیش تھا۔ اس منصوبے کی بارہویں دستاویز میں درج باتوں میں سے چند پر نظر ڈالتے ہیں:

"اگر ہم (یہودی) پوری دنیا پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے سونے کے ذخائر پر قبضے کو مرکزی اور بنیادی اہمیت دیتے ہیں تو ذرائع ابلاغ بھی ہمارے مقاصد کے حصول کے لئے دوسرا اہم درجہ رکھتے ہیں۔ ہم میڈیا کے سرکش گھوڑے پر سوار ہو کر اس کی باگ کو اپنے قبضے میں رکھیں گے۔ ہم ایسا قانون بنائیں گے کہ کسی ناشر اور پریس والے کے لئے یہ ناممکن ہوگا کہ وہ پیشگی اجازت لئے بغیر کوئی چیز چھاپ سکے۔ اس طرح ہم اپنے خلاف کسی بھی سازش یا معاندانہ پروپیگنڈے سے باخبر ہو جائیں گے، ہم ایسے اخبارات کی سرپرستی کریں گے جو انتشار و بے راہ روی اور جنسی و اخلاقی انارکی پھیلائیں گے اور استبدادی حکومتوں اور مطلق العنان حکمرانوں کی مدافعت اور حمایت کریں گے۔ ہمارے اخبارات و رسائل ہندوں کے معبود وشنو کی طرح ہوں گے، جس کے سینکڑوں ہاتھ ہوتے ہیں، ہمارے پریس کا یہ بنیادی کام ہوگا کہ وہ مختلف موضوعات اور کالموں کے ذریعے رائے عامہ کی نبض پر ہاتھ رکھیں گے۔ ہم یہودی ایسے نیٹ ورک مالکان کی ہمت افزائی کریں گے جو بدکردار ہوں اور ان کا مجرمانہ ریکارڈ ہو۔ ہمارا یہی معاملہ بدعنوان سیاست دانوں، لیڈروں اور مطلق العنان حکمرانوں کے ساتھ ہوگا، جن کی ہم خوب تشہیر کریں گے، ان کو دنیا کے سامنے ہیرو بنا کر پیش کریں گے۔ ہم (یہودی) ذرائع ابلاغ کو خبر رساں ایجنسیوں کے زیر کنٹرول رکھ کر دنیا کو جو کچھ دکھانا چاہتے ہیں، وہی دنیا کو دیکھنا ہوگا۔"

یہاں ذکر کی گئی بات: ہماری اجازت کے بغیر کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ خبر کسی سماج تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ہم خبر رساں ایجنسیاں قائم کریں گے۔ اس کی روشنی میں یہودیوں نے اپنا آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا اور خبر رساں ایجنسیاں قائم کیں، جن میں سے ہم صرف دو کا یہاں ذکر کریں گے:

رائٹر:

رائٹر ایک عالمی شہرت یافتہ ادارہ ہے جس کی خبروں پر دنیا کے تمام ٹی وی اور اخبارات مکمل بھروسا رکھتے ہیں۔ BBC، وائس آف امریکہ، ریڈیو مونٹ کارلو بھی اس سے 90 فیصد خبریں حاصل کرتے ہیں۔ اس خبر رساں ایجنسی کا بانی موسس جولیس ایک یہودی ہے۔ 1857 میں رائٹر ایجنسی کے مالک کو برطانوی شہریت دے دی گئی اور ایک بڑے خطاب سے ملکہ برطانیہ نے اس کو سرفراز کیا۔ اس کے نصف سے زائد لوگ دنیا کے مختلف ممالک میں کام کرتے ہیں اور ایک سو پچاس ملکوں کو پندرہ لاکھ الفاظ پر مشتمل خبریں اور مضامین بھیجتے ہیں۔

(جاری ہے)

حوروں کا دلہا......زرمحمد شہیدؒ

بال الحیاۃ
حبیب الحق

وہ دسمبر 2000ء کی ایک یخ بستہ رات تھی ہم چند ساتھی اپنے جیش محمدؐ کے علاقائی دفتر میں بیٹھے حضرت امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ کا بابری مسجد والا بیان سن رہے تھے کہ اتنے میں ایک نوجوان جسکی عمر غالباً 17 یا 18 سال کی ہوگی ہمارے دفتر کے سامنے سے گزرتے ہوئے اچانک رک گیا۔ چند منٹ بعد وہ دفتر میں داخل ہو کر ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ اسکی آنکھیں نشہ کرنے کی وجہ سے مرجھائی ہوئی تھی غالباً وہ اس وقت بھی نشے کی حالت میں تھا۔ بہر حال میں بھی اسکو خاموشی سے دیکھتا رہا۔ دوسری طرف امیر المجاہدین حفظہ اللہ بابری مسجد کا رونا رو رہے تھے، مسلمانوں کی غیرت کو جھنجھوڑ رہے تھے۔ کشمیر میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ میں بغور اس نوجوان کو دیکھتا رہا۔ کچھ دیر قبل جو آنکھیں مرجھائی ہوئی تھی اب ان آنکھوں سے آنسو چھلکتا ہوا میں دیکھ رہا تھا۔ اب اس سے نشے کا خمار اتر چکا تھا۔ بیان ختم ہوا اور وہ خاموشی سے اپنی آنکھوں میں انتقام کی آگ لیکر نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد میں نے ساتھیوں سے اس کے بارے میں استفسار کیا تو ساتھیوں نے بتایا کہ اس کا نام زرمحمد ہے والد صاحب کا انتقال ہو چکا ہے اور یہ غلط لڑکوں کی صحبت میں بیٹھ بیٹھ کر نشہ کرنے لگ گیا ہے جسکی وجہ سے اس کی والدہ کافی پریشان ہے۔ بہر حال ہم اس کے لئے راہ راست کی دعا ہی کر سکتے تھے جو ہم نے کی۔ دوسرے دن مغرب کے بعد ہم حسب سابق اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ زرمحمد دفتر میں داخل ہوئے۔ لیکن آج وہ نشے کی حالت میں نہیں تھا۔ اس کا وہ خوبصورت چہرہ تنا ہوا سینہ، بلوری آنکھیں آج بھی آنکھوں کے سامنے ہے۔ دعا سلام کے بعد کہنے لگا کہ مجھے جہاد پر بھیج دیجئے میں نے بابری مسجد کا انتقام لینا ہے، اس کے اس اچانک فیصلے پر ہم حیران رہ گئے۔ کہاں دنیا کے دلدل میں پھنسا ہوا وہ نوجوان آج جہاد پر جانے کی بات کر رہا تھا۔

بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں ہدایت سے نواز دیتے ہیں خیر ہم نے اس سے تیاری کا کہا۔ اگلے دن ہم نے اسکو دیگر 2 ساتھیوں سمیت مدرسہ سید احمد شہیدؒ بالاکوٹ روانہ کر دیا۔ معسکر میں ابتدائی اور بڑی تربیت حاصل کرنے کے بعد کشمیر بارڈر پر پہنچا۔ تقریباً 7 مہینے تک وادی میں داخل ہونے کا انتظار کرتے رہے۔

اس دوران ایک بار پھر دسمبر کا مہینہ آیا سردی بڑھ گئی اور نوبت برف باری تک پہنچی، ایسے حالات میں بارڈر کراس کرنا مزید مشکل ہو گیا چنانچہ ستمبر 2001ء کے آخر میں ذمہ دار حضرات نے رخصت دیکر واپس کراچی بھیج دیا۔ بجھے دل اور شہادت کا ارمان لیئے نہ چاہتے ہوئے بھی آخر واپس آگئے۔ کیونکہ ذمہ دار کا حکم تھا اور ذمہ دار کی اطاعت سے وہ بخوبی واقف تھا۔ کراچی پہنچ کر وہ دعوت جہاد دینے میں لگ گیا اور بہت بے صبری سے موسم سرما ختم ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ اکثر کہتا تھا کہ زندگی تو جہاد کی ہے دنیا تو دلدل ہے جو اس میں پھنس گیا اس کو موت کے سوا کوئی اس دلدل سے نہیں نکال سکتا۔ والدہ محترمہ نے زرمحمد کے لئے رشتہ بھی دیکھ لیا اور منگنی بھی ہوگئی۔ لیکن وہ تو حوروں سے منگنی کر چکا تھا، وہ اپنی جان اللہ کو بیچ چکا تھا۔ دنیا سے دل اچاٹ ہو گیا تھا۔ ایک ہی تڑپ تھی کب موسم سرما ختم ہو اور میں وادی میں داخل ہو کر ہندو بنیا سے اپنی ماؤں بہنوں کا انتقام لوں، اسی انتظار میں تقریباً 4 مہینے گزر گئے۔ سردی کی شدت کم ہوئی، برف بھی پگھلنے لگی، زرمحمد نے دوبارہ سفر کی تیاری پکڑ لی اور اپریل 2002ء دوبارہ لانچنگ کے لئے بارڈر پر پہنچے، اس بار اللہ نے خصوصی نصرت فرمائی انتظار کرنے کی زیادہ نوبت نہ آئی تین، چار دن کے اندر ہی لانچنگ کا انتظام ہوگیا، اور پھر اپریل کی 25 تاریخ کو خونی لکیر عبور کر کے اپنے دیگر پانچ ساتھیوں سمیت مقبوضہ وادی میں داخل ہوگیا۔ ایک سال سے شہادت کے لئے تڑپنے والا آج شہادت کی دہلیز پر پہنچ چکا تھا، وادی میں صرف 2 دن کا سفر ہی طے ہوا تھا کہ ایک مقام پر پہنچے جہاں ایک پختہ سڑک تھی جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ یہ سڑک انڈین آرمی کی آمد ورفت کے لئے استعمال ہوتی ہے، چلتے چلتے زرمحمد اس مقام پر رک کر کچھ تلاش کرنے لگا ہے، یہ بات اس گروپ میں شامل ایک مجاہد نے جو کراچی کا ہی تھا بتائی، ساتھیوں نے پوچھا کیا ڈھونڈ رہے ہو۔ کہنا لگا میں نے یہاں کاروائی کرنی ہے چھپنے کے لئے محفوظ مقام دیکھ رہا ہوں۔ ساتھیوں نے کہا کہ پہلے مقام پر پہنچ جائیں پھر کاروائیاں کریں گے۔ لیکن اس نے کہا کہ میرا دل بغیر کاروائی کے آگے جانے کے لئے مطمئن نہیں ہو رہا ہے، ساتھیوں نے کہا کہ پتہ نہیں یہاں کتنا انتظار کرنا پڑے گا انڈین آرمی کا۔ اس نے کہا آج عصر کا وقت ہے کل شام تک انتظار کرتا ہوں کاروائی ہوگئی تو ٹھیک نہیں تو آگے چلیں گے۔ دیگر مجاہد ساتھیوں کو زرمحمد کے فیصلے کے آگے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ ابھی تلاش تھی محفوظ پناہ گاہ کی۔ جلد ہی انہیں سڑک سے ذرا ہٹ کر ایک خالی سیوریج لائن نظر آئی۔ اب طے یہ ہوا کہ باقی 4 ساتھی سامنے پہاڑ پر چلے جائیں گے اور وہی پھر کل شام تک انتظار کرینگے اور زرمحمد سڑک کنارے سیوریج لائن میں چھپ کر کاروائی کا انتظار کرے گا۔ واپس آنے والا مجاہد ساتھی بتاتا ہے کہ ہم 4 ساتھی پہاڑ پر چڑھ گئے اور زرمحمد سیوریج لائن میں پانی کی ایک بوتل اور خشک میوہ جات لیکر دشمن کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔ مغرب اور عشاء کی نماز تیمم کر کے اسی سیوریج لائن میں ادا کی۔ پوری رات ذکر واذکار اور عبادت میں گزاری فجر کی نماز بھی اسی جگہ ادا کی۔ ہم پہاڑ پر بیٹھ کر انتظار کرتے رہے تقریباً 9 اور دس بجے کے درمیان غیر متوقع طور پر انڈین آرمی کا ایک قافلہ اسی طرف آتا ہوا دکھائی دیا ہم نے زرمحمد کی کامیابی کے لئے دعائیں شروع کر دی۔ قافلہ قریب آتا گیا جو غالباً 4 گاڑیوں پر مشتمل تھا۔ تین گاڑیاں سیوریج لائن کے قریب سے گزر گئی جیسے ہی چوتھی گاڑی گزری زرمحمد اچانک سیوریج لائن سے نکل آیا گرنیڈ کی پن وہ پہلے ہی نکال چکا تھا۔ بجلی کی سی چمک کی طرح گرنیڈ آخری فوجی ٹرک میں پھینک دیا۔ چند ہی سیکنڈوں میں ایک زوردار دھماکا ہوا۔ ٹرک مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا جس میں سوار تمام فوجی خاک وخون میں تڑپ رہے تھے۔ دوسری گاڑی سے بوکھلائے ہوئے گائے کے پجاریوں نے اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ چونکہ زرمحمد بالکل دشمن کے نشانے پر تھا اس لئے سینے پر گولیوں کے کئی برسٹ کھا کر لیلائے شہادت کے آغوش میں چلا گیا۔ زرمحمد عرف سیف اللہ تریالی اب زرمحمد شہیدؒ بن چکا تھا

آئے تھے مثل بلبل، سیر گلشن کر چلے
سنبھال مالی باغ اپنا ہم مسافر گھر چلے

زرمحمد شہیدؒ کے بڑے بھائی زرملک نے بتایا کہ زرمحمد کو بچپن ہی سے جہاد اور شہادت کا شوق تھا۔ اپنی والدہ سے اکثر کہا کرتے تھے کہ میں جہاد میں شہید ہونگا گھر پر نہیں مرونگا۔ زرمحمد شہید کے ماموں نے بتایا کہ مجھے کہا کرتا تھا کہ میں کافروں سے جہاد کرونگا اور شہید ہو جاؤنگا۔ زرمحمد شہید کے بھائی نے ایک واقعہ سنایا کہ ہمارے چچا کے گھر کے سامنے ایک بہت بڑا کھڈا تھا جس میں پانی جمع تھا لوگ اس میں آکر نہاتے تھے۔ ایک مرتبہ میں اور زرمحمد شہیدؒ اس کے کنارے بیٹھ کر لوگوں کو نہاتا ہوئے دیکھ رہے تھے۔ کچھ دیر بعد جب لوگ اس کھڈے میں سے نہا کر چلے گئے تو میں اور زرمحمدؒ اس کھڈے میں کود گئے، اس وقت میری عمر 10 اور زرمحمد کی عمر 9 سال تھی۔ ہمیں تیرنا تو آتا نہیں تھا لیکن لوگوں کی دیکھا دیکھی اس میں کود گئے اب ہم اس میں ڈوبنے لگے اتنی دیر میں وہاں سے ایک ڈاکیا گزرا اس نے پانی میں میرا سر دیکھ لیا مجھے اس نے پانی میں کود کر بچا لیا اتنے میں زرمحمد کا سر بھی نظر آیا اور اسکو بھی پانی سے نکال کر ہمارے گھر ہمیں لے گیا۔ اس وقت اگر وہ ڈاکیا نہ آتا تو یقیناً بچنا ناممکن تھا۔ لیکن زرمحمد کی موت اس پانی کے کھڈے میں نہیں بلکہ کشمیر کی وادی میں شہادت کی صورت میں اللہ نے لکھ لی تھی۔ شہادت کے بعد والدہ نے خواب میں دیکھا کہ سرسبز وشاداب باغات میں ٹہل رہا ہے۔ یقیناً وہ جنت میں داخل ہو چکا تھا

آج زرمحمد شہیدؒ کو ہم سے جدا ہوئے 14 سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن اس کی یادیں آج بھی ہمارے دلوں میں بسی ہوئی ہیں، شہید کے علاقہ میں شہید کی یاد میں سالانہ جہادی جلسے کا اہتمام ہوتا ہے۔

زرمحمد شہیدؒ نے اپنی والدہ محترمہ کے نام مختصر وصیت نامہ تحریر فرمایا، جو ہم قارئین کی نظر کرتے ہیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از سلام عرض ہے کہ امید ہے آپ خیریت سے ہونگی اور گھر میں بھی ساری خیر وخیریت ہوگی۔ ضروری عرض ہے کہ میں فارورڈ کیمپ سے لانچ ہو رہا ہوں۔ آپ دعا کریں کہ اللہ مجھے میرے مقصد (شہادت) میں کامیاب کرے۔ اور اپنے رضا والے بندوں میں داخل فرما دیں۔

اور آپ سے گزارش ہے کہ آپ بھی نماز، روزہ کی پابندی کریں اور گھر والوں کو بھی پابند کروائیں، اور آپ کو ترغیب دیتا ہوں کہ میرے دوسرے بھائیوں کو بھی تربیت کے لئے روانہ کریں اور میرے بعد کوئی مجاہد گھر آئے تو ان کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آنا، اور ان کے ساتھ بھرپور تعاون کرنا تاکہ آپ کا بھی جہاد میں حصہ ہو جائے۔

اور آخر میں تمام گھر والوں، رشتہ داروں اور تمام دوستوں کو سلام کہنا میں بھی آپ لوگوں کے لئے دعا گو ہوں۔

والسلام

آپ کا بیٹا زرمحمد عرف سیف اللہ تریالی

جماعتی وفد جب شہید کے گھر آیا تو شہید کی والدہ نے والہانہ محبت اور شفقت کا معاملہ فرمایا اور آج تک مجاہدین کے ساتھ محبت اور شفقت والا تعلق قائم ہے۔ علاقے میں زرمحمد شہید کے یاد میں ہونے والے جلسے کے آخر میں شہید کی والدہ کے افراد پر جماعتی مہمان اور مجاہدین شہید کے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔ شہید کی والدہ چائے اور بسکٹس سے تواضع کرتی ہے۔ اب تک شہید کے گھر تشریف لانے والے مجاہدین اور علماء میں شہید اسلام حضرت مولانا مقصود شہید رحمہ اللہ، حضرت مولانا عطاء اللہ شکروی حفظہ اللہ (اللہ حضرت کو جلد رہائی نصیب فرمائیں) حضرت مولانا الیاس قاسمی صاحب حفظہ اللہ، حضرت مولانا استاد عبدالرشید صاحب اور حضرت مولانا محمد عمیر صاحب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ زرمحمد شہید کی شہادت کو قبول فرمائیں اور ہمیں بھی شہید کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

☆....☆....☆

ایک حقیقی وارثِ نبی ﷺ کا ورثۃ الانبیاء سے خطاب (1)

سنگِ میل
عبدالحفیظ امیرپوری

صاحب مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ حضرت کا یہ خطاب طالب علم سے "علماء" کی صف میں شامل ہونے والوں کے لیے حقیقی مشعل راہ ہے۔ اپنے طالب علم بھائیوں کے لیے دستار فضیلت کی مبارکباد کے ساتھ حضرت کے خطاب کے مندرجات تحفتاً پیش ہیں۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو حقیقی وارث ...

کریم ﷺ پر مہر لگا کر بھیجا کہ آپ ﷺ وہ تاجدار رسالت ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد اب نبوت کا تاج کسی اور کے سر پر نہیں رکھا جائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے صدیوں سے چلتے اس نظام کو آپ ﷺ پر ختم فرما دیا اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک وقت موعود پر آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا۔ اب یہ اللہ ...

اپنانے والے ان کے خلیفہ اور وارث قیامت تک ان کا کام پورا کریں گے۔ اب اللہ رب العزت نے زمین کو یہ نظام دے دیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے نزدیک نبی کا وارث اور خلیفہ صرف وہ شخص ہے جس نے نبی کے علم کو بھی تھاما ہو اور سیرت کو بھی۔ اگر ان میں سے ایک چیز بھی نہیں تو وہ نبی ﷺ کا وارث اور خلیفہ کہلانے کا حق دار بھی نہیں۔ اگر کسی کے پاس علم ہو اور نبی ﷺ والی سیرت نہ ہو تو وہ لوگوں کے سامنے تو ہو سکتا ہے "عالم" ہو اور لوگ اس کی عزت ...

... دنیا پر نافذ کریں گے۔

قرآن مجید میں جہاں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر عبادات کا ذکر ہے۔ وہیں ایک اور فریضہ بھی ہے جسے قرآن "لیظهره علی الدین کله" سے یاد کرواتا ہے کہ اب قیامت تک نظام، عبادات، طریقہ، بندگی، سلیقہ قرآن والا چلے گا۔ اگر دنیا میں کسی بھی جگہ کوئی اور نظام، عبادات یا طریقہ ہے تو اسے ختم کر کے قرآن والا نظام چلانا ہوگا اور اسے پوری دنیا پر نافذ کرنا ہوگا۔

اے ورثۃ الانبیاء نبی ﷺ کی سیرت کو دیکھو!

اب اگر آج ورثۃ الانبیاء میں سے کسی وارث کے سر پر تلوار رکھ کر کہا جائے کہ محمد الرسول ﷺ کے دین میں سے تھوڑی سی کمی کر دو اور نہ مار دیں گے۔ سود میں گنجائش نکالو! پردے میں گنجائش نکالو! جہاد میں گنجائش نکالو! اللہ کے نبی جن احکام کا جو مطلب اور وقت بتا کر گئے، ان کے معنی بدل ڈالو ان کے مفاہیم، ان کے اوقات بدل ڈالو! اگر وہ وارث اپنے جان ومال کے خوف کی وجہ سے ایسا کرتا ہے وہ کچھ بھی بن جائے محمد الرسول اللہ ﷺ کا وارث نہیں بن سکتا۔ اگر کوئی آدمی لالچ کی وجہ سے ایسا کرتا ہے، وہ کچھ بھی بن ...

جزبہ خلوت گاہِ حق آرام نیست

دامن تھام صحابہؓ کا

ساتھ صبر کرنے والوں کا ذکر فرمایا۔ مصائب تین قسم کے ہوتے ہیں: مالی، بدنی اور جانی۔ ... تنگدستی مالی مصیبت ہے، مرض بدنی مصیبت ہے اور جہاد ...

رجب کا مہینہ.....فضیلت اور برکات

ملاقات
محمد فیض اللہ جاوید
faizjavaid@gmail.com

اللہ تعالیٰ دینی مدارس کو مزید ترقی اور آبادی عطا فرمائے...... اپنے "والدین مکرمین" کے اس احسان کا بدلہ دینا ممکن نہیں کہ...... انہوں نے سکول سے اٹھا کر مجھے دینی مدرسہ میں داخل کرا دیا...... جزاھم اللہ خیرا فی الدارین......

یہ وہ احسان ہے جس کی قدر و قیمت ہر وقت محسوس ہوتی ہے...... نماز میں جب "امام صاحب" قرأت کرتے ہیں اور وہ مجھے سمجھ آتی ہے تو نماز کے بعد...... والدین کے لئے دل سے والہانہ دعائیں نکلتی ہیں...... اس عظیم الشان نعمت کے مقابلے میں کیا کوٹھی اور کیا کار...... کیا ملین اور کیا بلین...... اللہ تعالیٰ کے کلام کی ایک آیت سمجھنا دنیا و مافیہا کی تمام ظاہری نعمتوں سے بڑی نعمت ہے...... والدین نے تو یہ احسان کیا کہ "مدرسہ" بھیجا...... گھر میں روٹی کم نہیں تھی اور نہ ہی عالم بنانے کا کوئی دنیوی مقصد تھا...... وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور اپنے خاندان میں دین لانے کی فکر میں تھے...... مدرسہ میں داخل ہوا تو مدرسہ نے احسانات کی بوچھاڑ کر دی...... زمانے کا سب سے بہترین علم سامنے کھول کر رکھ دیا...... زمانے کے بہترین افراد کی صحبت آسان کر دی...... اور زمانے کا بہترین ماحول مہیا کر دیا......

مدرسہ میں پاکیزگی ہی پاکیزگی تھی...... ظاہری طہارت، باطنی طہارت...... پاک دل، پاک نگاہیں اور پاک ارادے...... مدرسہ کی فضاء میں چھ اطراف سے یا قرآن پاک کی آواز آتی تھی...... یا علوم قرآن کی...... مدرسہ میں مسجد بھی قائم تھی...... یا یوں کہہ لیں کہ مدرسہ، مسجد کی پاکیزہ گود میں قائم تھا...... یہ مسجد میرے دل و دماغ اور روح میں اتر گئی...... اگر منٹوں سے گھنٹے اور گھنٹوں سے دن بنائے جائیں تو...... زندگی کے سینکڑوں دن میں نے اس مسجد میں گزارے...... جب اللہ تعالیٰ نے بہاولپور میں بڑی جگہ دی اور وہاں ایک بڑی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی تو وہی پرانے مدرسہ کی مسجد آنکھوں میں تشریف لے آئی...... جن کے ذمہ تعمیر کا کام لگا وہ بھی اس پرنور مسجد سے خوب واقف اور اس کے شیر خوار تھے......

الحمد للہ جامع مسجد سبحان اللہ اسی مسجد کی طرز پر شروع ہوئی...... ہو بہو تو نہیں مگر کافی حد تک بالکل اُس جیسی...... اللہ تعالیٰ اسے بھی اس طرح آباد فرمائے...... مدرسہ کی اس مسجد میں ہم نے کس کس کی زیارت کی...... یہ ایک بڑی دلکش داستان ہے...... پہلا منظر جو دل کو رنگ گیا وہ حضرت شیخ مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ کا درس قرآن ہے......

میرا بچپن تھا اور بالکل ابتدائی تعلیم...... اچانک اعلان ہو گیا کہ حضرت شیخ درس قرآن دیا کریں گے...... بندہ کے مربی نے تاکید فرمائی کہ اس میں اہتمام سے بیٹھا کرو...... کیا معلوم تمہارے "دورۂ حدیث" تک پہنچتے یہ علمی چشمہ باقی رہے گا یا نہیں...... ابھی تو تمہارے آٹھ سال باقی ہیں اور وہ صرف دورہ حدیث کی کتابیں پڑھاتے ہیں...... ابھی موقع ہے کہ اس درس قرآن کے ذریعہ ان کی شاگردی کا شرف حاصل کر لو۔

پہلے زمانے میں لوگ حضرات اکابر سے اسی طرح استفادہ کرتے تھے کہ...... جب بھی موقع ملا اُن سے علم سن لیا اور شاگردوں کی سنہری فہرست میں آ گئے...... بات دل میں اتر گئی اور درس قرآن میں بڑے اہتمام سے شرکت ہوتی...... یہ درس قرآن چند روز جاری رہا اور پھر بند...... حضرت شیخ بہت مشغول رہتے تھے...... یہ چند دن بھی ہم چھوٹے طلبہ کو خوش نصیبی سے مل گئے...... والحمدللہ رب العالمین.

جامعہ کی مسجد کی پہلی صف کا بہت عجیب رنگ اور ماحول تھا...... دائیں طرف کا ماحول الگ تھا اور بائیں طرف کا الگ...... اور اس ماحول کے "قطب" حضرت مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھیؒ تھے...... اُن کا پہلی صف سے رہ جانا ایک محال بات تھی...... وہ دائیں طرف والے حصے میں ہوتے تھے...... وہ اپنا یہ حق خود جلد تشریف لانے کی وجہ سے حاصل فرماتے تھے نہ کہ اپنے منصب یا کسی کے تعاون سے...... نماز کے اہتمام کا یہ حال تھا کہ امتحانات کی ایک رات ہم تکرار و مطالعہ میں مشغول تھے، ایک بجے کا وقت ہوگا...... دیکھا کہ حضرت نماز کی مکمل تیاری کے ساتھ مسجد تشریف لا رہے ہیں...... بندہ بھاگ کر ان کے پاس گیا...... اور پوچھا حضرت کہاں تشریف لے جاتے ہیں...... فرمایا! فجر ادا کرنے جا رہا ہوں...... عرض کیا ابھی فجر میں کئی گھنٹے باقی ہیں...... تب وہ واپس تشریف لے گئے......

حرمین کے سفر کے دوران اُن کے اس اہتمام کے کئی عجیب مناظر سامنے آئے...... واقعی اُن کو نماز سے بہت پیار اور بہت شغف تھا...... طلبہ کو بھی اس کی بہت ترغیب دیتے تھے...... مؤمن کے جسم سے جب تک نماز کے بارے میں سستی نہ نکل جائے اس وقت تک...... ایمان اس کی روح میں اچھی طرح داخل نہیں ہوتا......

اپنے جسم سے اس سستی کو نکالنے کی بہت کوشش اور بہت محنت کرنی چاہیے...... اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بہت دعا مانگنی چاہیے۔

رب اجعلنی مقیم الصلوۃ و من ذریتی ربنا وتقبل دعا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ و صحبہ و بارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

☆......☆......☆

تنبیہ غافلین

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

فلم ، ڈش، ویڈیو، ٹی وی فواحش ہیں بچو ان سے
اگر حب محمد ہے کنارہ کش رہو ان سے
یہ انگریزوں کی چالیں ہیں پلاتے ہیں زہر تمکو
نہ سمجھو انکو شیرینی ڈرو ان سے ڈرو ان سے
تباہی دین و دنیا کی انہیں سے ہے ذرا سوچو
بہت سے گھر اجاڑے ہیں نہ یاری تم رکھو ان سے
بُری عادات پیدا ان سے ہوتی ہیں سنبھل جاؤ
بچاؤ اہل اپنے کو بہت نفرت کرو ان سے
حمیت کو قتل کر کے بنا دیتے ہیں بے غیرت
ہلاکتِ جان و ایماں کا سبب ہیں یہ ہتوان سے
بجائے ان کے قرآن و حدیثوں سے لگاؤ دل
جواہر بے بہا ہیں یہ، تہی دامن بھرو ان سے
یہی چشمے ہدایت کے، یہی انہار جنت ہیں
اگر منظور رحماں ہو پیو ان سے پیو ان سے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ."

"تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے زیر نگہبانی لوگوں کے بارے میں (بروز قیامت) سوال کیا جائے گا" (صحیح البخاری، کتاب النکاح)

"راعی" عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں "نگہبان"...... "چرواہے" کو بھی عربی میں راعی کہتے ہیں کیونکہ وہ ریوڑ کی نگہبانی کرتا ہے...... "حاکم" کو بھی راعی کہتے ہیں، کیونکہ وہ اپنے ماتحت عوام کا نگہبان ہوتا ہے...... اور ماتحت لوگوں اور عوام کو "رعیت" کہا جاتا ہے......

اس حدیث مبارکہ کی رو سے ہر باپ، ہر شوہر اور ہر سربراہ گھر و سربراہ خاندان کو "راعی" بنا کر اہل خانہ و اہل خاندان کی تربیت، نگرانی...... ان کی اصلاح اور نگہبانی کی بھاری ذمہ داری اس کے سپرد کر دی گئی ہے...... اور اس ذمہ داری کی اہمیت یوں بیان فرمائی کہ قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں اس ذمہ داری کے بارے میں باقاعدہ باز پرس ہوگی...... کہ اپنی ذمہ داری پوری کی تھی یا نہیں؟؟...... پوری کی تھی تو کس حد تک؟؟......

چنانچہ اگر بیوی نماز نہیں پڑھتی تو اس کو تو جو سزا ملے گی، سو ملے گی...... شوہر سے بھی پوچھا جائے گا کہ تم نے بیوی کی نماز کی کتنی فکر کی تھی؟؟؟......

بیوی اگر پردہ نہیں کرتی تو اس کو جو گناہ ہوگا، سو ہوگا...... شوہر سے بھی سوال ہوگا کہ تم نے پردے کا حکم دیا تھا؟؟؟...... اس کے پردے کی فکر کی تھی؟؟؟ اس کو پردے کی اہمیت سمجھائی تھی؟؟؟ اور اسے پردے کا ماحول مہیا کیا تھا؟؟؟......

بیوی اگر فرائض میں غفلت برتتی ہے...... تو اس سے جو پوچھ ہوگی، سو ہوگی...... شوہر سے بھی پوچھا جائے گا کہ فرائض کی پابندی کرانے کی کتنی فکر اور کوشش کی تھی؟؟؟......

بیوی اگر گناہوں میں مبتلاء ہے تو اس کے ساتھ جو ہونا ہوگا، سو ہوگا...... شوہر کا بھی مواخذہ ہوگا کہ اسے گناہوں سے بچانے کے لیے وہ کتنا تڑپا تھا؟؟؟......

یہ محض چند مثالیں ہیں...... اور جس طرح شوہر سے بیوی کے بارے میں سوال ہوگا اسی طرح باپ سے بیٹی اور دیگر اولاد کے بارے میں...... اور بڑے بھائیوں سے بہنوں کے بارے میں...... اور سربراہ گھر سے تمام اہل خانہ کے بارے میں...... اور سربراہ خاندان سے...... سب خاندان والوں کے بارے میں...... الغرض جس کے ماتحت اور زیر کفالت بھی کچھ لوگ ہیں اس سے ان کے بارے میں...... یہ پوچھ اور پکڑ ہوتی ہے...... اب ہم اپنا جائزہ لیں...... اور دیکھیں کہ اس بارے میں ہم نے کیا کیا؟؟؟...... اپنی ذمہ داری پوری کی یا نہیں؟؟؟...... کل کہیں اللہ پاک کی دربار میں پھنسے تو نہیں کھڑے ہوں گے؟؟؟...... حقیقت یہ ہے کہ...... اس ذمہ داری کو پورا کرنا تو دور کی بات...... ہم میں سے اکثر لوگ اس ذمہ داری سے بالکل غافل ہیں...... ہماری اسی غفلت اور سستی نے ہماری خواتین کو طرح طرح کے گناہوں میں ڈبو دیا ہے......

ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیے!

اگر ہم مرد "خواتین" کو بلا ضرورت گھر سے باہر جانے کی اجازت نہ دیتے...... تو کیا وہ ایک قدم بھی گھر سے باہر رکھ سکتیں؟؟؟......

اگر ہم اپنی "خواتین" کو بازار جانے سے منع کرتے...... تو کیا آج بازاروں میں بے پردگی اور بے حیائی کا سیلاب آتا؟؟؟......

اگر مرد حضرات اپنی "خواتین" کو فیشن بازی سے سختی سے منع کر دیتے تو ہماری اطاعت صفت مسلمان مائیں، بہنیں اور بیٹیاں فیشن کی لعنت میں گرفتار ہوتیں؟؟؟......

اگر مرد حضرات خود بھی نماز کے پابند ہوتے اور پھر اپنی خواتین کو پوری دلسوزی کے ساتھ نماز کا حکم کرتے تو کون ایمان والی ایسی ہے، جو نماز نہ پڑھتی؟؟؟......

اگر ہم خود اللہ اور اللہ کے رسول سے سچی محبت رکھ کر اور انکی اطاعت اور اتباع کر کے اپنی خواتین کے دلوں میں بھی یہ پاکیزہ نور اتارنے کی کوشش کرتے تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایمان والی اس سے پیچھے رہ جاتی......

اگر مرد حضرات خود دین کے مسائل کا علم رکھتے اور اپنی خواتین کو بھی مسائل سکھاتے اور بتادیتے تو کیا وجہ ہے کہ وہ انہیں قبول نہ کرتیں؟؟؟......

اگر مرد خود آخرت کا خوف رکھتے ہوئے انہیں آخرت، قبر و حشر سے ڈراتے تو کون سی ایسی مومنہ ہے، جس کے دل میں آخرت کا خوف نہ آتا؟؟؟......

اپنی ذات کے نخروں کی خاطر روٹھنے والے...... اور ذرا سی اونچ نیچ پر گرجنے، برسنے والے "مرد حضرات" اگر یہی گرج، برس اور ناراضگی دین اور اصلاح کی خاطر کرتے تو کتنے گھر سنور جاتے؟؟؟......

اگر منت سماجت کر کے روٹھی بیویوں کو منانے والے...... نماز پڑھانے کے لیے ان کی منت سماجت کر لیتے تو کیا وہ نماز نہ پڑھتیں؟؟؟......

اگر محض اپنا دل لبھانے کے لیے پیار و محبت کی محفلیں سجانے والے، اسی محبت سے انہیں نیکی کی دعوت دیں تو کیا وہ قبول نہ کریں گی؟؟؟......

لیکن نہیں! کوئی اس طرف آنے کو تیار ہی نہیں...... کسی کو اپنی ذات کا "بڑا پن" اور "میں، میں" اس طرف نہیں آنے دیتی...... تو کسی کو اس کی "مصروفیات" کا بہانہ ہے...... کسی کو شرم آڑے ہے...... تو کوئی سستی کا مارا ہے...... اور اکثر تو ایسے ہیں کہ وہ اس بے دینی اور گناہوں والی زندگی پر دانستہ یا نادانستہ راضی ہوئے بیٹھے ہیں...... انہیں ہر طرف "سب ٹھیک ہی، ٹھیک" نظر آتا ہے...... اور بہت سوں نے محض اپنی "خواہشات" کی تکمیل کی خاطر جان بوجھ کر اس طرف سے آنکھیں موند لی ہیں، تا کہ کچھ دن وہ بھی "غیروں" کی طرز پر دنیا کے مزے اڑا لیں...... اور اللہ پاک معاف فرمائیں کچھ مسلمان تو کافروں کی تقلید میں اتنے اندھے ہو چکے ہیں کہ انہیں الٹا اپنی اس حالت پر "ناز" ہے...... دین اور دین کی باتیں ان کے نزدیک "معاذ اللہ" فضول اذکار ہیں۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

بہرحال! اگر ہم اب بھی غفلت کی اس نیند سے جاگ جائیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے معافی اور مدد مانگ کر اور علماء کرام سے پوچھ پوچھ کر "اصلاح" کا عمل شروع کر دیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات عالی سے قوی امید ہے کہ ان شاء اللہ وہ دست گیری بھی فرمائیں گے اور حالات بھی بدل دیں گے...... بس اخلاص، محنت اور سچی تڑپ کی ضرورت ہے۔

اگر آپ اس کام کے لیے تیار ہیں تو "بسم اللہ" کیجیے...... دو رکعت صلوۃ الحاجۃ پڑھ کر اللہ پاک سے مانگیے اور محنت شروع کر دیجیے...... سب سے پہلا قدم یہ اٹھائیے کہ ان کی نماز کا پتہ لیجئے کہ وہ نماز پڑھتی بھی ہیں یا نہیں؟؟؟...... اگر پڑھتی ہیں تو نماز سنت کے مطابق ہے یا نہیں؟؟؟...... خشوع خضوع سے پڑھتی ہیں یا نہیں؟؟؟......

نماز اول وقت میں پڑھتی ہیں یا مؤخر کر کے؟؟؟...... انہیں صحیح نماز آتی بھی ہے یا نہیں؟؟؟...... جن کو نماز نہ آتی ہو ان کو نماز سکھائیں...... اور جو نہیں پڑھتیں ان کو پڑھنے کا حکم دیں اور فضائل سنا کر ترغیب دیں...... اور جو پڑھتی تو ہیں مگر جلد بازی سے، تو انہیں خشوع، خضوع سکھائیں...... اور سب کو پابند کریں کہ نماز اول وقت میں پڑھیں...... اول وقت کا مطلب یہ ہے کہ جونہی نماز کا وقت داخل ہو فوراً پڑھ لیں...... خواہ اذان ہوئی ہو یا نہ...... اذان مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں...... اپنے شہر کی "اوقات نماز" کی دائمی جنتری لا کر گھر میں آویزاں کر دیں...... اور گھر کی خواتین کو وقت دیکھنے کا طریقہ بھی سمجھا دیں...... پھر انہیں اس بات کا پابند بنائیں کہ ہر نماز اول وقت میں پڑھیں...... پورے اطمینان اور خشوع خضوع سے پڑھیں...... اور سنن و نوافل سمیت پڑھیں...... "نماز حنفی" اور "تعلیم الاسلام" وغیرہ انہیں لا کر دیں...... اور انہیں وضو، غسل اور نماز کے فرائض، واجبات، سنن، مستحبات اور مسائل یاد کرائیں...... اور پھر چالیس دن انکی مضبوط نگرانی بھی کریں، کہ وہ عمل کر رہی ہیں یا نہیں؟؟؟...... سستی پر کبھی ڈانٹ دیں اور کبھی پیار سے سمجھا دیں...... شروع، شروع میں مشکل تو ہوگی...... لیکن اگر آپ نے چالیس دن پکی نگرانی کر لی، اور اللہ پاک سے مانگتے بھی رہے تو ان شاء اللہ عجیب نتائج اور ثمرات دیکھیں گے...... نماز کی دعوت اور ترغیب زبانی بھی دیں...... اور فضائل اعمال سے فضائل نماز کی تعلیم کرائیں...... یا انہیں مطالعہ کرائیں...... گھر میں بچے ہوتے ہیں، ان کو سنبھالنا ہوتا ہے اور گھر کے کام کاج بھی بہت ہوتے ہیں...... عموماً انہی عوارض کی وجہ سے خواتین نماز میں سستی کرتی ہیں...... آپ انہیں صاف صاف کہہ دیں کہ "پہلے اللہ کا حق، بعد میں بندوں کا حق" اس لیے نماز کے وقت میں پہلے نماز، پھر باقی کام...... پھر اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت بھی دیں...... چنانچہ اگر نماز کے وقت میں آپ کا کوئی ذاتی تقاضہ آ جائے تو آپ خود بھی اس تقاضے کی قربانی دیں...... ماحول بنانے کے لیے قربانی تو دینی پڑے گی...... کام کاج اور بچوں کو سنبھالنے کی ترتیب بنائیں کہ نماز کے وقت میں باری باری پہلے کچھ خواتین بچوں اور کاموں کو سنبھال لیں اور بقیہ نماز پڑھ لیں...... پھر وہ بچوں اور کاموں کو سنبھال لیں اور بقیہ نماز پڑھ لیں...... اپنے گھر کے نظم و نسق میں نماز کو بنیادی اور مرکزی حیثیت دے کر باقی سب کاموں کو اس کے گرد گھمائیں...... انہیں یہ شعور دیں کہ باقی سب کاموں کو نماز پر قربان کیا جا سکتا ہے لیکن نماز کو دنیا کے بڑے سے بڑے کام پر بھی قربان نہیں کیا جا سکتا...... اور اس سب سے بڑھ کر خود بھی نماز کی پابندی کریں اور اپنی ذات کو ایسا آئیڈیل اور نمونہ بنائیں کہ گھر والے آپ کی اتباع کرنے میں فخر محسوس کریں...... آپ کچھ دن نماز کی اس طرح سے محنت کر لیں پھر دیکھیں گھر میں ایمان کی بہار آتی ہے یا نہیں؟؟؟...... زندگی ایک ڈھب پر آتی ہے یا نہیں؟؟؟...... جینے مرنے کا سلیقہ نصیب ہوتا ہے یا نہیں؟؟؟...... دنیا و آخرت فراخ اور شاداں ہوتی ہے یا نہیں؟؟؟...... زندگی، رزق اور وقت میں برکت پڑتی ہے یا نہیں؟؟؟...... گھر نور ایمانی سے جگمگاتا ہے یا نہیں؟؟؟...... اور یاد رکھیے! اپنے گھر میں یہ کام آپ ہی نے کرنے ہیں، نہ کہ باہر کے کسی کے فرد نے...... آج بس اتنا ہی کافی ہے...... اللہ پاک اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں...... آخر میں ایک مبارک اور پرنور "مکتوب خادم" پڑھتے جائیں۔

مکتوب خادم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ایمان کامل نصیب فرمائیں۔

پیارے بھائیو! آج مہم کا پانچواں دن ہے، امید ہے کہ دعاء اور محنت کر رہے ہوں گے۔ چالیس دن کی دعوت اور رکنیت مہم کا مقصد دین اسلام اور امت مسلمہ کے لیے "لشکر غزاۃ" کھڑا کرنا تھا۔ غازیوں، جانبازوں اور مجاہدین کا لشکر۔ اور اب اس آٹھ روزہ "المؤمنات" مہم سے اسلام اور مسلمانوں کے لیے "لشکر دعاء" کھڑا کرنا ہے، ان شاء اللہ۔

"لشکر دعاء" سبحان اللہ...... مؤثر...... مضبوط...... اور بیدار لشکر دعاء۔ ارے بھائیو! دعا کی یہ طاقت بہت بڑی ہے، اس مہم سے اگر پانچ ایسی خواتین مل جائیں جن کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی محبت اور وفاداری ہر چیز سے مقدم ہو اور وہ خواتین میرے اور آپ کے لیے دعاء کی تکمیل پر بیٹھ گئیں تو بھائیو پانچ بڑے لشکروں سے زیادہ طاقت ہمارے دینی، جہادی کام کو ان شاء اللہ مل جائے گی۔ پھر پانچ کیوں؟...... ہر گھر میں ایسی پانچ عورتیں ہو جائیں...... بے پردگی اور بے حیائی سے سور کے گوشت کی طرح نفرت کرنے والی اور اللہ پاک پر کامل یقین رکھنے والی۔

میرے بھائیو! یہ سب کچھ مشکل نہیں...... آسان ہے، آسان...... صرف توجہ، فکر، دعاء اور محنت کی ضرورت ہے۔ وہ دیکھو!...... ایمان کا دروازہ کھلا ہے...... وہ دیکھو!...... ہدایت کا آسمان سے بڑا دروازہ کھلا ہے...... وہ دیکھو!...... توبہ کا دروازہ کھلا ہے...... پھر ظلم نہیں کہ عورتوں کو محروم رکھا جائے؟ آج کے دن عورتوں پر نماز کی محنت کریں۔ عورت نماز پر آ گئی...... تو آدھے دین پر آ جائے گی۔ صرف نماز نہیں...... نماز کا عشق...... نماز کی محبت...... لمبی نمازیں...... ٹھیک، ٹھیک نمازیں...... اول وقت کی نمازیں...... توجہ سے ادا کی گئیں نمازیں...... سمجھا دو کہ نماز رب تعالیٰ کی ملاقات ہے...... سمجھا دو کہ نماز معراج ہے...... بلندی ہے...... حسن ہے...... کمال ہے...... کامیابی ہے...... سکون ہے...... سمجھا دو کہ نماز قائم...... تو...... پورا دین قائم...... نماز کمزور...... تو...... پورا دین کمزور...... بے نمازی خنزیر سے زیادہ بدبودار ہے...... نماز میں سستی ہلاکت ہے...... تباہی ہے...... بربادی ہے...... ویرانی ہے...... جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑنا عملی کفر ہے...... نماز قبر کی روشنی...... اور...... راحت ہے...... نماز ٹھیک...... تو...... رزق کی تنگی...... قریب نہیں آتی...... نماز اچھی...... تو...... بے حیائی کو قریب نہیں پھٹکنے دیتی...... نماز...... نماز...... نماز...... سب سے بڑا فرض...... دین اسلام کا سر...... مؤمن کی آبرو...... اور...... عزت...... بھائیو!...... نماز ایک پورا نظام ہے...... نماز کے ساتھ طہارت آئے گی...... پاکی آئے گی...... گھر پاک ہوں گے...... کپڑے اور بستر پاک ہوں گے...... نماز کے ساتھ تلاوت...... اور تجوید آئے گی...... نماز کے ساتھ دینی علم آئے گا...... کیونکہ...... نماز...... ٹھیک کرنے کی محنت میں...... یہ سب نعمتیں خود بخود آ جاتی ہیں...... بھائیو!...... آج اپنی خواتین پر نماز کی محنت...... جاندار...... شاندار...... محنت...... اور ساتھ ہی بارہ سو بار "لا الہ الا اللہ" کا ورد...... لشکر دعاء تیار ہو گیا تو ان شاء اللہ غلبۂ اسلام کی منازل قریب آ جائیں گی۔

والسلام

خادم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

صلہ رحمی کے بعض دینوی برکات

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو کوئی یہ چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی اور کشادگی ہو، اور دنیا میں اس کے آثار قدم تا دیر رہیں (یعنی اس کی عمر دراز ہو) تو وہ (اہل قرابت کے ساتھ) صلہ رحمی کرے"۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

قرآن وحدیث میں یہ حقیقت جا بجا بیان فرمائی گئی ہے کہ بعض نیک اعمال کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی برکتوں سے نوازتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ صلہ رحمی یعنی اہل قرابت کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ حسن سلوک وہ مبارک عمل ہے جس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق میں وسعت اور عمر میں زیادتی و برکت ہوتی ہے۔ صلہ رحمی کی دو ہی صورتیں ہیں، ایک یہ کہ آدمی اپنی کمائی سے اہل قرابت کی مالی خدمت کرے، دوسرے یہ کہ اپنے وقت اور اپنی زندگی کا کچھ حصہ ان کے کاموں میں لگائے، اس کے صلہ میں رزق و مال میں وسعت اور زندگی کی مدت میں اضافہ اور برکت بالکل قرین قیاس اور اللہ تعالیٰ کی حکمت و رحمت کے عین مطابق ہے۔

اسبابی نقطہ نظر سے بھی یہ بات سمجھ میں آنے والی ہے، یہ واقعہ اور عام تجربہ ہے کہ خاندانی جھگڑے اور خانگی الجھنیں جو زیادہ تر حقوق قرابت ادا نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں آدمی کے لئے دلی پریشانی اور اندرونی کڑھن اور گھٹن کا باعث بنتی ہیں اور کاروبار اور صحت ہر چیز متاثر کرتی ہیں۔ لیکن جو لوگ اہل خاندان اور اقارب کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی کا برتاؤ کرتے ہیں اور ان کے ساتھ اچھا سلوک رکھتے ہیں، ان کی زندگی پرسکون اور خوش دلی کے ساتھ گذرتی ہے اور ہر لحاظ سے ان کے حالات بہتر رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل ان کے شامل حال رہتا ہے۔

قطع رحمی

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قطع رحمی کرنے والا (یعنی رشتہ داروں اور اہل قرابت کے ساتھ برا سلوک کرنے والا) جنت میں نہ جا سکے گا"۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

صرف اسی ایک حدیث مبارکہ سے سمجھا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم میں اور اللہ کے نزدیک صلہ رحمی کی کتنی اہمیت ہے۔ اور قطع رحمی کس درجہ کا گناہ ہے۔ حدیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ قطع رحمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا سخت گناہ ہے کہ اس گناہ کی گندگی کے ساتھ کوئی شخص جنت میں نہیں جا سکے گا، ہاں جب اس کو سزا دے کر پاک کر دیا جائے گا یا کسی وجہ سے اس کو معاف کر دیا جائے گا تو جا سکے گا۔ جب تک ان دونوں میں سے ایک بات نہ ہو جنت کا دروازہ اس کے لئے بند رہے گا۔

خاندانی زندگی میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص رشتہ اور قرابت کے حقوق ادا نہیں کرتا، بلکہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہدایت فرمائی ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ بھی صلہ رحمی کا معاملہ کیا جائے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ آدمی صلہ رحمی کا حق ادا نہیں کرتا جو (صلہ رحمی کرنے والے اپنے اقرباء کے ساتھ) بدلہ کے طور پر صلہ رحمی کرتا ہے۔ صلہ رحمی کا حق ادا کرنے والا دراصل وہ ہے جو اس حالت میں صلہ رحمی کرے جب وہ اس کے ساتھ قطع رحم کا معاملہ کریں"۔

(صحیح بخاری)

ظاہر ہے کہ قطع رحمی اور حق تلفی کرنے والوں کے ساتھ جب جوابی طور پر قطع رحمی کا برتاؤ کیا جائے گا تو یہ بیماری اور گندگی معاشرے میں اور زیادہ بڑھے گی اور اس کے برعکس جب ان کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کیا جائے گا تو انسانی فطرت سے امید ہے کہ دیر سویر ان کی اصلاح ہو جائے گی اور معاشرے میں صلہ رحمی کا فروغ ہوگا۔

میاں بیوی کے باہمی تعلقات

انسانوں کے باہمی تعلقات میں ازدواجی تعلق کی جو خاص نوعیت اور اہمیت ہے اور اس سے جو عظیم مصالح اور منافع وابستہ ہیں وہ کسی وضاحت کے محتاج نہیں، نیز زندگی کا سکون اور قلب کا اطمینان بڑی حد تک اسی کی خوشگواری اور باہمی الفت و اعتماد پر موقوف ہے۔ پھر جیسا کہ ظاہر ہے اس کا خاص مقصد یہ ہے کہ فریقین کو پاکیزگی کے ساتھ زندگی کی وہ مسرتیں اور راحتیں نصیب ہوں جو اس تعلق ہی سے حاصل ہو سکتی ہیں اور آدمی آوارگی اور پراگندگی سے محفوظ رہ کر زندگی کے فرائض و وظائف ادا کر سکے اور نسل انسانی کا وہ تسلسل بھی انسانی عظمت اور شرف کے ساتھ جاری رہے جو اس دنیا کے خالق کی مشیت ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ مقصد بھی اسی صورت میں بہتر طریقے پر پورے ہو سکتے ہیں جبکہ فریقین میں زیادہ سے زیادہ محبت و یگانت اور تعلق میں زیادہ خوشگواری ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے میاں بیوی کے باہمی حقوق اور ذمہ داریوں کے بارے میں جو ہدایات دی ہیں ان کا خاص مقصد یہی ہے کہ یہ تعلق فریقین کے لئے زیادہ سے زیادہ خوش گوار اور مسرت و راحت کا باعث ہو، دل جڑے رہیں اور وہ مقاصد جن کے لئے یہ تعلق قائم کیا جاتا ہے بہتر طریقے سے پورے ہوں۔

اس باب میں حضور ﷺ کی تعلیم و ہدایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بیوی کو چاہئے کہ وہ اپنے شوہر کو اپنے لئے سب سے بالاتر سمجھے، اس کی وفادار اور فرمانبردار رہے، اس کی خیر خواہی اور رضا جوئی میں کمی نہ کرے، اپنی دنیا اور آخرت کی بھلائی اس کی خوشی سے وابستہ سمجھے۔ اور شوہر کو چاہئے کہ وہ بیوی کو اللہ کی عطاء کی ہوئی نعمت سمجھے، اس کی قدر اور اس سے محبت کرے، اگر اس سے غلطی ہو جائے تو چشم پوشی کرے، صبر و تحمل و دانش مندی سے اس کی اصلاح کی کوشش کرے، اپنی استطاعت کی حد تک اس کی ضروریات اچھی طرح پوری کرے، اس کی راحت رسانی اور دل جوئی کی کوشش کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عورت پر سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہے، اور مرد پر سب سے بڑا حق اس کی ماں کا ہے"۔

(مستدرک حاکم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اگر میں کسی کو مخلوق کے لئے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے"۔

(جامع ترمذی)

کسی مخلوق پر کسی دوسری مخلوق کا زیادہ سے زیادہ حق بیان کرنے کے لئے اس سے زیادہ بلیغ اور مؤثر کوئی دوسرا عنوان نہیں ہو سکتا جو رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں بیوی پر شوہر کا حق بیان کرنے کے لئے اختیار فرمایا۔ حدیث مبارکہ کا مطلب اور مدعا یہی ہے کہ کسی کے نکاح میں آ جانے اور اس کی بیوی بن جانے کے بعد عورت پر اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہو جاتا ہے۔ اسے چاہئے کہ اس کی فرمانبرداری اور رضا جوئی میں کمی نہ کرے۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

(۳۲) بدنظری

آنکھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے...... اس نعمت کی قدر کوئی "نابینا" سے جا کر پوچھے...... دیگر نعمتوں کی طرح یہ نعمت بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لیے دی ہے کہ انسان اس کو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور مشیت کے مطابق استعمال کر کے اس کو راضی کرے...... اور ہر وہ جگہ جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ نے "نظر" لے جانے سے منع فرمایا...... وہاں اپنی نظر کو نہ جانے دے، اس سے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرے...... ایسے ہی مقامات میں سے ایک مقام ہے "اجنبیہ عورت" کو دیکھنا...... جسے عام طور پر "بدنظری" کہا جاتا ہے...... "بدنظری" کہتے ہیں کسی بھی نامحرم اور اجنبیہ عورت کو جان بوجھ کر دیکھنا...... خواہ شہوت کے ساتھ ہو، خواہ بغیر شہوت کے...... خواہ وہ عورت اصلی شکل میں ہو یا پھر اس کی تصویر ہو...... ہر حال میں بلا ضرورت شرعی نامحرمہ کو دیکھنا "بدنظری" ہے...... جو اسلام کی نظر میں جرم ہے اور حرام ہے...... اور سخت ترین گناہ ہے...... قرآن پاک و سنت نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں اس گناہ سے بہت تاکید کے ساتھ روکا گیا ہے اور اس کے ارتکاب پر سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں...... ملاحظہ فرمائیں!......

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ". (النور)

اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! آپ مؤمن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں پست رکھیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا". (بنی اسرائیل)

بے شک کان، آنکھ اور دل سب کی بابت باز پرس ہوگی (کہ ان سے کس طرح کام لیا)۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ". (سورت الغافر)

وہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کسی غیر محرم پر اچانک نظر پڑ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "فوراً نظر ہٹا لو"۔ (مسلم)

حضرت حسن بصری رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ حدیث باوثوق ذریعے پہنچی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے دیکھنے والے پر لعنت کی اور اس پر بھی جس کو دیکھا جائے"۔ (بیہقی)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (سب سے دریافت) فرمایا: (بتلاؤ) عورت کیلئے کون سا کام سب سے بہتر ہے؟؟؟...... اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین خاموش ہو گئے (اور کسی نے جواب نہیں دیا)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے واپس آ کر حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ عورتوں کیلئے سب سے بہتر کون سا کام ہے؟؟؟......

حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: یہ کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مرد ان کو دیکھیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ جواب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کہ فاطمہ زہراء میری لخت جگر ہے اس لئے خوب سمجھیں"۔ (رواہ البزار والدار قطنی فی الافراد)

(۳۳) کتمان علم

یہ بھی کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ". (سورۃ البقرۃ)

بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ ہم نے اُتارے صاف حکم اور ہدایت کی باتیں بعد اس کے کہ ہم ان کو کھول چکے لوگوں کے واسطے کتاب میں ان پر لعنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس عالم دین سے کوئی دینی معلومات پوچھی گئی جس کو وہ جانتا تھا اور اس نے چھپائی اور صحیح معلومات فراہم نہیں کی تو ایسے آدمی کو جہنم کی آگ کی نکیل اور لگام ڈال دی جائے گی"۔ (الترغیب والترھیب)

(جاری ہے)

بقیہ: کلمہ حق

اسی لئے علم دین میں مہارت و خصوصیت فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں کہ ہر شخص کے بس کا یہ کام نہیں۔ حضرت بنوری قدس اللہ سرہ العزیز کی اس تحریر سے مدارس دینیہ کے مقاصد، طریقہ کار اور نظام کی بھرپور وضاحت ہوگئی ہے۔ آج اگر "مدرسہ" کفار کی نظروں میں مجرم ہے اور بہت سے مخلصین بھی ان کے پروپیگنڈہ مہم سے متاثر ہیں تو اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ "مدرسہ" آج بھی اپنی بنیادوں پر کھڑا ہے اور ہر آندھی طوفان کا مقابلہ کر کے اسلام کے چراغ کو روشن رکھے ہوئے ہے۔

"مدرسہ" اپنی اس محنت میں اتنا کامیاب ہے کہ امت مسلمہ کو آج مجموعی طور پر کہیں حفاظ قرآن، علماء دین یا مفتیان شرع متین کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ اگر یہ امت سائنسی اور معاشی ترقی میں پسماندہ رہ گئی ہے تو اس کا قصوروار مدرسہ نہیں وہ عصری تعلیمی ادارے ہیں، جن کیلئے سرکاری بجٹ میں اربوں روپے مختص کیے جاتے ہیں لیکن وہ مطلوبہ نتائج فراہم کرنے میں ناکام ہیں۔

جہاں تک دہشت گردی، فرقہ وارانہ قتل و غارت گری یا امت میں افتراق و انتشار کا تعلق ہے تو مدرسہ نہ صرف یہ کہ ان جرائم سے بری ہے، بلکہ یہ باتیں اس کے اساسی اور بنیادی اصولوں کے بھی خلاف ہیں۔ اس بات کا اقرار قومی پریس میں اعلیٰ حکومتی عہدیدار اور انصاف پسند دانشور بھی بارہا کر چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مدارس دینیہ اور مکاتب قرآنیہ کی حفاظت فرمائے، ان کی محنتوں کو قبول فرمائے اور روز افزوں ترقیات سے نوازے۔ (آمین ثم آمین)

یمن: سعودی اتحاد کے فضائی حملوں اور جھڑپوں میں 52 حوثی ہلاک

متعدد حوثی باغی زخمی ہوگئے، الحدیدہ، تعز شاہراہ پر ایک ٹھکانے کو نشانہ بنایا گیا، مرنیوالوں میں دو ایرانی ماہرین بھی شامل

صنعا (نیٹ نیوز) یمن کے مختلف علاقوں میں حکومتی فورسز کے حملوں اور سعودی عرب اور اس کی اتحادی فوج کے جنگی طیاروں کی بمباری کے نتیجے میں کم سے کم 52 حوثی باغی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں دو ایرانی بھی شامل ہیں۔ عرب ٹی وی کے مطابق الجوف شہر میں باغیوں کے ایک ترجمان نے ویب سائیٹ پر ایک بیان میں کہا ہے کہ الخلیل ڈائریکٹوریٹ کے الساقیہ کے علاقے پر اتحادی طیاروں نے باغیوں کے ایک قافلے کو بمباری سے نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں متعدد حوثی باغی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ الجوف میں اتحادی طیاروں کے دوسرے حملے میں 35 حوثی باغی ہلاک ہوئے ہیں۔ مرنے والوں میں ری پبلیکن گارڈز کے ایک افسر اور دو ایرانی اسلحہ ساز بھی شامل ہیں۔ جنوب مغربی یمن کے تعز شہر میں حکومتی فورسز کے ساتھ جھڑپوں میں 12 حوثی باغی ہلاک ہوئے۔ مغربی تعز میں الوزاعیہ، الشقوق اور جبل الصیارہ کے مقامات پر اتحادی طیاروں کی بمباری اور مزاحمتی فورسز کے حملوں میں بھی باغیوں کے متعدد ٹھکانے تباہ کیے گئے۔ ان مقامات پر باغیوں کے ساتھ گھمسان کی لڑائی کی بھی اطلاعات ملی ہیں۔ مقامی ذرائع کے مطابق باغیوں کے زیر استعمال اسلحہ اور گولہ بارود تباہ ہونے کی بھی اطلاعات ہیں۔

افغانستان، بغلان میں مجاہدین کے حملے کا نشانہ بننے والی بکتر بند گاڑی سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں

پاکستان کو بدنام کرنے کیلئے بھارت کا اپنی سرزمین پر حملہ کرانے کا منصوبہ بے نقاب

بھارت ''را'' ایجنٹ کل بھوشن کی گرفتاری کے بعد پاکستان کو بدنام کرنے کیلئے اپنی سرزمین پر کارروائی کرنا چاہتا تھا، رپورٹ

اسلام آباد (نیٹ نیوز) پاکستان کی جانب سے بھارتی خفیہ ایجنسی ''را'' کے دہشت گرد کلبھوشن یادیو کو گرفتار کرنے کے بعد بھارت کو دنیا بھر میں ہونے والی ہزیمت کے بعد بھارت اپنی ہی سرزمین پر دہشت گرد حملہ کرانے کی منصوبہ بندی کر رہا تھا اور اس کے بعد اس کا الزام پاکستان پر عائد کرنا چاہتا تھا، یہ منصوبہ پاکستان کی سرکردہ سیکورٹی ایجنسی نے بے نقاب کر دیا ہے۔ پاکستان کے ایک خبر رساں ادارے کے مطابق ایجنسی کے ایک ذریعے نے کہا کہ فوجی قیادت کو پہلے ہی بھارتی منصوبے سے آگاہ کیا جا چکا ہے جبکہ سویلین حکومت کو بھی جلد آگاہ کر دیا جائے گا۔ ذریعے نے بتایا کہ بھارت پاکستان کو بدنام کرنے کیلئے ایک جعلی کارروائی (فالس فلیگ آپریشن) کرنے والا ہے اور ایسا اس ہزیمت کی وجہ سے کیا جا رہا ہے جو بھارت کو اس کے را کے ایجنٹ کلبھوشن یادیو کی گرفتاری کے نتیجے میں اٹھانا پڑی ہے۔ ذریعے نے کہا کہ اس ڈرامے کا مقصد یہ ہے کہ بھارت خود کو دہشت گردی کے سازشی عنصر کی بجائے ہدف کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہے۔ ذریعے نے مشتبہ منصوبے سے متعلق کچھ معلومات کا تبادلہ بھی کیا۔ تفصیلات بتاتے ہوئے سیکورٹی ذریعے نے کہا کہ بھارتی سیکورٹی ادارے آپس میں اس معلومات کا تبادلہ کر رہے ہیں کہ ایک پاکستانی باشندہ بھارت میں دہشت گرد حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔

جالندھر میں کشمیری تاجر انتہاء پسند ہندوؤں کے ہاتھوں شہید

شالیں بیچنے کیلئے جالندھر آنیوالے کپواڑہ کے رہائشی سید مقصود کی لاش کھیتوں سے برآمد

جالندھر (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست پنجاب میں ایک اور کشمیری 32 سالہ مقصود احمد شاہ کو قتل کر دیا گیا جس کی لاش جالندھر کے نزدیک کھیتوں سے پراسرار حالت میں برآمد کی گئی ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق ضلع کپواڑہ کے علاقے ...

دنیا بھر میں سزائے موت میں اضافہ

چین، پاکستان اور سعودی عرب سرفہرست

برلن (نیٹ نیوز) ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ گزشتہ برس دنیا بھر میں سزائے موت پر عملدرآمد میں 54 فیصد ریکارڈ اضافہ ہوا ہے 1990 کے بعد سزائے موت کی شرح گزشتہ 25 برس کی ریکارڈ ترین سطح پر پہنچ گئی ہے، سال 2015 میں ایک ہزار 6 سو 31 افراد کو سزائے موت دی گئی، ادارے کی ایک رپورٹ کے مطابق 90 فیصد سزائے موت ایران، پاکستان اور سعودی عرب میں دی گئیں ...

سعودی عرب نے ایرانی فضائی کمپنی پر پابندی لگادی

پاسداران انقلاب کے تحت چلنے والی یہ کمپنی حوثی باغیوں اور بشارالاسد کی معاونت کرتی ہے

فضائی قوانین کی متعدد بار خلاف ورزی کرنے پر کمپنی کے پرمٹ منسوخ کیے گئے، حکام

امریکا میں ایئر فورس بیس پر فائرنگ، 2 افراد ہلاک

بھارت کشمیر میں آگ کے ساتھ کھیل رہا ہے، آسیہ اندرابی

کشمیری طلبا نے کوئی جرم نہیں کیا، بھارت رائی کا پہاڑ بنانے کے درپے ہے

سری نگر (نیٹ نیوز) دختران ملت کی صدر سیدہ آسیہ اندرابی نے کہا کہ بھارت کشمیر میں انتہائی خطرناک کھیل کھیل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت آگ کے ساتھ کھیل رہا ہے جس سے اسکے ہاتھ جلنے کے سوا اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوسکتا ...

ہانگ کانگ میں حکام نے 3000 غیرقانونی مہاجرین کو گرفتار کرلیا

بیجنگ (نیٹ نیوز) چین کے خودمختار علاقے ہانگ کانگ میں حکام نے 3000 غیر قانونی طور پر مقیم مہاجرین کو گرفتار کرلیا۔ چین کی منسٹری آف پبلک سیکیورٹی کے حکام کا کہنا ہے کہ پولیس اور دیگر سیکیورٹی اداروں کے مشترکہ آپریشن کے دوران 2943 مہاجرین کو گرفتار کیا گیا ہے ...

سرینگر کالج میں بھارتی جھنڈا نصب کرنے کا مطالبہ قبول نہیں، حریت کانفرنس

غیر ریاستی ہندو طلباء کو ریاست جموں وکشمیر کی حساسیت کو سمجھنے اور کشمیری عوام کے جذبات اور امنگوں کا احترام کرنا چاہئے

کشمیر اتر پردیش یا بہار جیسی کوئی ریاست نہیں بلکہ ایک متنازعہ خطہ ہے بھارت فوجی طاقت کے بل بوتے پر قابض ہے، بیان

فوڈ سیکیورٹی ایکٹ کا نفاذ کشمیری عوام کیخلاف غذائی جارحیت ہے، میرواعظ

منظم سازش سے زرعی زمینوں کو پختہ جنگلوں میں تبدیل کیا جارہا ہے، جس نے ریاست کو غذائی بحران سے دوچار کردیا ہے

حکومت نے اس ضمن میں فوری اقدامات نہ کئے تو عوامی احتجاج میں شامل ہونے پر مجبور ہوجائینگے، سربراہ حریت کانفرنس

کانگو میں جھڑپوں کے دوران 17 افراد ہلاک، درجنوں زخمی

سیکورٹی فورسز کے 3 اہلکار ہلاک، مرنیوالوں میں 2 شہری اور 12 حملہ آور شامل

پیرو میں باغیوں کا حملہ، فوجی سمیت 2 ہلاک

روس کی بھارت کو نیوکلیئر پاور آبدوز دینے پر آمادگی

بھارت نے کبھی امن کی زبان سمجھی نہ مستقبل میں سمجھے گا، سید صلاح الدین

مودی سرکار پاکستانی عوام کو حریت پسندوں سے بدظن کرنیکی کوشش کر رہی ہے

بھارت، ہاتھیوں نے حملہ کرکے ایک ہی خاندان کے 5 افراد ہلاک کردیئے

بھارت میں غیر ملکیوں پر تشدد کے واقعات میں اضافہ

ریاست راجستھان میں تین سیاحوں پر تشدد کیا گیا، کپڑے پھاڑ دیئے

امریکا میں سمگلروں کے خلاف آپریشن، 1100 افراد گرفتار

یورپ میں تارکین وطن کے لیے دو کروڑ ڈالر کی امداد کا اعلان

امدادی رقم یورپ بھر میں تارکین وطن کو تحفظ، پناہ گاہیں اور دیگر امدادی سرگرمیوں کیلئے ہے

ہفتۂ کشمیر

ہفتۂ فلسطین

ہفتۂ عراق و شام

ہفتۂ افغانستان

بقیہ 1 · بقیہ 2 · بقیہ 3 · بقیہ 4 · بقیہ 5 · بقیہ 6 · بقیہ 7 · بقیہ 8 · بقیہ 9 · بقیہ 10 · بقیہ 11 · بقیہ 12 · بقیہ 13 · بقیہ 14 · بقیہ 15 · بقیہ 16 · بقیہ 17 · بقیہ 18 · بقیہ 19 · بقیہ 20 · بقیہ 21 · بقیہ 22

افاداتِ اکابر

علماء کا فرضِ منصبی

حدودِ اسلام کی حفاظت اور پاسبانی یہ علماء اُمت کا فرضِ منصبی ہے جس کے بہرحال مکلف ہیں، اگر اسلامی حکمرانوں کو فرضِ منصبی ہے کہ وہ مملکت اسلامیہ کی جغرافیائی حدود کی حفاظت کریں تو علماء امت کا فریضہ ہے کہ وہ حدودِ دین اسلام کی حفاظت کی تدابیر سرانجام دیں، اور اگر غور کیا جائے تو دین اسلام کی حدود کی حفاظت مملکتِ اسلامی کی حفاظت سے بھی اہم ہے، اب اگر مملکت اسلامی کے چپہ چپہ کی پاسبانی ضروری ہے تو اس سے زیادہ اسلامی قوانین اور احکام کی پاسبانی بلکہ ہر ہر حکم و قانون کی پاسبانی ضروری ہے اور اسلامی مملکت بھی صحیح معنی میں وہی ہو سکتی ہے جو دین اسلام کی محافظ اور جس میں احکام اسلام کی تنفیذ و تحفظ کی ضمانت ہو، ظاہر ہے کہ مملکت خداداد پاکستان اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت اور پاسبانی کے لئے وجود میں آئی ہے، تمام تر کوشش اس لئے تھی کہ مسلمانوں کے نقوش کو امن وامان نصیب ہو اور اسلامی احکام محفوظ ہوں، اگر کسی اسلامی ملک میں اسلامی قوانین کی حفاظت نہ ہو تو اس اسلامی حکومت کو اسلامی کہنا بے معنی ہو جاتا ہے۔

(بصائر و عبر: ص ۱۸تا۱۹)

معارفِ جہاد

دل کا آسمانوں پر جانا

"ذکر اللہ" انسان کے دل اور روح کی خوراک اور روزی ہے...... ہم اپنے جسم کے لئے کتنی محنت کرتے ہیں تو کیا ہم پر ہماری روح اور دل کا کوئی حق نہیں ہے؟...... یاد رکھو دل مُردہ ہو گیا تو نہ گناہ سے باز آئے گا اور نہ کفر سے بلکہ سیدھا جہنم کی طرف لے جائے گا...... اور روح مُردہ ہو گئی تو اسے بھی جہنم میں جانا پڑے گا...... اللہ کے بندو، اللہ کی بندیو! تھوڑی دیر خالص اللہ پاک کی رضا کے لئے تنہائی میں تلاوت تو کر کے دیکھو دل اور روح کو کتنا سکون ملتا ہے؟...... تھوڑی دیر تنہائی میں اللہ پاک کی خالص رضا کے لئے اللہ اللہ کر کے دیکھو...... سبحان اللہ، والحمدللہ، اللہ اکبر، پڑھ کر دیکھو...... یوں لگے گا کہ دل کے زخم مندمل ہو رہے ہیں...... کبھی ایک نماز تو خالص اللہ پاک کی رضا کیلئے اور اس کی یاد میں مشغول رہ کر ادا کرو...... دل آسمانوں سے اوپر پہنچ جائے گا...... (رنگ و نور جلد۵: ص ۷۱/۷۲)

سب سے قیمتی سرمایہ

ہمارا سب سے قیمتی سرمایہ "ایمان" ہے...... ہم صبح شام اور رات دن اسکی حفاظت کی فکر کریں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر کامل یقین رکھیں...... اس مبارک کلمہ کے مطلب کو سمجھیں...... اس کے تقاضوں کو سمجھیں...... اور اسی کلمہ کی سب سے زیادہ حفاظت کریں...... اور اپنی جان، اولاد، مکان سے بڑھ کر اس کلمے سے محبت کریں...... اس کلمے کو کثرت سے پڑھیں اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے اس کلمے پر ایمان اور استقامت کی دعا مانگیں...... (رنگ و نور جلد۴: ص ۴۳۲)

عہدِ زریں

معرکہ ذات الصواری ۳۱ ہجری

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

رومیوں کو پے در پے شکست اور مصر و شام ان کے ہاتھوں سے نکل جانے کا بے حد غم اور غصہ تھا، وہ لوگ مسلسل اس بارے میں کوششیں کر رہے تھے۔ اسی سلسلے میں انہوں نے ایک بہت بڑا بحری لشکر تیار کیا جس میں کم و بیش ایک ہزار کشتیوں کا انتظام تھا۔

رومی عیسائیوں کی اس لشکر کشی کا مقصد مصر وغیرہ پر اپنا قبضہ واپس لینا تھا، چنانچہ ادھر ان کے مقابلے کے لئے مصر سے حضرت عبداللہ بن سعد بن ابوالسرح رضی اللہ عنہ اپنا لشکر لے کر روانہ ہوئے اور ساتھ میں ان کی مدد کے لئے ایک لشکر ملک شام سے بھی روانہ ہوا۔

یہ دونوں لشکر ایک ساحلی علاقے ذات الصواری پہنچے اور پھر اس جگہ رومی لشکروں نے بھی پڑاؤ ڈالے اور اسی جگہ بہت بڑی جنگ ہوئی۔

زیر نظر نقشے میں نیچے کے دو راستے اسلامی لشکروں کی آمد کو بتلا رہے ہیں جبکہ اوپر سے نیچے آنے نشانات رومیوں کی آمد اور ان کے راستوں کو واضح کر رہے ہیں۔

واضح رہے کہ فی الوقت یہ ساحلی علاقہ ترکی کے پاس ہے۔ مزید تفصیلات آئندہ ان شاء اللہ

☆......☆......☆

تابندہ ستارے

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

32

ابوحفصہ

نورالدین کو ان رنجیدہ واقعات کا علم ہوا تو اس نے عیسائیوں کی سرکوبی کا ارادہ کر لیا اور والی دمشق سے اس کام میں مدد دینے کے لیے ایک ہزار سوار طلب کیے۔ مجیر الدین ایک نااہل آدمی تھا اور قومی حمیت سے بالکل عاری تھا، اس نے عیسائیوں سے ساز باز کر لی اور نورالدین کے پیغام کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ سلطان کو مجیر الدین کے بیہودہ رویہ کی اطلاع ملی تو اس نے اپنی فوج کے دو حصے کیے۔ ایک حصے کو اسدالدین شیرکوہ کی سرکردگی میں عیسائی مفسدین کی سرکوبی کے لیے حران کی طرف روانہ کیا اور دوسرے حصے کو اپنے ساتھ لے کر دمشق کا قصد کیا۔ راستہ میں دو دن مرج یبوس میں قیام کیا اور پھر بعلبک میں جا پڑاؤ ڈالا۔ بعلبک کے لوگ خشک سالی کی وجہ سے سخت پریشان تھے۔ خدا کی قدرت جس دن سلطان بعلبک میں داخل ہوا اسی دن موسلا دھار بارش ہوئی۔ اہل بعلبک نے سلطان کے ورود کو رحمت خداوندی تصور کیا اور اس کے حق میں فتح و نصرت کی دعائیں مانگیں۔ سلطان نے بعلبک میں ایک دن قیام کیا اور پھر وہاں سے کوچ کر کے ۲۶ ذی الحجہ ۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء کو دمشق کے قریب "جسر محب" میں جا کر مقیم ہو گیا۔ والی دمشق کو نورالدین کی آمد کی خبر ملی تو اس نے ایک گستاخانہ خط سلطان کو روانہ کیا جس میں لکھا کہ "بہتر یہی ہے کہ تم یہاں سے واپس چلے جاؤ ورنہ ہماری تلواریں اور نیزے تمہارا استقبال کریں گے اور تم کو شکست اور نامرادی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔"

سلطان کو یہ خط پڑھ کر سخت غصہ آیا لیکن اس نے بڑے تحمل سے کام لیا اور مجیر الدین کو لکھا کہ تم خود یہاں آ جاؤ یا اپنے کسی معتمد امیر کو میرے پاس بھیج دو تاکہ باہم گفت و شنید سے ہم کسی فیصلے پر پہنچ جائیں اور ناحق مسلمانوں کی خونریزی نہ ہو۔

مجیر الدین نے سلطان کے پیغام کو اس کی کمزوری پر محمول کیا اور بدستور اپنے نامعقول رویہ پر اڑا رہا۔ اس پر نورالدین نے دمشق کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور ایسا سخت دباؤ ڈالا کہ مجیر الدین کی ساری شیخی کرکری ہو گئی اور اس نے بڑی لجاجت سے صلح کی درخواست کی۔ سلطان نے مصلحۃً اس کی درخواست قبول کر لی کیونکہ وہ مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ نہیں رنگنا چاہتا تھا۔ یکم محرم الحرام ۵۴۵ھ کو معاہدۂ صلح تحریر ہوا جس کے مطابق مجیر الدین نے تسلیم کیا کہ جامع دمشق میں خلیفہ بغداد اور سلطان سلجوقی کے نام کے بعد خطبوں میں سلطان نورالدین محمود کا نام بھی پڑھا جائے گا۔ علاوہ ازیں تمام فوجی افسروں کا تقرر نورالدین کی منظوری سے ہوا کرے گا اور اسی کے نام کا سکہ دمشق میں رائج کیا جائے گا البتہ مالی انتظامات مجیر الدین کے پاس رہیں گے۔ اس معاہدہ کے بعد سلطان نورالدین حلب واپس آ گیا۔ دوسری طرف اسدالدین شیرکوہ نے مضافات حران میں عیسائی مفسدہ پردازوں پر کاری ضربیں لگا کر ان کی شرانگیزیوں کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کر دیا۔ اس مہم سے فارغ ہو کر وہ نورالدین کی خدمت میں حاضر ہوا تو سلطان نے فرطِ مسرت سے اس کی پیشانی چوم لی۔

جنگِ افامیہ

۵۴۵ھ/۱۱۵۰ء میں سلطان افامیہ کے قلعے کی طرف متوجہ ہوا۔ افامیہ انطاکیہ سے پچاس میل دور جنوب مشرق میں عیسائیوں کا ایک مضبوط گڑھ تھا۔ عیسائی فوجیں یہاں سے اکثر حماۃ اور شیزر کے نواحی علاقوں پر حملے کرتی رہتی تھیں۔ نورالدین سات ہزار سوار لے کر حلب سے نکلا اور افامیہ پہنچ کر قلعہ کی دو طرفہ ناکہ بندی کر لی۔ مشرقی دروازہ کے سامنے وہ خود چار ہزار فوج کے ساتھ مقیم ہو گیا اور شیرکوہ کو تین ہزار فوج کے ساتھ مغربی دروازہ کے محاصرہ پر مامور کر دیا۔ یہ قلعہ ایک بلند پہاڑی پر واقع تھا اور اس کی فصیلیں نہایت مضبوط تھے۔ عیسائیوں نے کچھ دن تو محصور رہ کر مقابلہ کیا پھر ایک دن وہ قلعہ کے جنوبی دروازہ سے نکل کر تنگ پہاڑی دروں سے ہوتے ہوئے نورالدین کے لشکر پر آ پڑے۔ سلطان نے نہایت ہوشیاری اور استقلال کے ساتھ ان کے حملے کو روکا اور شیرکوہ کو دوسری طرف سے حملہ کرنے کا حکم بھیجا۔ شیرکوہ نے اپنی فوج کے میمنہ کو قلعہ کے جنوبی دروازے کی طرف روانہ کر دیا اور خود حملہ کے لیے مناسب وقت کا انتظار کرنے لگا۔ شام تک نورالدین کے جانباز لشکر نے عیسائیوں کو پسپا کر دیا جونہی وہ پیچھے ہٹ کر قلعہ میں داخل ہونے لگے۔ شیرکوہ ان پر بجلی کی طرح ٹوٹ پڑا۔ ادھر جنوبی دروازہ پر متعین اس کے میمنہ نے بھی عیسائیوں کو اپنی تلواروں پر رکھ لیا۔ عیسائی ان اچانک حملوں سے حواس باختہ ہو گئے اور اپنے ہتھیار پھینک کر امان امان پکارنے لگے۔ مسلمانوں نے ان کو گرفتار کر کے پیچھے بھیج دیا اور قلعہ کا محاصرہ بدستور جاری رکھا۔ اس لڑائی میں اڑھائی ہزار عیسائی مارے گئے اور تقریباً اسی قدر تعداد مسلمانوں کے ہاتھ اسیر ہو گئی۔ مسلمانوں میں سے بیس آدمی شہید اور پندرہ زخمی ہوئے۔ افامیہ کے بقیہ محصور عیسائیوں نے شام کے عیسائیوں کو درپردہ پیغام بھیج کر مدد مانگ بھیجی اور وقت گزارنے کے لیے نورالدین سے گفتگوئے مصالحت کی طرح ڈالنی چاہی۔ سلطان ان کے ارادوں کو بھانپ گیا اور گفت و شنید سے انکار کر کے محصورین کو کہلا بھیجا کہ میں تم کو صرف ایک رات کی مہلت دیتا ہوں اس عرصہ میں تم قلعہ سے نکل جاؤ یا اس کے دروازے کھول دو، ورنہ کل ہمارے اور تمہارے درمیان تلوار فیصلہ کرے گی۔ عیسائی رات بھر مقابلے کی تیاری کرتے رہے اور صبح کو نورالدین کے حملوں کا مستعدی سے جواب دینے لگے لیکن مسلمانوں نے قلعہ پر تین اطراف سے ایسے تند و تیز حملے کیے کہ دوپہر تک عیسائیوں کی ہمت جواب دے گئی اور انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ نورالدین اپنے لشکر کے ساتھ مظفر و منصور قلعہ کے اندر داخل ہوا اور خود اپنے ہاتھ سے قلعہ کے سب سے بلند برج پر اپنا جھنڈا نصب کر دیا۔

☆......☆......☆

روشن ماضی

حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ

ابومحمد

حضرت ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ کسی نہ کسی انداز پر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فرض ادا کرتے رہتے تھے، جب بھی ان کی خلیفہ ہارون رشید سے ملاقات ہوتی تھی اس کو کوئی نہ کوئی نصیحت کرتے تھے، خلیفہ ہارون رشید بھی ان کی بہت قدر کرتا تھا ان سے اکثر پند و نصائح کی باتیں پوچھتا اور خشیت الٰہی سے رو دیتا تھا۔

ایک دن حضرت ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ کے پاس تشریف رکھتے تھے، خلیفہ نے اپنے ایک خادم سے پینے کے لئے پانی مانگا، جب خادم پانی لے کر حاضر ہوا اور خلیفہ نے پینا چاہا تو حضرت ابن سماک رحمہ اللہ نے اس کو پانی پینے سے روک دیا اور پوچھا: امیر المومنین! اگر یہ پانی تجھ پر لمبے عرصہ کے لئے بند کر دیا جائے پھر پیاس سے تیر البوں پر دم آجائے تو تو اس ایک پیالہ پانی کی کیا قیمت دے سکتا ہے۔

خلیفہ نے کہا: میں اس کو اپنی سلطنت کا آدھا حصہ دے کر خرید لوں گا۔

حضرت ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اچھا یہ پانی پی لو۔

جب خلیفہ پانی پی چکا تو حضرت ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ نے اگلا سوال کیا: ہارون! اگر اس پانی کا اخراج تمہارے جسم سے رک جائے تو تمہاری کیا حالت ہوگی، پھر اس کو خارج کرنے پر اپنی سلطنت کا کتنا حصہ خرچ کر سکتے ہو۔

ہارون رشید نے کہا: باقی آدھی سلطنت اس کے اخراج کے لئے دے سکتا ہوں۔

حضرت ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! اچھی طرح سمجھ جس سلطنت کی قیمت ایک گلاس پانی ہو کیا اس کے لئے جھگڑنا چاہئے، پس ایسی کم قیمت چیز کے لئے خود کو ہلکان کرنا کہاں کی دانشمندی ہے۔

سکونِ دل سے سامانِ کشود کار پیدا کر
کہ عقدہ خاطر گرداب کا آبِ رواں تک ہے

(اقبالؒ)

خلیفہ ہارون رشید شیخ کی ایسی حکیمانہ نصیحت سن کر بہت متاثر ہوا اور رونے لگا۔ (تاریخ طبری: ج۱۱)

حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ

اُموی وعباسی خلفاء حالانکہ ایک طرح سے مطلق العنان بادشاہ بن گئے تھے لیکن اسلام کا اتنا اثر ضرور تھا کہ وہ کوئی کام کھلم کھلا خلاف شریعت نہیں کر سکتے تھے، وہ مسلمانوں میں اپنی ساکھ کی بھی فکر رکھتے تھے۔ اس لئے اکثر علماء، فقہاء اور عوام سے اپنی بابت پوچھتے رہتے تھے کہ ان کی نظر میں وہ کیسے ہیں، جو حکمران اپنا جائزہ لیتے رہے اور لوگوں کی تنقید کے مطابق خود کو درست کرتے رہے وہ کامیابی سے حکمرانی بھی کرتے رہے۔

صورتِ شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
رکھتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب!

(اقبالؒ)

ایک مرتبہ خلیفہ ابوجعفر منصور نے جب یہ سنا کہ کچھ علماء اور محدثین اس سے اختلاف رکھتے ہیں، تو اس نے ابن سمعان اور ابن ابی ذئب وغیرہ کو دربار میں بلوایا۔

خلیفہ نے ابن سمعان سے پوچھا: تم بتاؤ میں کیسا ہوں؟

انہوں نے جواب دیا: امیر المومنین! آپ سب سے بہتر ہیں، حج کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں، مظلوموں کے مددگار، اسلام کے پشت پناہ اور انصاف پسند ہیں...... پھر خلیفہ نے ابن ابی ذئب رحمہ اللہ سے سوال کیا: ابو حارث! بتاؤ تمہاری نظر میں میں کیسا ہوں؟

ابن ابی ذئب رحمہ اللہ نے نہایت بیباکی سے فرمایا:

"تم بدترین مخلوق ہو۔"

واللہ الا اعلمک الاظالماجابرا

خدا کی قسم! میں تمہارے ظالم جابر ہوتے کے سوا کچھ نہیں جانتا۔ تم مسلمانوں کی دولت اپنی شان و شوکت پر صرف کرتے ہو، تم نے غریبوں کو ہلاک اور امیروں کو پریشان کر ڈالا ہے، بتاؤ تم کل اللہ کے سامنے کیا جواب دو گے؟

منصور نے تلوار دکھا کر غصہ سے کہا: جانتے ہو یہ کیا چیز ہے؟

فرمایا: ہاں میں جانتا ہوں یہ ننگی تلوار ہے، لیکن اللہ کی قسم آج کی موت کل سے بہتر ہے۔ (تذکرہ محدثین: جلد اول، تبع تابعین: جلد دوم)

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

مختلف اوقات کی مختلف دعائیں

حضور اقدس ﷺ سے تقریباً ہر موقعہ اور ہر مقام کی دعائیں منقول ہیں، ان میں سے تقریباً سو دعائیں لکھی جاتی ہیں، ان دعاؤں کا خاص اہتمام کرنا چاہیے ان کو موقعہ بموقعہ پڑھنے سے کثرت ذکر کی دولت نصیب ہو جاتی ہے، اس سلسلہ میں ہم نے ایک کتاب "مسنون دعائیں" لکھی ہے، اسی کتاب میں سے منتخب کر کے یہ دعائیں لکھ رہے ہیں کسی کو زیادہ رغبت اور شوق ہو تو مذکورہ کتاب حاصل کر کے مزید دعائیں سیکھ لے ان دعاؤں کے ساتھ "مناجات مقبول" یا "الحزب الاعظم" کی بھی روزانہ ایک ایک منزل پڑھا کریں، ان دونوں کتابوں میں حضور اقدس ﷺ کی وہ دعائیں جمع کر دی ہیں جو اوقات کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں اور ان کو سات منزلوں میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ ایک منزل روزانہ پڑھ لی جائے۔

جب صبح ہو تو یہ پڑھے: اللھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیی وبک نموت والیک المصیر (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! تیری قدرت سے ہم صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے ہم شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف جانا ہے۔

جب سورج نکلے تو یہ پڑھے: الحمد للہ الذی اقالنا یومنا ھذا ولم یھلکنا بذنوبنا (مسلم)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے آج کے دن ہمیں معاف رکھا اور گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ فرمایا۔

جب شام ہو تو یہ پڑھے: اللھم بک امسینا وبک اصبحنا وبک نحیی وبک نموت والیک النشور (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تیری قدرت سے شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قوت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے جیتے اور مرتے ہیں اور مرنے پیچھے جی اُٹھ کر تیری ہی طرف جانا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو بندہ ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات: بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم (اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی (یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے)

پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی۔ (ترمذی)

نیز فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص صبح کو یہ پڑھ لے: اللھم ما اصبح بی من نعمۃ اوباحد من خلقک فمنک وحدک لاشریک لک فلک الحمد ولک الشکر (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ! اس صبح کے وقت جو بھی کوئی نعمت مجھ پر یا کسی بھی دوسری مخلوق پر ہے وہ صرف تیری ہی طرف سے ہے، تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے ہی لیے حمد ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔

تو اس نے اس دن کے انعامات خداوندی کا شکریہ ادا کر دیا اور اگر شام کو کہہ لے تو اس رات کے انعامات خداوندی کا شکریہ ادا کر دیا۔ (ابوداؤد والنسائی وغیرہ)

فائدہ: اگر شام کو پڑھے تو ما اصبح بی کی جگہ ما امسی بی کہے، اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان بندہ صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات: رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا

"میں اللہ تعالیٰ کو رب ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر اور محمد رسول اللہ ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہوں" (ترمذی)

پڑھ لے تو اللہ کے ذمہ ہوگا کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے۔

☆......☆......☆

عجائب قدرت

سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے (المومنون: ۱۴)

پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا: گائے کا دودھ اکثر پیا کرو کہ یہ ہر درخت کو چرتی ہے۔ اس کے دودھ میں اس وجہ سے بڑی منفعت آ جاتی ہے، گائے کا دودھ زردی جسم اور بواسیر میں نافع ہے، خون گاؤ آماس کے تحلیل میں نافع ہے اور زخم گزندہ پر اس کا روغن ملنا نہایت مفید ہے۔ بلیناس کہتا ہے کہ آدمی کے پیشاب میں اس کا پیشاب ملا کر اگر تپ ربع والے کے چاروں ہاتھ پیر کی انگلیوں میں لگائیں فوراً تپ ربع دفع ہو اور شاذ و نادر ایسا ہو کہ تین مرتبہ یہ عمل کرنا پڑے۔ سرگین گاؤ کو سرکہ انگوری میں ملائیں اور سخت آبلوں پر ملیں فوراً ملائم کر دے اور پکا دے۔ جس وقت مکان میں سرگین گاؤ اور مازو کا دھواں کریں تو کل گزندہ جانور فرار ہو جائیں، سرگین گاؤ اور روغن گندم اور سرکہ خمر کو آگ پر جوش دیں جب آدھا رہ جائے بعد ازیں تھوڑا سا سرگین خشک ملا دیں اور جس جگہ کہ زخم میں کانٹی رہ گئی ہو وہاں لگائیں تین روز میں آہن کو باہر نکالے گا، اگر اس کے سرگین کو چوب بلوط کے ساتھ جلا کر اس کی خاکستر کو خون گاؤ میں ملائیں اور جس کے سر پر بال نہ ہوں اس کے سر پر ایک مہینے تک برابر ملیں بال نکل آئیں گے۔

بارہ سنگھا

یہ جانور ہر سال پرانے سینگ گرا کر نئے نکالتا ہے جب پرانے سینگ گرانے کا وقت نزدیک آتا ہے خلوت میں جاتا ہے اور جب تک نئے سینگ نہیں نکلتے چھپا رہتا ہے، تاکہ کوئی اس کو منڈا نہ دیکھے اور دو سالہ عمر ہونے پر طور شروع ہوتا ہے اس کے سینگ اندر سے ٹھوس ہوتے ہیں برخلاف دیگر کل حیوان کے یہ جانور گانے بجانے کی آواز پر اکثر کان لگاتا اور متلذذ ہوتا ہے، بیماری کے حال میں سانپوں کو کھا کر آرام پاتا ہے اور سانپ کو دم کی طرف سے کھاتا ہے اور اس کے سر کو چھوڑ دیتا ہے بعد کھانے کے پانی نہیں پیتا بلکہ کیکڑہ کو کھاتا ہے تاکہ زہر سارے بدن میں سرایت نہ کرے، جس وقت سانپ اس کو دیکھتا ہے اپنے سوراخ میں چھپتا ہے پس یہ جانور لب سوراخ پہنچ کر بزور نفس اس کو نکال کر کھاتا ہے کہتے ہیں کہ چند سوار مع کتوں کے اس کے پیچھے دوڑے یہ جانور بھاگا تا گاہ اثنائے راہ میں سانپ دیکھا اول اس کو مار کھایا پھر دوڑنے لگا یعنی سانپ کی خوشی میں اپنی جان کا بھی خوف نہ کیا۔

[illegible]

اس کا مغز استخوان فالج کو مفید ہے اس کا سینگ جس کے پاس ہو اس کے پاس درندے نہ آئیں اس طرح جس گھر میں ہو وہاں پر درندے نہ جائیں اس کے دھوئیں سے سانپ بھاگ جاتے ہیں درد دندان کو اس کی خاکستر نافع ہے اگر اس کی خاکستر کو روغن میں ملا کر چارپایوں کے پھٹے ہوئے ہاتھ پاؤں میں لگائیں نافع ہے۔

طب نبوی ﷺ

امام ذہبیؒ

147

چھوٹا مینڈک زیادہ ضرر رساں ہوتا ہے، اطباء اس کے استعمال سے سخت منع کرتے ہیں۔ جب اطباء مخلوق سے شفقت کرتے ہوئے اس سے منع کرتے ہیں تو اس ذات کے بارے میں کیا خیال ہے جس کے وصف میں اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے: "بالمومنین رؤف رحیم" میرے ماں باپ ان پر نثار ہوں!

سرد پانی سے بخار کا علاج

اطباء کہتے ہیں کہ بخار کی ابتداء میں سرد پانی پینا بخار کی حرارت اور شدت کو کم کرتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ: "بخار" دوزخ کی لپٹ میں سے ہے، لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔" (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً مروی ہے کہ "بخار، دوزخ کی لپٹ میں سے ہے، لہٰذا اس کو آبِ زمزم سے بجھاؤ۔" (اخرجہ البخاری)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس بخار زدہ عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگوا کر اس کے گریبان پر ڈال دیتی تھیں اور کہتی تھیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "بخار کو پانی سے ٹھنڈا کیا کرو، کیونکہ بخار، جہنم کی لپٹ میں سے ہے۔" (رواہ البخاری و مسلم)

آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ "بخار کو ٹھنڈا کیا کرو، اہل حجاز سے خطاب ہے اس لیے کہ حجاز کی سرزمین گرم ہوتی ہے ان لوگوں کا بخار عموماً ٹھنڈے پانی سے اُتر جاتا ہے خواہ پی کر ہو یا غسل کر کے استعمال کیا جائے۔

اور یہ ارشاد پاک کہ "ٹھنڈا کرو" اس کا مطلب یہ ہے کہ بخار کی گرمی اور شدت کو پانی کے ذریعہ توڑو۔ اور حدیث میں مذکور لفظ "فیح جہنم" کا معنی ہے جہنم کی گرمی کی شدت اور اس کا جوش وغیرہ۔ آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ "آبِ زمزم سے ٹھنڈا کرو" اس کی وجہ یا تو اس میں موجود خاصیت ہے کیونکہ پانی، زمین کے اعتبار سے مختلف اقسام کا ہوتا ہے۔

یا پھر تبرکاً فرمایا گیا جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "آبِ زمزم جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص بخار میں مبتلا ہو جائے تو اسے چاہیے کہ سحر کے وقت تین راتیں سرد پانی کے اپنے اوپر چھینٹے مارے۔" (رواہ ابن الجوزی)

☆......☆......☆

الادب و الادیب

خون کے دریا بہے ہم چپ رہے
شہر میں لاشے گرے ہم چپ رہے
بند میخانے ہوئے ہم چپ رہے
ظلم رندوں نے سہے ہم چپ رہے
محل شاہوں کے بنے ہم چپ رہے
گھر غریبوں کے مٹے ہم چپ رہے
شاہ کے فرمان پر ظلم و ستم
اور زیادہ بڑھ گئے ہم چپ رہے
ظلم و استبداد کی تلوار سے
چاک سینے ہوگئے ہم چپ رہے
بزدلی کی انتہا تو دیکھئے
قاتلوں کے سامنے ہم چپ رہے
لب پہ مہر خاموشی ایسی لگی
آنکھ میں آنسو لئے ہم چپ رہے
اپنی گردن کو بچانے کے لئے
آج ہم بھی چپ رہے ہم چپ رہے

(ہمشیرہ بابر آفریدی شہیدؒ)

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ خیریت سے ہوں گے اور القلم کی ترقی کے لیے کوشاں ہوں گے۔

ماشاء اللہ القلم اخبار بہت ہی خوب جا رہا ہے۔ آج جبکہ میڈیا ملعون اور دوسرے دنیاوی اخبار مسلمانوں کو کفر کا غلام بنانا چاہ رہے ہیں اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو کم کرنے کے درپے ہیں تو وہاں القلم جیسا دینی اخبار مسلمانوں کو آزادی کی زندگی اور کفر سے نفرت سکھا رہا ہے اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو مسلمانوں کے دلوں میں بٹھا رہا ہے بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اور القلم اخبار کو جاری و ساری رکھے۔

والسلام

(محمد علی، گجرات)

طلحہ السیف
السلام علیکم
tlhasaif@gmail.com
talhasaif@aiqalamonline.com

جہاد کا بیانیہ

10

بامو الکم:

قرآن مجید میں جہاد کا حکم بار بار دیا گیا ہے۔ جہاد کی بہت سی اقسام ہیں، مثلاً دین کے سیکھنے اور سکھانے کی محنت، اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا، اپنی خواہشات کو اللہ کے احکام کے تابع کرنا، اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنا، اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جدوجہد کرنا، اللہ کے دین کی خاطر جان کی قربانی پیش کرنا۔ یہ سب جہاد کی مختلف قسمیں ہیں۔ ان میں سے ہر قسم کی اپنی اہمیت اور فضیلت ہے۔ ہر مسلمان کو اپنی استطاعت کے مطابق ان میں سے کسی نہ کسی قسم کے جہاد میں حصہ لینا چاہیے۔ اس کے بغیر ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی۔

جہاد کی ایک قسم جان کی قربانی بھی ہے۔ اس کی بہت فضیلت ہے۔ اس کے بہت سے فضائل احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جان اللہ تعالیٰ کی سب سے قیمتی مخلوق ہے۔ اس کی قربانی دینا بہت بڑا کام ہے۔ اس کی فضیلت بھی بہت بڑی ہے۔ اس کی فضیلت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جان کی قربانی دینا بہت مشکل کام ہے۔ اس کی ترغیب کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ اس کی فضیلت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جان کی قربانی دینا بہت مشکل کام ہے۔ اس کی ترغیب کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

جان کی قربانی دینا بہت مشکل کام ہے۔ اس کی ترغیب کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ جان کی قربانی دینا بہت مشکل کام ہے۔ اس کی ترغیب کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔